Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِ ہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

خلافت احمدیہ نمبر
ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 21-22

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

25/جمادی الاوّل-3/جمادی الثانی 1429 ہجری، 21-28/ہجرت 1388 ہش، 21-28/مئی 2009ء


## اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

# اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ھے کہ وہ ان کوزمین میں خلیفہ بنا دے گا

## ارشاد ربّانی

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡامِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّ لَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ O (سورۃ النور:56)

”اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ[1] بنادے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ[2] بنادیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔“

## فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنۡ حُذَیۡفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ تَکُوۡنُ النُّبُوَّۃُ فِیۡکُمۡ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا عَاضًّا فَتَکُوۡنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا جَبۡرِیَّۃً فَیَکُوۡنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ یَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 273۔ مشکوۃ باب الۡاِنۡذَارِ وَالتَّحۡذِیۡرِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ قائم ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم ستم کے اس دور کو ختم کردے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی! یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اِنۡ رَأَیۡتَ یَوۡمَئِذٍ خَلِیۡفَۃَ اللّٰہِ فِی الۡاَرۡضِ فَالۡزِمۡہُ وَاِنۡ نُھِکَ جِسۡمُکَ وَأُخِذَ مَالُکَ۔ یعنی اگر تو اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لینا اگرچہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔“ (مسند احمد بن حنبل حدیث حذیفۃ بن الیمان حدیث نمبر 22916)

## ارشاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہوجائیں جن کی خدا نے خبر دی مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔“ (رسالہ الوصیت صفحہ:۸)

---

**(تفسیر صغیر از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)**

[1] گو لفظ عام ہیں مگر مراد یہ ہے کہ تم میں سے خلیفے بنائے گا۔ یہ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ کبھی عام لفظ ہوتے ہیں اور ایک شخص مراد ہوتا ہے۔ اور کبھی ایک شخص کا ذکر کیا جاتا ہے اور ایک جماعت مراد ہوتی ہے۔ (دیکھیئے فقہ اللغۃ مصنفہ ثعالبی)

[2] پہلے لوگوں میں شخصی خلافت ہوئی۔ جیسے مسیحؑ کے بعد اور موسیٰ کے بعد۔ پس اس مثال سے آیت کا مضمون واضح ہوگیا اور یہ بھی واضح ہوگیا کہ یہ خلافت انتخابی ہوگی نہ کہ نسلی، مسیحیوں میں تو نسلی ہو ہی نہ سکتی تھی، کیونکہ ان کے بڑے پادریوں کے لئے شادی حرام ہے اور یہود میں زیادہ خلافت الہام سے ہوئی۔ جیسے یوشع موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ ہوئے۔ اسی طرح داؤدؑ موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ ہوئے اور وہ صاحب الہام تھے۔


جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# دُعاؤں کی بہت ضرورت ہے..!!

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ ۲۷ر فروری اور ۱۷؍اپریل میں پاکستان میں پھیلی ہوئی بدامنی اور افراتفری کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر سے اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے دعاؤں کی خصوصی تحریک فرمائی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے احمدی عرصہ ۳۵ سال سے شدید مخالفتوں اور مظالم کا شکار ہیں۔ان پر پاکستان کے ظالم ملاؤں کی چکی تو چلتی ہی ہے اس کے ساتھ ساتھ حکومت کے ادارے بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔عدلیہ بھی احمدیت کے متعلق بنائے گئے ظالمانہ قوانین کے باعث ان کے خلاف مقدمات کے فیصلے کرتی ہے ان جج صاحبان کو قانون کی آڑ تو حاصل ہے ہی ساتھ ہی چونکہ ملاؤں کا آشیرواد بھی حاصل ہوتا ہے اس لئے وہ دنیوی مفادات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے بڑھ چڑھ کر احمدیوں کے خلاف فیصلے دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ چھوٹے بچوں کو بھی نہیں بخشے۔

دوسری طرف پاکستان کی صحافت بھی مصلحت انگیزی کے باعث احمدیوں پر کئے جانے والے مظالم کے حق میں آواز نہیں اُٹھاتی اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہاں کے صحافیوں پر صحافت سے بڑھ کر فرقہ پرستی غالب ہے اور جو انصاف کرنا بھی چاہتے ہیں وہ ملاؤں اور ان کے چیلوں کے تشدد سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کے کانچ کے دفتروں کو پتھروں سے ریزہ ریزہ نہ کر دیں۔کہیں ان کے گھروں کو لوٹ مار کا نشانہ نہ بنالیا جائے اور کہیں ان کے بچوں کو اغوا نہ کرلیا جائے۔بعض دفعہ انگریزی اخبارات میں غیر جانبدارانہ صحافت کا عنصر نظر آتا ہے لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ انصاف کی وجہ سے ہے یا اس وجہ سے کہ غیر ان انگریزی اخبارات کو پڑھتے ہیں اور وہ اپنے ملک کو بدنامی سے بچانے کے لئے انگریزی اخبارات میں غیر جانبدارانہ رویہ اپناتے ہیں۔ خیر کچھ بھی ہو پاکستان کی انگریزی صحافت ہمارے شکریہ کی مستحق ہے۔ جہاں تک اردو صحافت کا تعلق ہے تو وہاں کے مشہور و معروف اردو اخبارات احمدیوں کے متعلق اس قدر جھوٹ لکھتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ پاکستان میں سچ کس مقام پر ہے اور شاید یہ لوگ جانتے بھی ہیں یا نہیں کہ دنیا میں سچ نام کی بھی کوئی چیز ہے۔مولویوں، صحافیوں، دانشوروں، سیاستدانوں سمیت سب ہی جھوٹ کے کینسر میں مبتلا ہیں اور یہ بیماری دن رات بڑھتی چلی جارہی ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ اب تک پاکستان مصیبتوں اور بے چینیوں کی اتنی بڑی دلدل میں پھنس چکا ہے کہ اب اُسے وہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا لیکن اس سے بڑھ کر حیرت کی بات یہ ہے کہ ان کو یہ معلوم نہیں ہو پارہا کہ ایسا ان کے کن اعمال کے باعث ہوا ہے اور شاید علم ہے لیکن بولنے کی سکت نہیں ہے اور شاید ان کو معلوم ہے لیکن ایک انجانا خوف ان کو بولنے نہیں دیتا۔خدا جانے پاکستان کی تاریخ میں روشنی کی کرنوں سے بھرا ہوا وہ کونسا پہلا دن ہوگا جس میں کوئی خوش قسمت وہاں یہ آواز اُٹھا سکے گا کہ تم مصیبتوں اور بے چینیوں کے جس دلدل میں پھنس گئے ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے خدا کے مامور کی ایک معصوم جماعت پر دن رات مظالم کے تیر چلائے ہیں جو تین دہائیوں سے چلتے چلے جارہے ہیں۔ پاکستان آج جس کرب و بے چینی میں مبتلا ہے دراصل اس کی ابتداء وہ لوگ بھی ہیں جن پر بھٹو اور ضیاء الحق نے مظالم کی بارشیں برسائی تھیں۔

تھوڑے ہی عرصہ میں انہیں معلوم ہوگیا کہ نفاذ شریعت کے نام پر کھیلا جانے والا یہ کھیل انہیں بھی نگل جائے گا چنانچہ اب انہی نافذین شریعت پر پاکستانی افواج کی گولیاں برس رہی ہیں۔ساری سوات وادی اور افغانستان سے لگتی پاکستانی سرحد سخت بے چینی کا شکار ہے۔لاکھوں لوگ ہجرت پر مجبور ہوگئے ہیں۔جی ہاں! یہ وہی نفاذ شریعت ہے جس کی پاکستانی ملاؤں کو اور وہاں کی حکومت کو دیر سے تمنا تھی لیکن افسوس کہ جب اس تمنا کے پورا ہونے کے دن آئے تو انہی لوگوں پر گولیاں برسائی جارہی ہیں جو ان کی تمناؤں کو پورا کرنے والے ہیں۔ حیرت ہے کہ جمیعۃ العلماء اور جماعت اسلامی جیسے دیوبندی بھی جو دہائیوں سے اس کی آرزو رکھتے تھے آج نفاذ شریعت مخالف ہوگئے ہیں۔

صوبہ سرحد کی تو یہ حالت ہے اور دوسری طرف بلوچستان میں بھی پاکستان کے خلاف آزادی کے حق میں آوازیں اُٹھ رہی ہیں۔ ہماری عالم اسلام کے لئے اور پوری دنیا کے لئے یہی دعا ہے کہ دنیا میں امن پھیلے۔

پاکستان کی یہ صورتحال بتاتی ہے کہ اس وقت دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اگر یہ کٹر لوگ پورے پاکستان میں پھیل گئے تو وہاں کی اقلیتوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں پر سخت مظالم ڈھائیں گے بلکہ خود پاکستان کے سرکاری مسلمان بھی ان کے مظالم سے بچ نہیں سکیں گے۔

الحمدللہ کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین کی منظوری اور خاص توجہ سے ہم لوگ اس وقت جلسہ کے بابرکت ایام میں سے گزر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول دُعائیں کرنے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کا وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے جو حضور علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے فرمائی ہیں۔

آخر پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فرمان پیش ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے اس فرمان کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ دُعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

’’یاد رکھو قہرِ الٰہی کو کوئی روک نہیں سکتا وہ سخت چیز ہے۔خبیث قوموں پر جب نازل ہوا ہے تو وہ تباہ ہوگئی ہیں۔اس قہر سے ہمیشہ کامل ایمان بچا سکتا ہے۔ ناقص ایمان بچا نہیں سکتا بلکہ کامل ایمان ہو تو دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں اور اُدْعُوْنِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔(المومن:٦١) خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو خلاف نہیں ہوتا کیونکہ اِنَّ اللّٰہَ لَایُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (آل عمران:١٠) اس کا فرمان ہے پس ایسے وقت میں کہ آفت نازل ہو رہی ہے ایک تو یہ چاہیئے کہ دعائیں کرتے رہیں۔ دوسرے صغائر کبائر سے جہاں تک ممکن ہو بچتے رہیں۔ تدبیروں اور دُعاؤں میں لگے رہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد نمبر سوم صفحہ ٦٠١)

(منیر احمد خادم)

## عہد وفائے خلافت

’’اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

آج خلافتِ احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضے کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدّ و جہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعے اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔اللّٰھم آمین۔اللّٰھم آمین۔اللّٰھم آمین۔‘‘

## رہے گا خلافت کا فیضان جاری

خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری — کہ جس نے ہے اپنی یہ نعمت اتاری
نہ مایوس ہونا گھٹن ہو نہ طاری — رہے گا خلافت کا فیضان جاری
نبوّت کے ہاتھوں جو پَودا لگا ہے — خلافت کے سائے میں پھولا پھلا ہے
یہ کرتی ہے اس باغ کی آبیاری — رہے گا خلافت کا فیضان جاری
خلافت سے کوئی بھی ٹکّر جو لیگا — وہ ذِلّت کی گہرائی میں جا گرے گا
خدا کی یہ سنّت ازل سے ہے جاری — رہے گا خلافت کا فیضان جاری
خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی — یہ نعمت تمہیں تا قیامت ملے گی
مگر شرط اس کی اطاعت گزاری — رہے گا خلافت کا فیضان جاری
محبت کے جذبے، وفا کا قرینہ — اُخوّت کی نعمت، ترقی کا زینہ
خلافت سے ہی برکتیں ہیں یہ ساری — رہے گا خلافت کا فیضان جاری
الٰہی ہمیں تُو فراست عطا کر — خلافت سے گہری محبت عطا کر
ہمیں دکھ نہ دے، کوئی لغزش ہماری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

(محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ، ربوہ)

## خلافت کی اہمیت و برکات کے متعلق

# خلفائے احمدیت کے ارشادات

### ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ:

## تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے

’’آخر میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو، باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضان الٰہی کو روکتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگل میں اسی طرح نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہو گئے۔ اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے اس لئے چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں، استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو، وحدت کو ہاتھ سے نہ دو، دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ لیکن جو شکر نہیں کرتا وہ یاد رکھے اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ (ابراہیم)۔‘‘

(الحکم 24 جنوری 1903 جلد 7 نمبر 3۔ صفحہ 15)

’’تم اس حبل اللہ کو آپ مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسّن ہے جس نے تمہارے متفرق اجزا کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔ تم خوب یاد رکھو کہ معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں۔ تم مجھ میں عیب دیکھو آگاہ کر دو مگر ادب کو ہاتھ سے نہ دو خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے اللہ تعالیٰ نے چار خلیفے بنائے ہیں۔ آدم کو داؤد کو اور ایک وہ خلیفہ ہوتا ہے جو لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ میں موعود ہے اور تم سب کو بھی خلیفہ بنایا۔ پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے تمہاری بھلائی کے لئے بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت اور طاقت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دے گا۔‘‘

(اخبار ’’بدر‘‘ یکم فروری 1913ء جلد 11 نمبر 18و19۔ صفحہ 3)

### ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ:

## جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کے لئے ایک خلیفہ کا ہونا ضروری ہے

’’جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی حیثیت دنیا کے تمام بادشاہوں اور شہنشاہوں سے زیادہ ہے، وہ دنیا میں خدا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ ہے۔‘‘

(الفضل 27 اگست 1937ء صفحہ 8)

’’جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کے لئے ایک خلیفہ کا ہونا ضروری ہے اور جو اس بات کو رد کرتا ہے وہ گویا شریعت کے احکام کو رد کرتا ہے۔ صحابہ کا عمل اس پر ہے اور سلسلہ احمدیہ سے بھی خدا تعالیٰ نے اسی کی تصدیق کرائی ہے۔ جماعت کے معنی ہی یہی ہیں کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہو۔ جو لوگ کسی امام کے ماتحت نہیں وہ جماعت نہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کے وہ فضل نازل نہیں ہو سکتے اور کبھی نہیں ہو سکتے جو ایک جماعت پر ہوتے ہیں۔‘‘

(’’کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے‘‘ انوار العلوم جلد 2۔ صفحہ 13)

’’خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدابیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 24 جنوری 1936ء مطبوعہ الفضل 31 جنوری 1936ء۔ صفحہ 9)

’’خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان اور درحقیقت قرآن شریف کے غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفا کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔‘‘

(’’کون ہے جو خدا کے کام روک سکے‘‘ انوار العلوم جلد 2۔ صفحہ 11)

’’یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے......... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوں، ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں، خدا کے حضور اس کے ان دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 25 اکتوبر 1946ء مطبوعہ الفضل 15 نومبر 1946۔ صفحہ 6)

### ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

## جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ بنائے گا اس کے دل میں آپ کے لئے بے انتہا محبت پیدا کر دے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’تو میں آپ کو وضاحت کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ بنائے گا، اس کے دل میں آپ کے لئے بے انتہا محبت پیدا کر دے گا اور اس کو یہ توفیق دے گا کہ وہ آپ کے لئے اتنی دعائیں کرے کہ دعا کرنے والے ماں باپ نے بھی آپ کے لئے اتنی دعائیں نہ کی ہوں گی اور اس کو یہ بھی توفیق دے گا کہ آپ کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے ہر قسم کی تکلیف وہ خود برداشت کرے اور بشاشت کرے اور آپ پر احسان جتائے بغیر کرے کیونکہ وہ خدا کا نوکر ہے آپ کا نوکر نہیں ہے اور خدا کا نوکر خدا کی رضا کے لئے ہی کام کرتا ہے کسی پر احسان رکھنے کے لئے کام نہیں کرتا لیکن اس کا یہ حال اور اس کا یہ فعل اس بات کی علامت نہیں ہے کہ اس کے اندر کوئی کمزوری ہے اور آپ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں وہ کمزور نہیں، خدا کے لئے اس کی گردن اور کمر ضرور جھکی ہوئی ہے لیکن خدا کی طاقت کے بل بوتے پر وہ کام کرتا ہے۔ ایک یا دو آدمیوں کا سوال ہی نہیں میں نے بتایا ہے کہ ساری دنیا بھی مقابلہ میں آجائے تو اس کی نظر میں کوئی چیز نہیں۔‘‘

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 494 خطبہ جمعہ 18 نومبر 1966ء)

’’ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ، اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جس کے متعلق دنیا سمجھتی ہے کہ اسے کوئی علم حاصل نہیں، کوئی رُوحانیت، اور بزرگی اور طہارت اور تقویٰ حاصل نہیں۔ اسے وہ بہت کمزور جانتے ہیں اور بہت حقیر سمجھتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور نیستی کا لبادہ پہن لیتا ہے اور اس کا وجود دنیا سے غائب ہو جاتا ہے اور خدا کی قدرتوں میں وہ چھپ جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور جو اس کے مخالف ہوتے ہیں انہیں کہتا ہے مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے، یہ بندہ بیشک نحیف، کم علم، کمزور، کم طاقت اور تمہاری نگاہ میں طہارت اور تقویٰ سے عاری ہے لیکن اب یہ میری پناہ میں آ گیا ہے اب تمہیں بہرحال اس کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ انتخابِ خلافت کے وقت اسی کی منشا پوری ہوتی ہے اور بندوں کی عقلیں کوئی کام نہیں دیتیں۔‘‘ (الفضل 17 مارچ 1967ء)

### ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ:

## ہر حالت میں امام کے پیچھے چلیں، امام آپ کی راہنمائی کے لئے بنایا گیا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’پس کامل بھروسہ اور کامل توکل تھا اللہ کی ذات پر کہ وہ خلافت احمدیہ کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا ہمیشہ قائم و دائم رکھے گا، زندہ اور تازہ اور جوان اور ہمیشہ مہکنے والے عطر کی خوشبو سے معطر رکھتے ہوئے اس شجرۂ طیبہ کی صورت میں اس کو ہمیشہ زندہ و قائم رکھے گا جس کے متعلق وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا کہ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ تُؤْتِىْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ط (ابراہیم:25و26) کہ ایسا شجرۂ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری پیوست ہیں اور کوئی دنیا کی طاقت اسے اُکھاڑ کر پھینک نہیں سکتی۔ یہ شجرۂ خبیثہ نہیں ہے کہ جس کے دل میں آئے وہ اسے اٹھا کر اسے اکھاڑ کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پھینک دے کوئی آندھی، کوئی ہوا

اس (شجرہ طیبہ) کو اپنے مقام سے ٹلا نہیں سکے گی اور شاخیں آسمان سے اپنے رب سے باتیں کر رہی ہیں اور ایسا درخت نو بہار اور سدا بہار ہے۔ ایسا عجیب ہے یہ درخت کہ ہمیشہ نو بہار رہتا ہے کبھی خزاں کا منہ نہیں دیکھتا۔ تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ م بِاِذْنِ رَبِّھَا ط، ہر آن اپنے رب سے پھل پاتا چلا جاتا ہے اس پر کوئی خزاں کا وقت نہیں آتا اور اللہ کے حکم سے پھل پاتا ہے۔ اس میں نفس کی کوئی ملونی شامل نہیں ہوتی۔ یہ وہ نظارہ تھا جس کو جماعت احمدیہ نے پچھلے ایک دو دن کے اندر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اپنے دلوں سے محسوس کیا اور اس نظارہ کو دیکھ کے رُوحیں سجدہ ریز ہیں خدا کے حضور حمد کے ترانے گاتی ہیں۔ پس دُکھ بھی ساتھ تھا اور حمد و شکر بھی ساتھ تھا اور یہ اکٹھے چلتے رہیں گے بہت دیر تک لیکن حمد اور شکر کا پہلو ایک ابدی پہلو ہے وہ ایک لازوال پہلو ہے وہ کسی شخص کے ساتھ وابستہ نہیں۔ نہ پہلے کسی خلیفہ کی ذات سے وابستہ تھا نہ میرے ساتھ ہے نہ آئندہ کسی خلیفہ کی ذات سے وابستہ ہے، وہ منصب خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ، وہ پہلو ہے جو زندہ و تابندہ ہے اس پر کبھی موت نہیں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہاں ایک شرط کے ساتھ اور وہ شرط یہ ہے: وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوْاالصّٰلِحٰتِ۔ کہ دیکھو اللہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ تمہیں اپنا خلیفہ بنائے گا زمین میں لیکن کچھ تم پر بھی ذمہ داریاں ڈالتا ہے۔ تم میں سے ان لوگوں سے وعدہ کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور عمل صالح بجالاتے ہیں۔ پس اگر نیکی کے اوپر جماعت قائم رہی اور ہماری دعا ہے اور ہمیشہ ہماری کوشش رہے گی کہ ہمیشہ ہمیش کے لیے یہ جماعت نیکی پر ہی قائم رہے۔ صبر کے ساتھ اور وفا کے ساتھ تو خدا کا یہ وعدہ بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ وفا کرتا چلا جائے گا اور خلافت احمدیہ اپنی پوری شان کے ساتھ شجرۂ طیبہ بن کر ایسے درخت کی طرح لہلہاتی رہے گی جس کی شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوں۔''

(خطبہ جمعہ 11 جون 1982ء۔ خطبات طاہر جلد 1۔ صفحہ 3.4)

'' آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔'' (خلاصہ خطبہ 18 جون 1982)

'' خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں نظر آتا ہے ایک خلیفہ وقت کے اپنے تقویٰ اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں جماعت کا جتنا تقویٰ من حیث الجماعت بڑھے گا احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہوگی خلیفہ وقت ذاتی تقویٰ میں جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی قیادت اور سیادت جماعت کو نصیب ہوگی یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ترقی کرتی ہیں''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جون 1982)

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ:

## اللہ تعالیٰ خلیفۂ وقت کے دل میں اپنی جماعت کا درد اِس طرح پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اُس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

'' ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ خود بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ جسے اللہ یہ کرتہ پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کرتے کو اس سے اُتار سکے یا چھین سکے۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے لوگ بعض اوقات حقیر بھی سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک ایسا جلوہ فرماتا ہے کہ اس کا وجود دنیا سے غائب ہو کر خدا تعالیٰ کی قدرتوں میں چھپ جاتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور اپنی تائید و نصرت ہر حال میں اس کے شامل حال رکھتا ہے اور اس کے دل میں اپنی جماعت کا درد اس طرح پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے اور یوں جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کا درد رکھنے والا، اس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا اس کا ہمدرد ایک وجود موجود ہے۔'' (روزنامہ الفضل 30 مئی 2003۔ صفحہ 2)

'' آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔'' (روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء۔ صفحہ 2)

## خلافت سے زندہ دلوں میں خدا

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے — یہ ملّت کی تنظیم کی جان ہے
اسی سے ہر اک مشکل آسان ہے — گریزاں ہے اس سے، جو نادان ہے
رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم — جماعت کا قائم ہے اس سے بھرم
نہ ہوگا کبھی اپنا اخلاص کم — بڑھے گا اسی سے ہمارا قدم
خلافت سے زیر نگیں ہو جہاں — خلافت سے مِلّت ہمیشہ جواں
خلافت کا جب تک رہے گا قیام — نہ کمزور ہوگا ہمارا نظام
خلافت کا جس کو نہیں احترام — زمانے میں ہوگا نہ وہ شاد کام
تمنائیں اس سے ہیں اپنی جواں — ہے آسان اس سے ہر اک امتحاں
خلافت سے زندہ دلوں میں خدا — خلافت غریبوں کا ہے آسرا
نہ کیوں جان و دل سے ہوں اس پر فِدا
اسی کے ہے دم سے ہماری بقا

(میر اللہ بخش تسنیم)

## صد سالہ خلافت جوبلی

ہمیشہ ہم نے دیکھا ہے خدایا
کہ حق والوں نے باطل کو بھگایا
ہوئے ناکام سارے حق کے دشمن
خدا نے ہی کیا اُن کا صفایا
ہمیشہ جب شریروں نے کیا وار
ہمیں مولیٰ نے ہی شر سے بچایا
خدا کا شکر ہم کرتے رہیں گے
مسیح وقت کو ہم نے ہے پایا
خلافت جوبلی بھی ہم نے دیکھی
تیرا اِحسان ہے ہم پر خدایا
خوشی ہم نے منائی ہر جگہ پر
نظارہ ایم ٹی اے نے یہ دکھایا
خدا کا فضل ہے ہم پر یہ مومن
خلافت کا ہمارے سر پہ سایہ

(خواجہ عبدالمومن اوسلو۔ ناروے)

## ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی


آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

# خطبہ جمعہ

## آنحضرت ﷺ کی دعاؤں میں سے اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ کی دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی سکھائی گئی ہے اور آپؑ کی جماعت کو بھی کرنی چاہئے۔

## پاکستان کے حالات کے بارہ میں تمام احمدیوں کو اور پاکستانیوں کو خاص طور پر اس دعا کی خصوصی تحریک

آنحضرت ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْھَادِی کے ایمان افروز جلووں کا روح پرور بیان

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 27 رفروری 2009ء بمطابق 27 رتبلیغ 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

يَهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (المائدہ :17)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کے ذریعہ اُنہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور اپنے اِذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انہیں صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

یہ اسلام کا خدا ہے جس نے 1500 سال پہلے آنحضرت ﷺ کو انتہائی تاریکی کے زمانہ میں بھیجا اور آپ کے ذریعہ سے یہ اعلان بھی فرما دیا کہ جب پھر تاریکی کا دور آئے گا تو آخرین میں سے بھی تیرا ایک غلام صادق کھڑا کروں گا جو قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرے گا اور اس کے ذریعہ سے پھر دنیا اسلام کی حقیقی تعلیم کو جانے گی۔ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے جو دنیا کی سلامتی اور ہدایت کے لئے ہر زمانہ میں اپنے خاص بندوں کو بھیجتا ہے تا کہ دنیا کو سیدھے راستے کی طرف چلائیں۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ سعید فطرتوں کو ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو ہدایت دیتا ہے۔ جو ہدایت کی تلاش میں ہوتے ہیں انہیں ہدایت دیتا ہے۔

اس وقت مَیں آنحضرت ﷺ کے زمانے کے اور پھر آپؐ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے جو اس زمانہ کے بعض واقعات پیش کروں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح کوشش کرنے والوں کی ان کی کسی نیکی کی وجہ سے ہدایت کی طرف راہنمائی فرماتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے وقت میں طفیل بن عمرو ایک معزز انسان اور ایک عقلمند شاعر تھے جب وہ ایک دفعہ ایک مشاعرے کے سلسلہ میں مکّہ آئے (کاروبار کے لئے بھی آیا کرتے تھے تو بہرحال ایک سفر میں مکہ آئے) تو قریش کے بعض لوگوں نے انہیں کہا کہ اے طفیل! آپ ہمارے شہر میں آئے ہیں تو یاد رکھیں کہ اس شخص (یعنی آنحضرت ﷺ کا نام لے کے کہا) نے (نعوذ باللہ) ایک عجیب فتنہ برپا کر رکھا ہے اور اس نے ہماری جمیعت کو منتشر کر دیا ہے۔ بھائی کو بھائی سے لڑا دیا، باپ کو بیٹے سے لڑا دیا، ماں بچوں کو علیحدہ کر دیا۔ بہرحال انہوں نے کہا کہ وہ بڑے جادو بیان ہیں اور اس وجہ سے لوگ ان کی باتوں میں آ جاتے ہیں۔ آپ قوم کے سردار بھی ہیں اس لئے ان سے بچ کے رہیں اور ان کی کوئی بات نہ سنیں۔

جس طرح آج کل کے مولویوں کا بھی یہ حال ہے کہتے ہیں کہ احمدیوں کی کوئی بات نہ سنو۔ ان سے بچ کے رہو۔ کسی بھی قسم کی مذہبی گفتگو ان سے نہ کرو۔ نہیں تو یہ تمہیں اپنے جادو میں پھنسا لیں گے۔ اور اسی وجہ سے اب تک 1974ء کی اسمبلی میں جو کارروائی ہوئی تھی اس کو انہوں نے چھپا کے رکھا ہوا ہے کہ اس کارروائی سے پاکستان کے لوگوں پہ، قوم پہ واضح ہو جائے گا کہ حق کیا ہے اور صداقت کیا ہے؟

بہرحال طفیل کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے اتنی تاکید کی کہ مَیں نے پکا ارادہ کر لیا کہ مَیں آنحضرت ﷺ کے قریب بھی نہیں پھٹکوں گا اور اس وجہ سے کہ کہیں غیر ارادی طور پر ان کی آواز میرے کان میں نہ پڑ جائے، مَیں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں خانہ کعبہ میں پہنچا تو مَیں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ غیر ارادی طور پر یا ارادۃً بہرحال کہتے ہیں کہ مَیں قریب جا کے کھڑا ہو گیا اور آپؐ کی تلاوت کے چند الفاظ باوجود اس روئی ٹھونسنے کے میرے کان میں پڑ گئے اور مجھے یہ کلام بڑا اچھا لگا۔ تو مَیں نے اپنے دل میں کہا کہ میرا برا ہو کہ مَیں ایک عقلمند شاعر ہوں اور برے بھلے کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ آخر اس شخص کی بات سننے میں کیا حرج ہے؟ اگر اچھی بات ہو گی تو مَیں اسے قبول کر لوں گا اور بری ہو گی تو چھوڑ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے آخر مجھے عقل دی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو نیک فطرتوں کی اس طرح راہنمائی فرماتا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں کچھ دیر مَیں نے انتظار کیا؟ آنحضرت ﷺ عبادت سے فارغ ہوئے اور اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے تو مَیں بھی آپؐ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ آنحضرت ﷺ جب اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو مَیں نے کہا اے محمد! ﷺ۔ آپؐ کی قوم نے مجھے آپ کے بارے میں یہ یہ کہا ہے کہ بڑے جادو بیان ہیں۔ گھروں میں آپس میں پھوٹ ڈال دی ہے۔ قوم میں لڑائی اور فتنہ و فساد برپا کر دیا ہے اور اتنا ڈرایا ہے کہ مَیں نے اس وجہ سے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی ہے کہ کہیں آپؐ کی کوئی آواز میرے کان میں نہ پڑ جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی مجھے آپؐ کا کلام سنوا دیا اور جو میں نے سنا ہے وہ بڑا عمدہ کلام ہے۔ مجھے اور کچھ بتائیں۔ طفیل کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اسلام کے بارے میں مزید کچھ بتایا اور قرآن شریف پڑھ کے سنایا۔ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! مَیں نے اس سے خوبصورت کلام اور اس سے زیادہ صاف اور سیدھی بات کوئی نہیں دیکھی۔ تو یہ سننے کے بعد پھر مَیں نے اسلام قبول کر لیا اور کلمہ پڑھ لیا۔ پھر مَیں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مَیں قوم کا سردار ہوں اور امید ہے میری قوم میری بات مانے گی۔ مَیں واپس جا کے اپنی قوم کو اسلام کی تبلیغ کروں گا۔ آپؐ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے اور اس کے مقابلے میں مجھے کوئی تائیدی نشان بھی بتائیں۔ تو آنحضرت ﷺ نے ایک دعا کی اور مَیں اپنی قوم کی طرف واپس لوٹا۔ روایت میں ہے کہ جب مَیں جا رہا تھا تو ایک گھاٹی پہ پہنچا جہاں آبادی کا آغاز ہوتا ہے۔ مَیں نے جیسے روشنی سی محسوس کی، دیکھا کہ میرے ماتھے پر آنکھ کے درمیان کوئی چیز چمک رہی ہے۔ تو مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ! یہ نشان میرے چہرے کے علاوہ کہیں دکھا دے کیونکہ اس سے تو میری قوم والے کہیں گے کہ تمہارا چہرہ بگڑ گیا ہے۔ تو کہتے ہیں وہی روشنی کا نشان میری جو سوٹی تھی یا چابک تھی اس کے سرے پر ظاہر ہوا اور جب مَیں سواری سے اتر رہا تھا تو لوگوں نے اس نشان کو دیکھا۔ بہرحال اپنے قبیلے میں پہنچے۔ انہوں نے کہا اگلے دن میرے والد مجھے ملنے آئے تو مَیں نے کہا کہ میرا اور آپ کا تعلق آج سے ختم ہے، انہوں نے کہا وجہ؟ مَیں نے کہا مَیں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور آنحضرت ﷺ کی بیعت میں آ گیا ہوں۔ تو والد نے کہا کہ مجھے بھی بتاؤ کیا ہے؟ مَیں نے انہیں کہا کہ جائیں پہلے غسل کریں۔ وہ غسل کر کے، نہا دھو کے آئے۔ مَیں نے انہیں

اسلام کی تعلیم کے بارہ میں بتایا۔انہوں نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ پھر میری بیوی میرے پاس آئی۔اس کو بھی میں نے یہی کہا کہ تمہارا میرے سے تعلق ختم ہوگیا ہے اور مَیں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔اس نے بھی یہی بات کی۔اس کو بھی مَیں نے کہا کہ تم پہلے صاف ستھری ہو کے آؤ تا کہ تمہیں اسلام کی تعلیم دوں۔خیر وہ بھی اسی طرح آئی اور اسلام قبول کرلیا۔

کچھ عرصے بعد پھر انہوں نے اپنی قوم کو بھی تبلیغ شروع کر دی۔ یہ دوس قبیلہ کے تھے۔لیکن بڑی سخت مخالفت ہوئی۔ یہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور عرض کی کہ قبیلہ تو میری بڑی مخالفت کر رہا ہے۔آپؐ میرے قبیلے کے لوگوں کے خلاف بددعا کریں۔تو آنحضرت ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! دوس کے قبیلے کو ہدایت عطا فرما۔ پھر آپ کو فرمایا کہ واپس جائیں اور بڑی نرمی سے اور پیار سے اپنے قبیلے کو تبلیغ کریں۔ بہرحال کہتے ہیں مَیں تبلیغ کرتا رہا۔

(السیرة النبویه لابن هشام قصة اسلام الطفیل بن عمر الدوسی صفحه 277-278)

اس عرصہ میں آنحضرت ﷺ مکّہ سے ہجرت کر گئے اور وہاں جاکے بھی کفار مکّہ نے اسلام کے خلاف بڑی شدت سے حملے شروع کر دیئے تو کہتے ہیں کہ جب جنگ احزاب ہوئی تو اس کے بعد میرے قبیلے کے کافی لوگوں نے اسلام قبول کرلیا اور بڑی تعداد اسلام میں داخل ہوگئی۔ طفیل بن عمرو، جو طفیل بن عمرو دوسی کہلاتے ہیں اس کے بعد پھر یہ 70 خاندانوں کے ساتھ مدینے میں ہجرت کر گئے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

پس ہدایت کی جو دعا آنحضرت ﷺ نے کی اس کا ایک وقت اللہ تعالیٰ نے رکھا ہوا تھا۔کئی سالوں کے بعد جاکر اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا اور قبیلہ مسلمان ہوگیا۔اس طرح آنحضرت ﷺ نے کبھی جلد بازی سے کام نہیں لیا۔

طائف کے سفر پہ گئے تھے وہاں بھی جب فرشتوں نے پہاڑ گرانے کے لئے کہا تو آنحضرت ﷺ نے ہدایت کی دعا ہی مانگی تھی کہ اس قوم میں سے لوگ ہدایت پائیں گے۔تو یہ تھا آپؐ کا طریقہ۔اسی لئے آپ نے یہ دعا بھی ہمیں سکھائی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن۔

(الشفا لقاضی عیاض جلد اول صفحه 61۔ الباب الثانی فی تکمیل محاسنه)

یہ دعا اس زمانے کے لئے بھی ہے۔ پڑھتے رہنی چاہئے۔ جب آپؑ نے دعویٰ کیا تو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت بڑھی ہوئی تھی اور جیسا کہ پیشگوئیوں میں تھا اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی تائید میں طاعون کا نشان بھی دکھایا۔لیکن جب یہ نشان ظاہر ہوا تو اس وقت باوجود اس کے کہ یہ نشان آپؑ کی تائید میں ظاہر ہوا تھا آپؑ کی طبیعت میں ایک بے چینی اور اضطراب تھا اور لوگوں کی ہمدردی کے جذبہ سے بعض دفعہ آپؑ کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔

آپؑ کی دعاؤں کا نقشہ، جس طرح آپؑ قوم کے لئے تڑپ کر دعا کرتے تھے، حضرت شیخ یعقوب علیؓ صاحب عرفانی نے مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ان دنوں مَیں بیت الدعا کے اوپر حجرے میں تھا اور اس جگہ کو مَیں خاص طور پر بیت الدعا کے لئے استعمال کیا کرتا تھا اور وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حالت دعا میں گریہ وزاری کو سنا کرتا تھا۔آپؑ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتّہ پانی ہوتا تھا اور آپؑ اس طرح آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرتے تھے جیسے کوئی عورت دردزہ سے بے قرار ہو۔ وہ فرماتے تھے کہ مَیں نے غور سے سنا تو آپؑ مخلوق الٰہی کے لئے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا کرتے تھے۔ کہ الٰہی! گر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا؟

یہ خلاصہ اور مفہوم ہے اس روایت کا جو مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کی کہ باوجودیکہ طاعون کا عذاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب اور انکار کے باعث ہی آیا تھا مگر آپؑ مخلوق کی ہدایت اور ہمدردی کے لئے اس قدر بے چین اور حریص تھے کہ اس عذاب کے اٹھائے جانے کے لئے گہری سنسان رات میں تاریکی میں، رو رو کر دعائیں کر رہے ہیں جبکہ باقی دنیا آرام سے سو رہی تھی۔تو یہ تھا آپ کا شفقت علی خلق اللہ کا رنگ اور بے نظیر نمونہ۔ بہرحال عون کا جو یہ نشان تھا، یہ بھی بہت سوں کے لئے ہدایت کا باعث بنا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیان میں کس طرح بے چینی کا اظہار کرتے ہیں۔فرماتے ہیں کہ:

’’اکثر دلوں پر حُبِّ دنیا کا گرد بیٹھا ہوا ہے۔ خدا اس گرد کو اٹھاوے۔ خدا اس ظلمت کو دور کرے۔ دنیا بہت ہی بے وفا اور انسان بہت ہی بے بنیاد ہے۔ مگر غفلت کی سخت تاریکیوں نے اکثر لوگوں کو اصلیت کے سمجھنے سے محروم رکھا ہے۔ ..........خداوند کریم سے یہی تمنا ہے کہ اپنے عاجز بندوں کی کامل طور پر دستگیری کرے اور جیسے انہوں نے اپنے گزشتہ زمانہ میں طرح طرح کے زخم اٹھائے ہیں، ویسا ہی ان کو مرہم عطا فرماوے اور ان کو ذلیل اور رسوا کرے جنہوں نے نور کو تاریکی اور تاریکی کو نور سمجھ لیا ہے اور جن کی شوخی حد سے زیادہ بڑھ گئی اور نیز ان لوگوں کو بھی نادم اور منفعل کرے جنہوں نے حضرت احدیت کی توجہ کو جو عین اپنے وقت پر ہوئی غنیمت نہیں سمجھا اور اس کا شکر ادا نہیں کیا۔ بلکہ جاہلوں کی طرح شک میں پڑے۔ سو اگر اس عاجز کی فریادیں ربّ العرش تک پہنچ گئی ہیں تو وہ زمانہ کچھ دور نہیں جو نور محمدی اس زمانے کے اندھیروں پر ظاہر ہو اور الٰہی طاقتیں اپنے عجائبات دکھلائیں‘‘۔

(مکتوبات احمدیه جلد اول مکتوب نمبر 5 بنام میر عباس علی صاحب محررہ 9/فروری 1883ء)۔(بحواله سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحه 551)

بہرحال آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فریادوں کو قبول فرمایا اور آپؑ کی تائید میں جو نشانات دکھائے اس کے نتیجے بھی ظاہر ہو رہے ہیں اور کس طرح قبولیت احمدیت کے نظارے دکھا رہا ہے۔لوگوں کے دلوں کو کس طرح مائل کرتا ہے اس کے بھی بعض واقعات ہیں۔

ملک صلاح الدین صاحب ایم اے، مولوی رحیم اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے کہ مولوی رحیم اللہ صاحب اعلیٰ درجہ کے موحّد تھے۔ آپ کو اکثر فقراء اور سجادہ نشینوں کی خدمت میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا مگر سب کو شرک کے کسی نہ کسی رنگ میں ملوث پایا اور آپ کا دل کسی کی بیعت کے لئے آمادہ نہ ہوا۔ حتیٰ کہ اخوند صاحب سوات بھی شہرہ سن کر اتنا لمبا سفر طے کر کے وہاں پہنچے اور بیعت کے لئے عرض کی۔ اخوند صاحب نے مولوی صاحب کو اپنی صورت کا تصور دل میں رکھنے کی تلقین کی۔اس پر آپ چشم پُرآب ہو گئے اور کہا افسوس میرا اتنا دور دراز کا سفر اختیار کرنا رائیگاں گیا۔ اخوند صاحب بھی شرک کی ہی تلقین کرتے ہیں اور پھر بغیر بیعت کئے واپس لوٹے۔

مولوی صاحبؓ صوفی منش اور سادہ طبیعت کے تھے۔ طبیعت میں بڑا انکسار تھا۔ خلوت پسند تھے۔ عاشق قرآن اور حدیث تھے۔ باخدا بزرگ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے خاص مناسبت اور عشق تھا۔ بہرحال بعد میں جب حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آئے تو ان کا یہ حال تھا (جو روایت کرنے والے ہیں، کہتے ہیں) کہ ’’کئی بار نماز پڑھاتے ہوئے عالم بیداری میں آپ کو کشفی حالت طاری ہوئی اور نیز آپ کو حضرت رسول کریم ﷺ اور کئی اور انبیاء کی زیارت بار ہا رؤیا و کشوف میں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت آپ پر نہایت عجیب اور بیّن الہام رویاء اور کشف سے واضح ہوئی تھی۔ چنانچہ فرماتے تھے کہ مَیں نے حضرت کے دعاوی کے متعلق استخارہ کیا تو جواب میں ایک ڈولا (یعنی پالکی سی تھی) کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا اور میرے دل میں القاء ہوا کہ حضرت مسیح آسمان سے اتر آئے ہیں۔ جب پالکی کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو اس کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو پایا۔ تب مَیں نے بیعت کر لی۔ (ماخوذ از اصحاب احمد جلد اول صفحه 65-66)

پھر خلافت ثانیہ میں فجی کا ایک واقعہ ہے۔

’’جزائر فجی میں احمدیت کے چرچے اور احمدیہ مشن کے قیام سے پہلے وہاں عیسائیت کا بڑا زور تھا اور حضرت عیسیٰؑ کی آسمان سے آمد کے عیسائی بھی مسلمانوں کی طرح منتظر تھے۔ بشیر خان صاحب لکھتے ہیں کہ اس کی وجہ سے میرے دل میں خیال گھر کرنے لگا کہ عیسائیت سچی ہے اور عیسائی ہو جانے میں کوئی حرج نہیں۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ مَیں ابھی عیسائی نہیں ہوا تھا بلکہ سوچ ہی رہا تھا کہ مجھے خواب میں ایک نہایت بزرگ انسان ملے۔ انہوں نے بڑے جلال سے مجھے فرمایا ’’محمد بشیر ہوش کرو جس شخص کی تمہیں تلاش ہے وہ عیسیٰ یا مسیح ناصری نہیں ہے بلکہ وہ کوئی اور ہے اور دنیا میں ظاہر ہو چکا ہے‘‘۔ اس وقت جزائر فجی کے پہلے مبلغ جناب شیخ عبدالواحد صاحب فجی میں آ چکے تھے اور یہ لکھتے ہیں کہ میرے والد محترم مولوی محمد قاسم صاحب بھی بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو چکے تھے لیکن میرا اس طرف رجحان نہیں ہوتا تھا۔ تاہم اس خواب کے بعد میرا رجحان اس طرف (جماعت کی طرف) ہوا اور مَیں نے اپنے والد صاحب کی طرح شرح صدر سے بیعت کر لی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لینے کے بعد مجھے اسلام سے ایسی محبت اور لگاؤ پیدا ہو گیا اور ایسا فہم و فراست اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا کہ مَیں عیسائیوں کے سامنے نہایت جرأت اور یقین سے اسلام کی حقانیت اور عیسائیت کے بطلان ثابت کرنے کے لئے کھڑا ہو جایا کرتا تھا۔

(روح پرور یادیں۔ صفحه 142)

پھر خلافت ثانیہ کے زمانے کا ہی ایک اور واقعہ ہے۔ سیرالیون کے ابتدائی احمدی دوست

پاسانفاٹولا(Sanfatula) پر عجیب رنگ میں اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ سے احمدیت کی صداقت کا انکشاف فرمایا۔ کہتے ہیں کہ ”1939ء کے دوران ایک موقع پر جبکہ میں لُونیاں باؤماہون ریاست کے ایک گاؤں میں رہائش رکھتا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ مالکیہ مسجد کے ارد گرد سے گھاس صاف کر رہا ہوں“ (افریقہ میں عموماً مالکی فرقہ کے لوگ زیادہ ہیں جو ہاتھ چھوڑ کر نمازیں پڑھتے ہیں۔) کہتے ہیں ”جب میں نے کچھ دیر کام کر کے تھکان محسوس کی تو مسجد کے قریب ہی ایک پام کے درخت کے نیچے ذرا ستانے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اسی اثناء میں کیا دیکھتا ہوں“ (یہ سارا خواب کا ذکر چل رہا ہے) ”کہ میرے سامنے کی جانب سے سفید رنگ کے ایک اجنبی دوست ہاتھ میں قرآن کریم اور بائبل پکڑے میری طرف آرہے ہیں۔ میرے قریب پہنچ کے انہوں نے السلام علیکم کہا اور پھر مجھ سے دریافت کیا کہ اس مسجد کے امام کون ہیں۔ میں انہیں ملنا چاہتا ہوں۔ اس پر میں ان سے رخصت لے کر امام مسجد کو بلانے چلا گیا جن کا نام الفا(Alpha) تھا۔ ہم واپس آئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ مسجد میں ایک سایہ دار کھڑکی سی تیار ہو چکی ہے اور وہ اجنبی شخص ہماری مسجد میں خود امام کی جگہ پر محراب میں کھڑے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے ہم دونوں کو حکم دیا کہ اس سایہ دار جگہ میں بیٹھ کر ہم انہیں قرآن سنائیں۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ وہ اجنبی شخص مسجد سے نکل کر ہمارے پاس آئے اور ہمارے امام سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں تمہیں نماز کا صحیح طریق سکھانے کے لئے آیا ہوں۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ بیدار ہو گیا اور صبح ہوتے ہی اس کا ذکر میں نے اپنے مسلمان دوستوں سے کر دیا“۔

پھر بیان کرتے ہیں کہ ”اس خواب کے قریباً ایک ہفتہ بعد صبح کے وقت میں نے اپنی کدال لی اور اپنی اسی مالکیہ مسجد کے صحن میں گھاس صاف کرنے لگا۔ قریباً نصف گھنٹے کے کام کے بعد میں نے کچھ تھکان سی محسوس کی اور قریب ہی ایک پام کے درخت کے سائے کے نیچے آرام سے کھڑا ہو گیا۔ ابھی چند منٹ گزرے تھے کہ کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے سے الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نے قریب آ کے مجھے السلام علیکم کہا اور رہائش کے لئے جگہ وغیرہ دریافت کی۔ کہتے ہیں کہ یہ بات اس لئے تعجب انگیز تھی کہ جو خواب میں نے ابھی چند یوم پہلے دیکھا تھا بعینہٖ وہ آج اسی طرح پوری ہو رہی تھی۔ (یعنی مولوی الحاج نذیر احمد علی صاحب ہی وہ بزرگ تھے جو خواب میں مجھے دکھائے گئے تھے۔ اور لباس بھی تقریباً وہی تھا جو انہوں نے خواب میں پہنا ہوا تھا)۔ سو میرے لئے ایسے مہمان کی خدمت ایک خوش قسمتی تھی لہٰذا میں آپ کو کسی اور جگہ ٹھہرانے کی بجائے اپنے گھر لے گیا اور خالی کر کے گھر پیش کر دیا۔ اس کے بعد اپنے مسلمان دوستوں کو بلایا اور انہیں بتایا کہ جو میں نے خواب دیکھا تھا اور تمہیں سنایا تھا وہ پورا ہو گیا ہے وہ بزرگ تشریف لے آئے ہیں اور میرے گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور کچھ دنوں کے بعد میں تو احمدی ہو گیا۔ اس کے بعد ان کی تبلیغ سے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور گاؤں کے اکثر مسلمان جو تھے وہ احمدی ہو گئے۔

(ماخوذ از روح پرور یادیں۔ صفحہ 214-215)

یہ تو میں نے 60,50,40 سال پہلے کی باتیں بتائی ہیں۔ اس زمانہ میں بھی دلوں کو اللہ تعالیٰ صاف کرتا ہے، پاک کرتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔ اب میں گزشتہ تین چار سال کے بعض واقعات بتاتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کا سامان فرمایا، کس طرح تائیدات عطا فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں نشانوں کی ابھی بھی کمی نہیں ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ انسان پاک دل ہو اور نیک نیتی کے ساتھ ہدایت تلاش کرنے والا ہو۔

مکرم حداد عبدالقادر صاحب (یہ الجزائر کے ہیں) کہتے ہیں کہ 2004ء میں رمضان المبارک میں خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے کہا: آؤ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے لے چلتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ تقریباً ایک میٹر اونچی دیوار کے پیچھے حضرت محمد مصطفی ﷺ کھڑے ہیں۔ آپؐ مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ پھر دیکھا حضور ﷺ اور دیوار کے مابین ایک گندمی رنگ کا شخص کھڑا ہے جس کی سیاہ گھنی داڑھی ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس آدمی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، یہ اللہ کا رسول ہے۔ پھر آپ مشرقی جانب ایک نور کی طرف چلے جاتے ہیں جبکہ یہ شخص اسی جگہ کھڑا رہتا ہے۔

کہتے ہیں چار سال بعد 2008ء میں اتفاقاً آپ کا چینل دیکھا تو اس پر مجھے اس شخص کی تصویر نظر آئی جس کو میں نے خواب میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ دیکھا تھا اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر تھی۔ چنانچہ انہوں نے اسی وقت بیعت کر لی۔

اسی طرح مصر کی ایک خاتون ہیں ہالہ محمد الجوہری صاحبہ۔ یہ کہتی ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی اور آپ کی جماعت پانی کے اوپر چل رہے ہیں۔ تو میں نے درخواست کی کہ مجھے بھی شرف مصاحبت بخشیں۔ انہوں نے کہا کہ واپسی پر ہم آپ کو ساتھ لے چلیں گے۔ (یعنی مجھے بھی ساتھ شامل کر لیں تو انہوں نے کہا واپسی پہ لے چلیں گے)۔ اس رؤیاء کے بعد میں نے صوفی ازم میں حق کی تلاش شروع کی لیکن اطمینان نہ ہوا۔ تو میں نے کہا میرے خواب سے مراد صوفی فرقہ نہیں ہو سکتا۔ باوجود اس کے کہ ان لوگوں کا اصرار تھا کہ میں نے انہی کو خواب میں دیکھا ہے۔ کہتی ہیں گھر آ کے میں ٹی وی چینل دیکھنے لگی۔ یہاں تک کہ ایم ٹی اے العربیہ نظر آ گیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ میں نے اس چینل پہ وہی شخص دیکھا جس کو خواب میں دیکھا تھا کہ وہ امام مہدی ہے اور پانی پہ چل رہا ہے۔

پھر عراق کے عبدالرحیم صاحب فنجان کہتے ہیں کہ میں نے کچھ عرصہ قبل خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مجھے کہتے ہیں کہ تم ہمارے آدمی ہو۔ لہٰذا تمہیں بیعت کر لینی چاہئے۔ سو میں اب بیعت کر رہا ہوں۔

یہ واقعات چند سال کے، دو تین سال کے اور مختلف علاقوں کے بتا رہا ہوں۔

اسی طرح ماریشس ایک دور دراز جزیرہ ہے وہاں سے ہمارے مبلغ نے لکھا کہ ماریشس کے ساتھ ایک چھوٹا سا جزیرہ روڈرگ ہے۔ اس جزیرے کی 36 ہزار کی آبادی ہے اور سارا جزیرہ ہی کیتھولک ہے۔ کہتے ہیں کہ روڈرگ کے دورہ کے دوران ایک دن صبح جب میں تبلیغ کے لئے نکلا تو ایک زیر تبلیغ عیسائی لڑکے کو بھی لے لیا اور جزیرے کی دوسری جانب اس لڑکے کی والدہ اور نانی کے پاس بغیر کسی اطلاع کے پہنچے۔ گھر میں داخل ہونے پر ہم نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا اور تبلیغ شروع کر دی۔ لڑکے کی نانی کہنے لگیں کہ آپ جو پیغام لائے ہیں وہ بالکل سچ ہے اور میں اسے قبول کرتی ہوں کیونکہ گھر میں سب موجود لوگ میرے گواہ ہیں اور میں نے یہ خواب انہیں آپ کے آنے سے قبل سنا دی تھی کہ اجنبی لوگ آئے ہیں اور میں ان کا ہاتھ پکڑ کر کہہ رہی ہوں کہ یہ رشتہ مجھے منظور ہے۔ کہنے لگیں کہ جب آپ میرے گھر کی طرف آ رہے تھے تو میں اپنے کمرے سے آپ کو دیکھ کر کہہ رہی تھی کہ یہ تو بالکل وہی لوگ ہیں جو میں نے خواب میں دیکھے تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ دو دنوں بعد ہم دوسری مرتبہ گئے اور قرآن کریم اور رسائل اور تصاویر کا تحفہ پیش کیا۔ پھر تیسری مرتبہ گئے اور بیعت فارم لے کر گھر گئے اور شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں تو اس عورت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہنے لگیں کہ مجھے اس فارم کے پُر کرنے میں ذرا بھی تردّد نہیں۔ کیونکہ کل رات میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میرے سامنے دو کاغذ لائے گئے ہیں اور بعینہٖ اسی طرح جیسے آج اس وقت آپ کے ہاتھ میں لمبائی کے رخ پر فولڈ ہیں میں نے خواب میں انہیں دیکھا۔ اور یہ لوگ جو آپ کے سامنے بیٹھے ہیں میری خواب کے گواہ ہیں جو کل میں سنا چکی ہوں۔ اپنے گھر والوں کو انہوں نے سنا دی تھی۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔

یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ میں بھی یہاں گیا ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہاں جماعت کی دو مسجدیں ہیں اور لوگ آہستہ آہستہ عیسائیت سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

امریکہ سے ایک واقعہ ہے۔ ہمارے مبلغ نے لکھا ہے کہ میکسیکن نژاد (Mexican) پانچ افراد پر مشتمل فیملی نے احمدیت قبول کی۔ اس فیملی میں جو خاتون ہیں ان کا نام Jauredui Marielov ہے۔ ان کو مُری نام سے بلاتے ہیں۔ انہوں نے اپنا خواب اس طرح سنایا کہ اگرچہ ان کا تمام خاندان کیتھولک ہے لیکن اس نے عیسائیت پر کبھی عمل نہیں کیا۔ جب ان کی عمر 27 سال کی ہوئی تو انہیں ایک تکلیف ہوئی اور یہ ہسپتال گئیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے دعائیں مانگنی شروع کیں اور میں ہمیشہ ایک خدا سے ہی دعائیں مانگتی تھی۔ ایک دن خواب میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر ایک شیشے پر دیکھی اور اپنے ہاتھ اس پر لگائے کہ مجھے صحت یابی نصیب ہو تو اس دن سے آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہوں۔ وہ تصویر ایک شیشے کی مانند تھی اور میں آج تک اسے بھلا نہیں سکی۔ وہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات میکسیکن نژاد احمدی خاتون سے ہوئی۔ انہوں مجھے کتب پڑھنے کے لئے دیں اور احمدیت کا تعارف کرایا۔ ان کتابوں میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر دیکھی اور تصویر دیکھ کر مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ میرے آنسو بہ پڑے اور میں تصویر دیکھ کر روتی رہی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حق شناخت کرنے کی توفیق دی ہے اور پھر انہوں نے اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ احمدیت قبول کی۔ یہ پڑھی لکھی خاتون ہیں۔

پھر اسی طرح ہمارے بلغاریہ کے مبلغ لکھتے ہیں۔ (آپ دیکھیں کہ دنیا میں ہر جگہ پر کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہدایت کے سامان پیدا فرما رہا ہے) کہ ایک دوست اولیک (Olek) صاحب کافی عرصہ پہلے زیر تبلیغ تھے۔ عیسائی تھے۔ ان کی بیوی پہلے احمدی ہو چکی ہیں لیکن یہ احمدی نہیں ہوتے تھے۔ اس کی وجہ ان کا خاندان بھی تھا جو عیسائی ہے اور چرچ کی دیکھ بھال کا کام ان کے سپرد ہے۔ 2005ء کے

جلسہ سالانہ جرمنی میں ان کو شمولیت کی دعوت دی اس پر یہ مع اہلیہ کے شریک ہوئے (اس وقت انہوں نے مجھ سے ملاقات بھی کی تھی)۔ واپسی پہ بہت متاثر تھے لیکن بیعت نہیں کر رہے تھے۔ ایک دن ہمارے سنٹر آئے اور کہنے لگے کہ میں نے بیعت کرنی ہے اور مَیں احمدی ہونا چاہتا ہوں۔ مَیں نے پوچھا کہ اب کیا وجہ ہے اتنی جلدی کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آج دوسری رات ہے کہ لگاتار خلیفۃ المسیح (میرا بتایا) خواب میں آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اولیک اگر تم میرے پاس نہیں آتے تو مَیں خود تمہارے پاس آ جاتا ہوں۔ اس طرح میرے گھر تشریف لاتے ہیں۔ مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔ مَیں نے ارادہ کیا ہے اور آج مَیں احمدیت میں داخل ہو گیا ہوں۔ اس طرح بھی اللہ تعالیٰ ہدایت فرماتا ہے۔

کویت کے عبدالعزیز صلاح صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عید کی رات خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھا۔ منظر یوں تھا کہ گویا خاکسار امتحان دے رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے آ کر مجھ سے امتحان کا پرچہ پکڑ لیا جبکہ وہاں امتحان دینے والے اور بہت سارے لوگ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے پرچے پر ٹک کا نشان لگا دیا۔ اس کے بعد مَیں نے دیکھا کہ ایک مسجد میں (میرے متعلق کہا کہ) خلیفۃ المسیح الخامس کے ساتھ ہوں۔ میری طرف دیکھ رہے ہیں اور مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔ فرش پر بیٹھا ہوں اور لوگ بیعت کر رہے ہیں۔ تو مَیں نے بھی قریب جا کے کمر پر ہاتھ رکھ کے بیعت کر لی۔

ماسکو سے ہمارے مبلغ نے لکھا کہ عزت اللہ صاحب 27 مئی کو مشن ہاؤس آئے اور بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، کہا کہ آج میری بیعت ضرور لے لیں۔ کیونکہ رات میری خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آئے ہیں اور اس کے بعد مزید دیر نہیں کرنا چاہتا۔ انہوں نے کافی جذباتی رنگ میں اپنا خواب بیان کرتے ہوئے کہا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک غیر ہموار راستے پر ایک بس میں سوار سفر کر رہا ہوں اور مَیں بس کے پچھلے حصے میں کھڑا ہوں۔ یکدم بس کی رفتار تیز ہو گئی اور وہ راستے سے لڑھک گئی اور پچھلا حصہ نیچے کھائی کی طرف ہو گیا تو مَیں اوپر جانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن اوپر پہنچ نہیں سکتا۔ اچانک مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی شبیہ کو دیکھا کہ وہ آئے اور اپنا دایاں ہاتھ میری طرف بڑھایا اور فرمایا کہ میرے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لو تم ہلاک نہیں ہو گے۔ کہتے ہیں کہ مَیں کیسے پکڑوں؟ مجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ نے خود ہی اپنا ہاتھ پکڑ کر مجھے اوپر کھینچ لیا۔ کہتے ہیں کہ پھر مَیں ہموار رستے پر چلنا شروع کر دیتا ہوں۔

اسی طرح بورکینا فاسو کے سانو اسحاق صاحب ہیں جو بیان کرتے ہیں کہ ہمارے محلے کی مسجد میں غیر از جماعت امام نے احمدیت کے خلاف خطبہ دیا اور ریڈیو احمدیہ سننے سے بڑی سختی سے منع کیا۔ مولویوں کے پاس اور کوئی دلیل کا ہتھیار نہیں ہے۔ صرف یہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کی باتیں نہ سنو جس طرح کہ مَیں نے پہلے بتایا مکّہ کے لوگوں کا حال تھا۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے امام سے کہا کہ اگر ہم یہ ریڈیو سنیں گے نہیں تو ہمیں حقیقت کا کیا علم ہو گا۔ امام صاحب کہنے لگا کہ نہیں بالکل نہیں سننا۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا اچھا ایک طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ اس پر تمہیں اتفاق ہونا چاہئے کہ وہاں بورکینا فاسو میں بوبوجلاسو شہر جو ہے اس میں جتنے بھی مسلمانوں کے فرقے ہیں ان کے نام پرچیوں پہ لکھ کے کسی بچے سے قرعہ اٹھواتے ہیں اور جس کا بھی قرعہ بچے نے اٹھایا اور پرچی پر نکل آیا تو ہم سمجھیں گے کہ وہ جماعت سچی ہے۔ کہتے ہیں، خیر ہم نے جتنے بھی فرقے تھے ساروں کے نام لکھے۔ بچے کو بلایا اس سے پرچی اٹھوائی تو اس پر لکھا ہوا تھا جماعت احمدیہ۔ پھر امام صاحب کو تسلی نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا: نہیں ایک دفعہ اور کرو۔ دوسری دفعہ اٹھایا پھر نام نکلا جماعت احمدیہ۔ پھر تسلی نہیں ہوئی۔ پھر تیسری دفعہ اٹھایا۔ آخر امام صاحب بڑے پریشان ہوئے مگر ان کے لئے ہدایت کا سامان ہو گیا۔

اسی طرح ناروے کا ایک واقعہ ہے۔ کہتے ہیں ایک صاحب نے امیر صاحب کو کہا کہ 7 مئی 2004ء کا میرا خطبہ جو ٹی وی آ رہا تھا تو ایک غیر از جماعت دوست نے فون کیا اور ملنے کی خواہش کی اور ملاقات پر انہوں نے بتایا کہ خطبہ جمعہ سن کر ان میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ ہدایت کے سامان فرما دیتا ہے۔

اسی طرح بوزنیا سے ایک زیر تبلیغ نوجوان نے خواب کے ذریعے بیعت کی ہے اس نوجوان نے خود اپنی خواب بیان کی۔ کہتے ہیں مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک بڑے شہر میں چل رہا ہوں جہاں افراتفری مچی ہوئی ہے۔ وہاں مَیں نے بہت سے یہودی عیسائی اور مسلمان دیکھے جو حیران اور گند سے بھری ہوئی گلیوں میں ادھر ادھر پھر رہے ہیں جیسے گم گئے ہیں۔ اچانک میری نظر اپنے دائیں طرف پڑتی ہے تو میں ایک خوبصورت درخت دیکھتا ہوں جس کے نیچے لوگوں کا ایک چھوٹا سا گروہ بیٹھا ہوتا ہے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور پگڑیاں باندھی ہوئی ہیں۔ اس افراتفری کے دوران وہ مکمل سکون سے اور ایک حلقے کی صورت میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے چہروں پر مسکراہٹ ہے۔ مَیں خواب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ ضرور احمدی ہیں۔ مَیں ان کے پاس پہنچ جاتا ہوں اور ان میں شمولیت اختیار کر لیتا ہوں۔ اس کے بعد پھر انہوں نے بیعت کر لی۔

پھر ہمارے مبلغ فجی لکھتے ہیں کہ 16 سال کا ایک ہندو تھا اس کی مسلمان لڑکی سے شادی ہوئی تھی اور خود ہندو ہی تھا۔ ایک روز ہم اس کے گھر ملنے کے لئے گئے تو اس نے روتے ہوئے کہا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ اور ان کا لباس اور ٹوپی بالکل یہی تھی جو آپ نے پہن رکھی ہے اس پر اس نے بیعت کر لی۔

پھر ایک کرد مسلمان، قاسم دال صاحب جرمنی میں ہیں وہ اپنی جرمن بیوی اور تین بیٹیوں کے ساتھ جماعت کے تبلیغی سٹال پہ تشریف لائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر سے بات شروع ہوئی اور خوب غصّہ سے بولے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے بعد کون آ سکتا ہے۔ پندرہ منٹ کی بحث کے بعد آخر ہمارے سیکرٹری تبلیغ نے ان کا فون نمبر لے لیا، چلے گئے۔ اگلے دن انہوں نے کھانے پر بلایا۔ تبلیغی نشست ہوئی۔ انہوں نے کتابیں بھی دیں۔ دو دن کے بعد ان کا فون آیا کہ مَیں نے کتابیں نہیں پڑھیں اور مَیں نے وہ کتابیں جلا دی ہیں کیونکہ مجھے مولویوں نے یہی کہا ہے کہ ان کی کسی قسم کی چیز پڑھنی بھی نہیں ہے۔ خیر انہوں نے ان کو کہا کہ ٹھیک ہے، نہ مانیں۔ آپ جمعرات کو دوبارہ تشریف لائیں۔ دوستی تو ختم نہیں ہو سکتی۔ تو خیر اس دن وہ آئے اور اس دن روزہ رکھ کے آئے ہوئے تھے کہ احمدی کے گھر سے کھانا بھی نہیں کھانا۔ خیر باتیں کرتے رہے۔ باتیں لمبی ہوتی چلی گئیں اور روزہ کی افطاری کا وقت ہو گیا اور مجبوراً ان کو وہاں روزہ افطار کرنا پڑا۔ کھانا تو کھانا پڑ گیا۔ ہمارے سیکرٹری تبلیغ نے ان کو کہا کہ آپ مولوی کی باتیں چھوڑیں اور چالیس روز صاف دل ہو کے اللہ تعالیٰ کے حضور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سچائی کے بارے میں درد دل سے دعا کریں اور اس عرصہ میں کوئی تعصب نہ ہو۔ تو کہتے ہیں کہ تیسرے دن ان کا ٹیلیفون آیا اور اپنی کام کی جگہ سے آیا کہ تمہارے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی فوٹو ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے تو جواب دیا کہ مَیں ابھی کام چھوڑ کے آ رہا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا وجہ ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے غائبانہ آواز آئی ہے کہ ثبوت کیا مانگتے ہو ثبوت تو ہم تمہیں دکھا چکے ہیں اور ساتھ ہی ان کو وہ خواب یاد دلائی گئی جس میں انہوں نے مجھے اس حالت میں دیکھا تھا کہ کسی فوج کی کمان کر رہا ہوں اور فرشتے ساتھ ہیں۔ بہرحال اس کے بعد انہوں نے پھر بیعت کر لی۔

تو یہ چند واقعات ہیں جو مَیں نے بیان کئے ہیں، مختلف ملکوں کے بے شمار ایسے واقعات ہیں۔ کچھ تو جلسوں پر بیان کئے جاتے ہیں لیکن اتنا وقت نہیں ہوتا کہ سارے بیان کئے جا سکیں۔ میرا خیال تھا کہ قادیان کے جلسے پہ بیان کروں گا لیکن وہاں بھی نہیں ہو سکا۔ بہرحال چند ایک واقعات اتفاق سے اس مضمون کے ضمن میں آ گئے تو مَیں نے بیان کر دیئے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح ہدایت کے سامان فرماتا ہے اور اس طرح آج تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ دنیا کو ہدایت کا راستہ دکھاتا چلا جائے اور ہمیں بھی ہدایت پہ ہمیشہ قائم رکھے۔

آنحضرت ﷺ نے ہدایت پہ قائم رہنے کے لئے بھی بہت ساری دعائیں سکھائی ہیں۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول ﷺ نے فرمایا کہ تو کہہ کہ اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے سیدھے راستے پر رکھ اور ہدایت کے ساتھ اپنے سیدھے راستے کو بھی یاد رکھ اور سیدھا رکھنے سے مراد تیر کی طرح سیدھا ہونا ہے۔ (مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فی الادعیة حدیث نمبر 6911)

سیدھے راستے کی ہدایت کے بارے میں پہلے مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اقتباس میں بتا چکا ہوں کہ تین باتیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں کہ حقوق اللہ کی ادائیگی، حقوق العباد کی ادائیگی اور اپنے نفس کے حق کی ادائیگی لیکن ان سب کا بنیادی مقصد جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور خدا تعالیٰ


بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

**BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN**

**M/S ALLADIN BUILDERS**

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

**Contact : Khalid Ahmad Alladin**

**#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA**

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

کی طرف لے کے جانا ہے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا چاہئے۔

اسی طرح ایک حدیث میں آیا ہے۔ ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے ابُو اَحْوَص کو عبداللہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ مَیں تجھ سے ہدایت تقویٰ عفت پاکبازی و رغنیٰ مانگتا ہوں۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

پھر ایک دعا سکھائی۔ ابو مالک سے روایت ہے جو انہوں نے اپنے والد سے کی ہے کہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو رسول اللہ ﷺ ان الفاظ میں دعا سکھایا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِی کہ اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے رزق عطا کر۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء حدیث نمبر 6849)

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا جس کو اللہ ہدایت دیتا ہے پھر ہمیشہ اس میں اُسے بڑھاتا بھی ہے۔ یہ کہیں رکنے والی چیز نہیں ہے۔ ہدایت تو ہمیشہ آگے لے جاتی ہے۔ جوں جوں انسان ہدایت یافتہ ہوتا ہے اس کا مقام بڑھتا چلا جاتا ہے۔

اور یہ دعا اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں سکھائی ہے۔ اور اس کی پہلے بھی مَیں کئی دفعہ جماعت کو تحریک کر چکا ہوں۔ جوبلی کی دعاؤں میں بھی شامل تھی۔ اب بعض لوگ سوال پوچھتے ہیں کہ جوبلی کی جو دعائیں تھیں، اب سال ختم ہو گیا ہے تو کیا اب وہ دعائیں بند کر دیں؟ دعائیں تو پہلے سے بڑھ کر انسان کو کرنی چاہئیں۔ یہ دعائیں تو صرف ایک عادت ڈالنے کے لئے تھیں تا کہ آئندہ صدی میں مزید بڑھ کر دعاؤں کی توفیق ملے۔ اس لئے بند کرنے کا سوال نہیں۔ اب تو ہر احمدی کا کام اس سے بھی بڑھ کر دعائیں کرنے کا ہے۔

قرآن کریم کی جو دعا ہے وہ یہ ہے کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (آل عمران :9) کہ اے ہمارے خدا! ہمارے دلوں کو لغزش سے بچا اور بعد اس کے کہ جو تو نے ہدایت دی ہمیں پھسلنے سے محفوظ رکھ اور اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا کر کیونکہ ہر ایک رحمت تُو ہی بخشتا ہے۔ تو یہ دعا بھی کرنی چاہئے۔ اَور دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسول مقبول افضل الرسل محمد مصطفیٰ ﷺ اور تیرے کامل و مقدس کلام قرآن شریف پر ایمان لاویں اور اس کے حکموں پر چلیں تا کہ ان تمام برکتوں اور سعادتوں اور حقیقی خوشحالیوں سے متمتع ہو جاویں کہ جو سچے مسلمان کو دونوں جہانوں میں ملتی ہیں اور اس جاودانی نجات اور حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہو سکتی ہے بلکہ سچے راست باز اسی دنیا میں اس کو پاتے ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 25۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ صفحہ 573)

آنحضرت ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا خاص طور پر مَیں کہنا چاہتا ہوں جس طرح شروع میں مَیں نے ذکر بھی کیا تھا کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن۔ جب غزوہ احد کے وقت آنحضرت ﷺ کا دانت مبارک شہید ہوا، بلکہ دندان شہید ہوئے اور آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تو یہ صحابہ کرام کے لئے بڑی تکلیف دہ بات تھی۔ انہوں نے کہا کہ آپ ان لوگوں کے خلاف بددعا کریں۔ آپ نے فرمایا ” مجھے لعنت ملامت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ مَیں خدا کی طرف دعوت دینے والا باعث رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں“۔ پھر آپ ﷺ نے یوں دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن کہ اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ مجھے نہیں جانتے۔

(الشفاء لقاضی عیاض۔ جلد اول صفحہ 61۔ الباب الثانی فی تکمیل محاسنہ)

یہی دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی سکھائی گئی ہے اور آپ علیہ السلام کی جماعت کو بھی کرنی چاہئے۔

آج کل پاکستان کے جو حالات ہیں ان میں پاکستانیوں کو خاص طور پر یہ دعا کرنی چاہئے۔ یہ مخالفت میں تو بڑھے ہوئے ہیں لیکن اس وجہ سے یہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھی بھول چکے ہیں اور یقیناً بھولنا تھا۔ اسی وجہ سے مشکل میں بھی گرفتار ہوئے ہوئے ہیں۔ نہیں سمجھتے کہ کیا حالات ہو رہے ہیں؟ کیا ان کے ساتھ ہو رہا ہے اور کیا ان کے ساتھ آئندہ ہونے والا ہے اور جب تک یہ ہدایت کی طرف قدم نہیں بڑھائیں گے یہ حالات چلتے چلے جائیں گے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس ملک پر بھی اور اس قوم پر بھی رحم کرے۔ ان کے لئے روزانہ بڑے درد دل سے دعا کریں کہ احمدیوں کی مخالفت میں آج کل وہاں بڑھ چڑھ کر کوئی نہ کوئی کارروائی ہو رہی ہوتی ہے۔ گو زندگی کی اس ملک میں کوئی قیمت نہیں ہے۔ مگر احمدی کو صرف اس لئے قتل کیا جاتا ہے، مارا جاتا ہے، شہید کیا جاتا ہے کہ وہ اس زمانہ کے امام کو ماننے والا ہے۔ روزانہ کوئی نہ کوئی شہادت کی خبر آ رہی ہوتی ہے یا تکلیفوں سے گزرنے کی خبریں آ رہی ہوتی ہیں۔

دو دن پہلے ہی ہمارے ایک مربی صاحب یوم مصلح موعود کے جلسہ سے واپس آ رہے تھے اور بس کے انتظار میں کھڑے تھے کہ ایک دم دو موٹر سائیکل سوار آئے اور انہوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ بھگدڑ مچ گئی۔ لوگ تو دوڑ گئے۔ ان لوگوں میں کچھ خوف تھا۔ فائر کرنے والے خود بھی چلے گئے لیکن دوبارہ انہوں نے نشانہ لے کر مربی صاحب پہ فائرنگ کی۔ بہرحال اللہ نے فضل کیا ٹانگوں میں گولیاں لگی ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت دے اور اس قوم کو بھی عقل دے کہ جس طرف یہ لیڈر اب لے جا رہے ہیں اُن لیڈروں کو بھی سمجھ نہیں آ رہی۔ ایک تو خود ان کے اندر بددیانتی ہے دوسرے مولوی کے ہاتھ میں چڑھ کے مزید بددیانتی پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے اور ملک کو انہوں نے داؤ پر لگایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

اس وقت مَیں چند جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ان کے بارہ میں مختصر بتا دیتا ہوں۔ ایک تو مبشر احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب کراچی کا ہے۔ ان کی عمر 42 سال تھی اور 22 فروری کو ان کو بھی بعض نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ کچھ عرصہ سے آپ کو قتل کی دھمکیاں مل رہی تھیں اور جو اس علاقہ کا جو SHO ہے، پولیس انسپکٹر۔ اس نے کہا ہے کہ وہاں ایک مدرسہ تھا جہاں سے دو آدمی نکلے ہیں اور ان پہ فائرنگ کر دی۔ بہرحال جہاں یہ کام کرتے تھے جب رات دیر تک گھر نہیں آئے تو گھر والوں نے وہاں سے پتہ کیا تو اطلاع ملی کہ ان کو نامعلوم افراد نے شہید کر دیا ہے۔ بڑے مخلص اور نمازوں کے پابند اور دعوت الی اللہ کا جوش رکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ اہلیہ نے خود بیعت کی اور احمدیت میں شامل ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی حفاظت فرمائے اور خود ان کا کفیل ہو۔

دوسرا جنازہ ہمارے بہت بزرگ دوست احمدی بھائی منیر حامد صاحب کا ہے جو ایفرو امریکن تھے وہ 21 فروری کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 1957ء میں انہوں نے 15 سال کی عمر میں خود بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی اور نہایت مخلص وفا شعار فدائی احمدی تھے۔ ہمیشہ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ ان کو امریکہ کے پہلے نیشنل قائد خدام الاحمدیہ ہونے کا بھی اعزاز ملا ہے۔ 30 سال سے زیادہ عرصہ صدر جماعت فلاڈلفیا (Philadelphia) رہے۔ 1997ء سے وفات تک یہ جماعت امریکہ کے نائب امیر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ آپ کے والدین مسلمان نہیں تھے اور والد کو تو مذہب سے بھی دلچسپی نہیں تھی لیکن والدہ جو تھیں وہ نہ صرف چرچ جاتی تھیں بلکہ وہ ان کو چرچ کے مشنری کے طور پر کام کی ترغیب دلایا کرتی تھیں۔ 10 بہن بھائیوں میں سے صرف آپ کو مذہب سے لگاؤ تھا اور آپ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔ دیگر بہن بھائیوں نے اس وجہ سے پھر آپ کی مخالفت بھی کی۔ ایک دفعہ آپ کی والدہ بیمار ہو گئیں تو اس بیماری کے دوران بہن بھائیوں نے ان کا (منیر حامد صاحب کا) نام اس لئے بہن بھائیوں کی فہرست سے نکال دیا کہ یہ مسلمان ہیں اور مسلمان والا نام اگر فہرست میں آ گیا تو ان کو خفت اٹھانی پڑے گی۔ بہرحال چھوٹی عمر میں احمدیت قبول کی بلکہ جب یہ احمدیت قبول کرنا چاہتے تھے اس وقت جماعت نے یہ اصول رکھا ہوا تھا کہ والدین کے یا والد یا والدہ کے یا کسی بڑے کے بھی دستخط ہوں کہ اپنی مرضی سے، دوسرے مذہب، عقیدہ میں جا رہا ہوں۔ تو جب انہوں نے بیعت کا فارم فل (Fill) کیا اور تصدیق کے لئے والدہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے انکار کر دیا اور پھر ان کو سمجھایا کہ تم کس طرف جا رہے ہو۔ لیکن ان کی والدہ کا ہمیشہ خیال رہا کہ تم سب بچوں میں سے روحانی طور پر آگے ہو۔ یہ کہتے ہیں کہ مَیں ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ پڑھ کر احمدی ہوا تھا۔ صداقت واضح ہوئی اور پھر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ کہتے ہیں کہ ا


**2 Bed Rooms Flat**

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

**at Qadian Near Jalsa Gah**

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

س کا جواب جب آیا تو اس خط نے میری کایا ہی پلٹ دی۔ میرے ایمان میں بہت ترقی ہوئی۔ بڑے بے تکلف تھے۔ سادہ طبیعت تھی۔ انکسار تھا طبیعت میں۔ بڑے نیک انسان تھے۔ مجھے بھی کئی دفعہ ملے ہیں۔ عموماً خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ جماعتی جلسوں میں بڑے مؤثر انداز میں تقریر کیا کرتے تھے۔ رسول کریم ﷺ سے عشق تھا۔ آنحضرت ﷺ کے نام کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑے محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ خلفاء سے اور خلافت سے بڑا گہرا محبت وعقیدت کا تعلق تھا۔ یہ دو تین سال پہلے بنگلہ دیش کے جلسہ پہ جاتے ہوئے پہلی دفعہ یہاں لندن میں مجھے ملے ہیں اور جب جلسہ سے واپس آئے ہیں پھر دوبارہ ملاقات کی۔ اور کہتے تھے کہ بنگلہ دیش کا جلسہ اور آپ سے ملاقات کے بعد مَیں نئے سرے سے چارج ہو گیا ہوں۔ جب بھی مجھے ملتے بڑے جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔ گزشتہ سال جب جلسہ پر امریکہ گیا ہوں تو یہ اپنی بیماری کی وجہ سے جلسہ میں شامل نہیں ہوئے۔ مَیں سمجھا تھا کہ معمولی بیماری ہے لیکن بہر حال پتہ نہیں تھا اور میرا خیال ہے کہ گھر والوں کو بھی پتہ نہیں تھا کہ بیماری میں کتنی شدت ہے۔ اگر مجھے پتہ لگ جاتا تو کسی نہ کسی طرح وقت نکال کے جاکے ان کے گھر ملاقات کر آتا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان میں ایک بیوہ ہیں اور ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق دے کہ منیر حامد صاحب کی نیکیوں کو ہمیشہ جاری رکھیں۔ یہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت کی طرف خاص راہنمائی فرماتا ہے کہ 10 بچوں میں سے صرف ایک کو ہی ہدایت کی توفیق ملی۔

تیسرا جنازہ ہے مکرم محمود احمد صاحب درویش قادیان کا۔ 25؍فروری کو 84 سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بھی نہایت نیک، متقی، نمازوں کے پابند، صابر شاکر انسان تھے درویشان تقریباً سارے ہی صابر شاکر ہیں۔ نوجوانی میں شیخوپورہ سے قادیان ہجرت کر گئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور زندگی وقف کرنے کی توفیق پائی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر فوج میں بھرتی ہوئے اور پھر آپ کے حکم سے ہی فوج چھوڑی اور جماعت کی خدمت پر آ گئے۔ آپ نے ناظر بیت المال آمد و خرچ اور بعد میں نائب ناظم وقف جدید بیرون کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ان کی تین بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے نصیر احمد عارف صاحب کو نظارت امور عامہ قادیان میں اس وقت خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

پھر اگلا جنازہ سیدہ منیرہ یوسف صاحبہ کا ہے۔ یہ مکرم کمال یوسف صاحب کی اہلیہ ہیں۔ ان کو کینسر کی تکلیف تھی۔ ایک لمبی علالت کے بعد 25؍فروری کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ آپ حضرت سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔ کمال یوسف صاحب سیکنڈے نیوین ممالک میں مبلغ کے طور پر بڑا کام کرتے رہے ہیں، یہ ان کے ساتھ رہی ہیں۔ مہمان نواز تھیں۔ مشن ہاؤس وغیرہ کا خیال رکھتی رہیں اور جماعت سے بڑا تعلق، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کے ساتھ بڑا تعلق تھا اور ان کے لئے غیرت رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ ان کے خاوند کمال یوسف صاحب اللہ کے فضل سے حیات ہیں۔

پھر امۃ الحیٔ صاحبہ ہیں جو بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ربوہ کی اہلیہ اور اسی طرح بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ہیں۔ ان کی بھی اہلیہ کے چند دنوں کے بعد وفات ہوگئی۔ یہ دونوں ہمارے مربی اور اس وقت PS لندن میں کام کرنے والے ہمارے کارکن ظہور احمد صاحب کے والد اور والدہ ہیں۔ ان کی والدہ 27؍جنوری کو فوت ہوئی تھیں اور والد 25 فروری کو فوت ہوئے۔ دونوں بڑے نیک اور دعا گو بزرگ تھے اور اللہ کے فضل سے ان ابتدائی لوگوں میں شامل تھے جو ربوہ میں آ کے آباد ہوئے اور جنہوں نے یہاں اپنا کاروبار وغیرہ کیا۔ ان کے پیچھے ان کی ایک بیٹی اور پانچ بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درجات بلند فرمائے اور ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ نمازوں کے بعد اب ان کی نماز جنازہ بھی ہوگی۔


شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان


# مسرور نامہ

(حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مکتوبِ بارق)

| | | |
|---|---|---|
| ح | حق آگاہ حق نما | مسرور نامہ |
| ض | ضوافشاں باضیاء | مسرور نامہ |
| ر | رجائی سلسلہ | مسرور نامہ |
| ت | تمکّن سے لکھا | مسرور نامہ |
| م | ملا شکرِ خدا | مسرور نامہ |
| ر | رقم اللہ کا | مسرور نامہ |
| ز | زہے قسمت کھلے حرفوں کے | ہیں پھول |
| ا | اِلٰہی واسطہ | مسرور نامہ |
| م | محمد مصطفیٰؐ کا | نور چمکا |
| س | سلامت سلسلہ | مسرور نامہ |
| ر | رہِ حق آشنا | اور منزل آگاہ |
| و | وقیع خطِ میرزا | مسرور نامہ |
| ر | رشادت کا | صداقت کا نمونہ |
| ا | ارادت کا بہا | مسرور نامہ |
| ح | حکم ہو کر | مسیح موعودؑ آئے |
| م | مدلّل عدل زا | مسرور نامہ |
| د | دُعاؤں کا | یہ گلدستہ دلآویز |
| ص | صلاؤں میں چھپا | مسرور نامہ |
| ا | اجابت کی مہک سے | ہے معطّر |
| ح | حلاوت سے بھرا | مسرور نامہ |
| ب | بہارِ عنبر آمد | دیکھ لینا |
| خ | خلافت سے جُڑا | مسرور نامہ |
| ل | لِوائے احمدیت | لہکا لہکا |
| ی | یہی کچھ پڑھ لیا | مسرور نامہ |
| ف | فراوانی حقیقی | شوق کی ہے |
| ت | تقرُّب دے گیا | مسرور نامہ |
| ا | اطاعت کا سبق | قرآں نمائی |
| ل | لوائح سے بنا | مسرور نامہ |
| م | مُصدِّق ہے مُصدَّق | ہے مُصرَّح |
| س | سراسر مُنتہٰے | مسرور نامہ |
| ی | یکا یک ہاتھ آیا | جیسے سورج |
| ح | حمدللہ چھپا | مسرور نامہ |
| ا | انامل ہو گئیں | خامہ بدست اب |
| ل | لکھا کرنوں سے کیا | مسرور نامہ |
| خ | خلوص وشفقت و | اخلاق آمیز |
| ا | امامت آستا | مسرور نامہ |
| م | مبارک ہو مبارک | ہو مبارک |
| س | سروشِ غیب سا | مسرور نامہ |
| ا | اقامت کے لئے | آواز آئی |

| | | |
|---|---|---|
| ی | یہاں پہنچی صدا | مسرور نامہ |
| ی | یقیں محکم عمل پیہم | نمایاں |
| د | دِل آرا دِل کُشا | مسرور نامہ |
| ہ | ہے اِک تحفہ | حقیقت جاننے کا |
| ا | اشارہ آ گیا | مسرور نامہ |
| ل | لبوں نے جھوم کر | بوسے لئے ہیں |
| ل | لکھا ہے آ چکا | مسرور نامہ |
| ا | اثر دیکھو، لگا ہے | دل مچلنے |
| ہ | ہدایت سے بھرا | مسرور نامہ |
| ت | تقاضا ہے یہی | انسانیت کا |
| ع | عقیدت بے بہا | مسرور نامہ |
| ا | اسا وَل اِک حسیں | پیغام لے کر |
| ل | لبالب جام یا | مسرور نامہ |
| ی | یدُ اللہ فوق اَیدِیھم سے | ممسوح |
| ا | اطاعت کا صلا | مسرور نامہ |
| ب | بحمد اللہ کہ نُصرت | آ گئی ہے |
| ن | نُصیری نے پیا | مسرور نامہ |
| ص | صداقت کے نشاں تو | ان گنت ہیں |
| ر | رفاقت سے دُھلا | مسرور نامہ |
| ہ | ہلالی وضع کا | شفّاف شافی |
| ا | اضافہ چاند کا | مسرور نامہ |
| ل | لِقاءِ ربّ سے مُتساوی | نہ ہو کیوں |
| ع | عہد اپنا لیا | مسرور نامہ |
| ز | زرائن گفتہء | تقویٰ طہارت |
| ی | یدِ بیضا ملا | مسرور نامہ |
| ز | زُباں تو آبِ کوثر سے | دھلی ہے |
| ک | کتابت باوضع | مسرور نامہ |
| ا | اِنابت کے لئے | اِک اور نسخہ |
| م | مُکرّر پڑھ لیا | مسرور نامہ |
| ک | کتابی چہرہ میرے | سامنے ہے |
| ت | تفحّص آزما | مسرور نامہ |
| و | وظیفہ کیا ہی | ناظرؔ کو ملا ہے |
| ب | بسالائے خدا | مسرور نامہ |
| ب | بھلا سمجھا | ''پیامِ احمدی'' کو |
| ا | اُسی دم لکھ دیا | مسرور نامہ |
| ر | رکھا ترتیب سے | ہر حرفِ اوّل |
| ق | قلم نے لکھ دیا | مسرور نامہ |

(غلام نبی ناظرؔ یاری پورہ کشمیر)

☆☆☆☆☆☆

# نظام خلافت اور نظام وصیت

(محمد عمر -ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

قرآن مجید میں ایک سے زائد مقامات میں خرید وفروخت کا ذکر آتا ہے۔خریدنے والا خدا تعالیٰ خود ہے اور بیچنے والے مومنین ہیں۔جیسا کہ فرمایا:

اِنّ اللّٰہ اشْتَرٰی من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنّۃ۔ (التوبہ:۱۱۱)

یعنی یقیناً خدا تعالیٰ اپنے مومنوں سے سودا کیا ہے کہ اُن کی جان اور مال کے بدلے انہیں جنت دیگا۔ اس آیت کے اخیر میں فرمایا فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ھوالفوزالعظیم ۔یعنی پس تم اس خرید وفروخت پرخوش ہوجاؤ۔یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

قرآن مجید میں سورہ الصّف میں جس میں اسمعہ احمد کا ذکر ہے اور اس طرح ساری سورہ میں مسیح موعود اور کے زمانہ کی علامات کا ذکر ہے۔خاص کر آپ کے زمانہ میں تجارت کو بہت فروغ دیا جائے گا اور تجارتوں پر ہی حکومتوں کا نظام چلتا ہے۔جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

یاایھا الذین اٰمنوا ھل ادلّکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم

کہ اے ایمان والو۔کیامَیں تم کو ایک ایسی تجارت کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچائے گی یعنی اقتصادی بحران کے نتیجہ میں جو دردناک عذاب سے دنیا کو دو چار ہونا پڑے گا اس سے نجات ملے گی۔اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ اس تجارت کے نتیجہ میں ہونے والے فوائد کا ذکر فرماتا ہے۔یعنی:

۱-یدخلکم من عذاب الیم۔یہ تجارت تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے گی۔

۲-ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔اس میں تمہارے لئے خیر ہی خیر ہوگی اگر تم سمجھتے ہو۔

۳-یغفرلکم ذنوبکم۔تمہارے گناہ معاف فرمائے گا۔

۴-ویدخل کم جنت تجری من تحتھاالانھار ۔تمہیں ایسی جنت میں داخل فرمائے گا۔جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

۵-ومساکن طیّبۃً۔اس میں پاکیزہ رہائش گاہیں ہوں گی۔

۶-فی جنّت عدنٍ۔اس میں مستقل باغات ہوں گے۔

۷-ذلک الفوز العظیم۔یہ بہت عظیم کامیابی ہوگی۔

۸-واُخریٰ تحبّونھا۔اس کے سواتم جو چاہو مل جائیں گے۔

۹-نصر من اللہ۔خدا کی طرف سے مدد ملے گی۔

۱۰-وفتح قریب۔اور قریب کی فتح ہوگی۔

وہ تجارت یہ ہے تؤمنون باللہ ورسولہ و تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم کہ تم خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خدا کے راستے میں اپنے اموال اور نفس کے ذریعہ مجاہدہ کرو۔

اس زمانہ میں اس خرید وفروخت یعنی تجارت اور مجاہدہ کا نظام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ عمل میں لایا گیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض وغایت الہام الٰہی میں یحی الدین و یقیم الشریعہ بیان کی گئی ہے۔یعنی آپ کے ذریعہ دین اسلام کا ازسرنو احیاء ہوگا اور شریعت محمدی کا ازسرنو قیام عمل میں لایا جائے گا۔

اس عظیم مقصد کے لئے آپ نے ایک روحانی جماعت قائم فرمائی۔ساتھ ہی حضور اقدس علیہ السلام نے اسلامی تعلیمات کو دنیا میں جاری اور راسخ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان نظام بھی قائم فرمایا۔آپ نے ۱۹۰۵ء میں ایک رسالہ الوصیت کے نام سے شائع فرمایا اس میں دو خوشخبریوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱-اپنی وفات کے بعد قائم ہونے والی قدرت ثانیہ یعنی خلافت کا ذکر فرمایا۔

۲-اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآنی اور غریب پروری کے لئے ایک عظیم الشان روحانی نظام کا ذکر فرمایا۔

یہ دونوں نظام یعنی نظام خلافت اور نظام وصیت جماعت احمدیہ کی جامع اور اس کے بنیادی ستون ہیں اور یہ دونوں نظام باہم مربوط ہیں یعنی اگر نظام خلافت قائم ہے تو اس کے نتیجہ میں نظام وصیت قائم رہے گا۔

اس بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے کہ ایک تو یہ کہ آپ کی وفات کے بعد نظام خلافت کا اجراء اور دوسرے اپنی وفات پر آپ کو یہ فکر پیدا ہونا کہ ایسا نظام جاری کیا جائے جس سے افراد جماعت میں تقویٰ بھی پیدا ہو اور اس میں ترقی بھی ہو اور دوسرے مالی قربانی کا بھی ایسا نظام جاری ہو جائے جس سے کھرے اور کھوٹے میں تمیز ہو جائے۔جماعت کی مالی ضروریات بھی باحسن پوری ہوسکیں۔اس کے لئے وصیت کا نظام جاری فرمایا تھا تو اس لحاظ سے میرے نزدیک جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔نظام خلافت اور نظام وصیت کا بڑا گہرا تعلق ہے اور ضروری نہیں کہ ضروریات کے تحت پہلے خلفاء جس طرح تحریکات کرتے رہے ہیں آئندہ بھی اُسی طرح مالی تحریکات ہوتی رہیں۔ بلکہ اب نظام وصیت کو اتنا فعال ہونا چاہئے کہ سو سال کے بعد تقویٰ کے معیار بجائے گرنے کے نہ صرف قائم رہے بلکہ بڑھے اور اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں ۔ اللہ کے شکر گذار بندے پیدا ہوتے رہیں۔ جب اس طرح کے معیار قائم ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ خلافت حقہ بھی قائم رہے گی اور جماعت کی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں گی۔کیونکہ متقیوں کی جماعت کے ساتھ ہی خلافت کا ایک بہت بڑا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کوں اس کی توفیق دے اور ہمیشہ خلافت کی نعمت کا شکر ادا کرنے والے پیدا ہوتے رہیں اور کوئی احمدیت بھی ناشکری کرنے والا نہ ہو۔ کبھی دنیاداری میں اتنے محو ہو جائیں کہ دین کو بھلا دیں۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن مورخہ ۲۰راگست ۲۰۰۴ء)

خلافت کا وعدہ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجا لانے والوں کے ساتھ ہے ایسے ایمان والوں اور نیک اعمال بجالانے والوں کو پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ نظام وصیت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِس نظام کے ذریعہ ایک روحانی انقلاب پیدا کرنا چاہتے ہیں۔جیسا کہ آپؑ نے فرمایا:

ایک دفعہ کشفی رنگ میں میں نے دیکھا کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا پھر میں نے کہا کہ آؤ کہ اب انسان کو پیدا کریں۔اس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا کہ گویا آسماں اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے۔(چشمہ مسیحی)

انسان اُس مخلوق کو کہتے ہیں جس کے اندر دو قسم کے اُنس پائے جاتے ہوں۔ایک عشق الٰہی اور دوسرا شفقت علی خلق اللہ۔یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد بجا لانے والی مخلوق۔ یہاں نئے آسمان اور نئی زمین سے مراد خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق اور خدا کے بندوں کے ساتھ پیار ومحبت کا سلوک کرنے والے صحیح انسان کی پیدائش ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

’’سو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنادے وہ کیا ہے نیا آسمان اور کیا ہے نئی زمین؟ نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا اُن سے ظاہر ہوا۔اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس بندے کے ہاتھ سے اُسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں۔‘‘ (کشتی نوح صفحہ ۱۰-۱۱)

نیز فرماتے ہیں:

’’نئی زمین ہوگی نیا آسمان ہوگا۔وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یوروپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام- اور سب حربے ٹوٹ جائینگے مگر اسلام کا آسمانی حربہ نہ وہ ٹوٹے گا اور نہ کُند ہوگا۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی....لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے۔ بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے۔تب یہ باتیں جو مَیں کہتا ہوں سمجھ میں آئینگی۔‘‘ (تبلیغ رسالت صفحہ ۸)

گویا کہ ایک عظیم الشان روحانی انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جب ایسے متقین کثرت سے پیدا ہوں گے جو ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بجالانے والے ہوں گے تو اس کے نتیجہ میں خلافت کا وعدہ اُن میں پورا ہوگا۔اسی عظیم مقصد کے لئے ہی نظام وصیت کا قیام ہوا ہے۔

اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک خواہش اور ایک تحریک کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔آپ فرماتے ہیں:

’’پس میں اپنی خواہش کا اظہار بھی ایک موقعہ پر کر چکا ہوں کہ ۲۰۰۸ء میں جب خلافت احمدیہ کو قائم ہوئے انشاء اللہ سو سال پورے ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہند ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصدی ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اِس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور یہ افراد جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت احمدیہ کی طرف سے سو سال پورے ہونے پر شکرانہ کے طور پر خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔‘‘

ایک بات یاد رہے کہ خلیفہ وقت کی ہر تحریک الٰہی تحریک ہوتی ہے۔جب ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ کو خدا تعالیٰ ہی مقرر فرماتا ہے تو لازمًا خلیفہ کی ہر ندا خدائی ندا ہوتی ہے۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی تحریک جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کے دل میں ڈالتا ہے تو اس کے متعلق آپ کو پوری طرح مطمئن ہونا چاہئے کہ ضرور کوئی الٰہی اشارے ایسے ہیں جو مستقبل کی خوش آئند باتوں کا پتہ دے رہے ہیں اور وہ تحریک جو بظاہر معمولی سی آواز سے اُٹھتی نظر آتی ہے ایک عظیم الشان عمارت میں تعمیر ہو جاتی ہے۔جس تحریک میں آپ اس لئے حصہ لینگے

کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ مسیح موعود کے خلیفہ کی تحریک ہے۔اس میں عظیم الشان برکتیں پڑیں گی جو آپ کے تصور سے بھی بالا ہوں گی۔"

(ماہنامہ خالد ربوہ جون ۱۹۸۶ء)

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہم پر عظیم الشان احسان ہے کہ نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کے لئے اسی دنیا میں جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔یہ دنیا جائے فانی ہے۔جس کی کوئی حقیقت نہیں۔اس بارے میں خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ بیان فرمایا ہے کہ

وما الحیٰوۃ الدنیا الا لعب ولهو ولَلدّارُ الآخرۃُ خیر للذین یتقون افلا تعقلون (سورۃ الانعام:۳۳) یعنی دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور یقیناً آخرت کا گھر اُن لوگوں کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔پس کیا تم عقل نہیں رکھتے؟

ایک اور جگہ فرمایا:

وما هٰذا الحیاۃ الدنیا الا لهو ولعب وان الدارَ الاخرۃَ لهی الحیوانُ لو کانوا یعلمون۔(العنکبوت:۶۵)

یعنی یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشہ کے علاوہ کچھ نہیں۔اور یقیناً آخرت کا گھر ہی دراصل حقیقی زندگی ہے۔کاش کہ وہ جانتے۔

حقیقت بھی یہی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

ایک انسان جتنا بھی مالدار اور صاحب ثروت کیوں نہ ہو اس دنیا سے کوچ کرتے وقت کوئی دنیاوی چیز اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔جیسا کہ کسی شاعر نے کہا:

جائیں گے جب یہاں سے کوئی نہ ساتھ ہوگا
دو گز کفن کا ٹکڑا تیرا لباس ہوگا

کوئی مالدار یہ نہیں کہتا کہ میرے مرنے کے بعد میری قبر کو Air Condition بنایا جائے اور کوئی مالدار جس کا کروڑوں Bank Balance ہو یہ نہیں کہتا کہ میری قبر میں کفن کے اندر اتنے ہزار یا لاکھ پاؤنڈ یا ڈالر یا روپے رکھے جائیں تا کہ وہاں (آخرت میں) کام آئیں۔دراصل اُس کے ساتھ جانے والے صرف اُس کے اعمال ہی ہوتے ہیں اور اُس کے ساتھ جانے والے وہ مال دولت ہے جو اس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اس دنیا میں خرچ کئے ہیں۔

قارئین کرام جانتے ہیں کہ ایک مغل بادشاہ شاہ جہاں نے لال قلعہ میں ایک دیوان خاص تعمیر کر کے سارے دنیا کو دعوت دی تھی کہ

گر فردوس بروئے زمین است
ہمیں است وہمیں است وہمیں است

یعنی اگر تم جنت دیکھنا چاہتے ہو تو آؤ وہ یہیں پر ہے (دیوان خاص میں) ہے۔

لیکن اس مغلیہ سلطنت کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر نے کتنی کس مپرسی کی حالت میں یہ کہا کہ

عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں
کتنا ہے بدنصیب ظفر دفن کے لئے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

یہی دنیا کی حقیقت ہے کہ ایک بادشاہ اپنے گھر کو جنت نما بنا کر ساری دنیا کو دعوت دیتا ہے اور اُسی سلطنت کے آخری تاجدار ملک بدر ہونے کی حالت میں نہایت حسرت سے کہتا ہے کہ میں کتنا بدنصیب ہوں کہ مرنے کے بعد میرے وطن میں میری تدفین کے لئے دو گز زمین بھی میسر نہیں۔

ہم احمدی کتنے خوش نصیب ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اسی دنیا میں جنت کی خوشخبری دی ہے۔بشرطیکہ ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم فرمودہ نظام وصیت کے ساتھ منسلک ہو جائیں۔

بعض احباب کو وصیت کرنے میں اس لئے تامّل اور انقباض ہوتا ہے کہ وصیت کی شرائط بہت سخت ہیں ہم ان شرائط کے مطابق زندگی نہیں گذار سکتے۔حالانکہ وصیت کی شرائط شرائط بیعت ہی کی تجدید ہیں۔اصل میں وصیت کرنے میں تامّل کرنے والے اس الٰہی نظام میں شمولیت کے بارے میں سنجیدگی سے توجہ نہیں کرتے ہیں۔بعض احباب کسر نفسی سے کہتے ہیں کہ ہم تقویٰ کے اُس بلند معیار پر اُتر نہیں سکتے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام توقع رکھتے ہیں۔

اس بارے میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔جب اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں (بہشتی مقبرہ میں۔ناقل) متقی کو دفن کرے گا تو جو شخص وصیت کرتا ہے اُسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔"(الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء)

گویا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ہم احمدیوں کو یہ عظیم الشان خوشخبری دی ہے کہ وصیت کرنے والوں کو خدا تعالیٰ خود متقی بنا دیتا ہے تا کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق بہشتی مقبرہ میں جگہ دے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنی معرکۃ الآراء تصنیف نظام نو میں فرماتے ہیں:

"اگر ساری دنیا احمدی ہو جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ساری دنیا سے یہ مطالبہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ تمہارے ایمانوں کی آزمائش کرنا چاہتا ہے۔اگر تم سچے مومن ہو اگر تم جنّت کے طلبگار ہو اگر تم خدا تعالیٰ کی رضا اور اُس کی خوشنودگی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنی جائیدادوں کا دسواں سے تیسرا حصہ اسلام اور مصالح اسلام کی اشاعت کے لئے دیدو۔اِس طرح ساری دنیا کی جائیدادیں قومی فنڈ میں آجائیں گی اور بغیر کسی قسم کے جبر اور لڑائی کے اسلامی مرکز صرف ایک نسل میں تمام دنیا کی جائیدادوں کے دسویں سے تیسرے حصہ کا مالک بن جائے گا اور اس قومی فنڈ سے تمام غرباء کی خبر گیری کی جا سکے گی....چند نسلوں میں اپنی خوشی سے ساری دنیا اپنی جائیدادیں قومی کاموں کیلئے دے دیگی اور اُس کی انفرادیت بھی تباہ نہ ہوگی۔عائلی نظام بھی تباہ نہ ہوگا اور پھر لوگ اپنے لئے اور اپنی اولادوں کے لئے اور دولت پیدا کریں گے اور پھر اپنی خوشی سے اُس کا دسویں سے تیسرا حصہ قومی ضروریات کے لئے دیدینگے پھر یہ نیا مال چند نسلوں میں قومی فنڈ میں منتقل ہو جائے گا اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔"

پھر آپؓ فرماتے ہیں:

"جس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت لکھی اور اُس کا مسوّدہ باہر بھیجا تو خواجہ کمال الدین صاحب اُس کو پڑھنے لگ گئے جب وہ پڑھتے پڑھتے اس مقام پر پہنچے تو وہ بے خود ہو گئے اُن کی نگاہ نے اس کے حُسن کو ایک حد تک سمجھا وہ پڑھتے جاتے اور اپنی رانوں پر ہاتھ مار مار کر کہتے جاتے

واہ اوئے مرزیا احمدیت دیاں جڑاں لگا دیتیاں ایں۔یعنی واہ واہ مرزا تو نے احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دیا ہے۔خواجہ صاحب کی نظر نے بے شک اس کے حسن کو ایک حد تک سمجھا۔درحقیقت اگر وہ وصیت کو غور سے پڑھا جائے تو یوں کہنا پڑتا واہ واہ مرزا تو نے اسلام کی جڑیں مضبوط کر دیں۔واہ مرزا تو نے انسانیت کی جڑیں ہمیشہ کے لئے مضبوط کر دیں۔"

آپؓ مزید فرماتے ہیں:

"اے دوستو! دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جاتا ہے۔تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اُس سے نہیں ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔انشاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کا باپ ہوگی۔عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ ایک بھائی دوسرے بھائی کی مدد اس کے ذریعہ سے کرے گا اور اُس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔نہ امیر گھاٹے میں رہے گا اور نہ غریب۔نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اُس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔"(نظام نو)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ دنیا میں جماعت کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"دنیا میں انقلاب ہم ہی نے برپا کرنا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ایک ادنیٰ اور ذرّہ کا بھی شک نہیں۔میرا دل لبالب اس یقین سے بھرا ہے۔سر سے پاؤں تک مَیں اس ایمان پر قائم ہوں۔آج دنیا میں اگر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عاجز جماعت نے پیدا کرنی ہے.....آپ وہ ہیں جو اُس United Nations کو جنم دیں گے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی United Nations ہوگی۔جو تمام کائنات پر چھا جائیگی۔ہر دل کو باندھ لے گی۔ہر وجود کو ایک کر دیگی،ساری قومیں اس چشمہ سے پانی پئیں گی۔خدا کرے کہ جلد از جلد وہ دن آئیں۔"

(یہ اقتباس جلسہ سالانہ ۲۰۰۲ء میں دوبارہ سنایا گیا)

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک پیغام میں سے ایک حصہ پیش کیا جاتا ہے۔آپ فرماتے ہیں:

"پس رسالہ الوصیت میں نظام خلافت کی پیشگوئی فرمانا یہ ثابت کرتا ہے کہ ان دونوں نظاموں کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور جس طرح نظام وصیت میں شامل ہو کر انسان تقویٰ کے اعلیٰ معیار اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے اسی طرح خلافت احمدیہ کی اطاعت کا جُوا گردن پر رکھنے سے اُس کی روحانی زندگی کی بقاء ممکن ہے.....پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں نظاموں سے وابستہ رکھے۔جو ابھی تک نظام وصیت میں شامل نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ اُن کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس میں حصہ لے کر دینی و دنیاوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور اللہ کرے کہ ہر احمدی ہمیشہ نظام سے اخلاص اور وفا کا تعلق قائم رکھے اور خلافت کی بقا کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔اور اپنی تمام ترقیات کے لئے خلافت کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھے۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور اُن کو پورا کرنے کی توفیق دے اور سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے ہم سب کا انجام بالخیر فرمائے۔آمین

(الفضل انٹرنیشنل لندن مورخہ ۱۱ اگست ۲۰۰۵ء)

☆☆☆☆☆


JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

# خلافت حقہ اسلامیہ اور مسلمان

(خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان)

اسلام دین فطرت ہے اور فطرت صحیحہ ایک ہی ہے جو بغیر کسی تغیر و تبدیلی اور خرابی کے ایک ہی طریق و منوال پر چلی آ رہی ہے۔ اسلام کے بانی محمد ﷺ سرتاج انبیا رحمۃ للعالمین اس دین فطرت کے حامل ہیں اور بین الاقوامی شخصیت سب کے لئے قبول کرنے استقبال کرنے اپنانے کے لئے نہایت موزوں شخصیت اور جگت کے رہبر ہیں۔

خداوند کریم نے خاتم النبیین اولین و آخرین پر کامل عالمگیر ضابطہ حیات قانون شریعت بذریعہ وحی متلو نازل فرمایا جو نہایت فصیح و بلیغ، معانی خیز، قیامت تک کے ہر دور کے تمام انسانوں کی تمام روحانی ضروریات پوری کرنے کا متکفل ہے۔ (فرسنگ دساتیر ص ۱۸۸ آیت ۶۰ مطبوعہ ممبئی)

## قیام خلافت

خداوند کریم نے اپنے قانون شریعت قرآن کریم میں مسلمان قوم کے باوقار باعزت زندگی گذارنے کے لئے نظام خلافت جاری فرمایا ہے جو حقیقی جمہوریت کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے وہ نظام خلافت ضروری شرائط کے ساتھ مشروط ہے جن میں ایمان اور اعمال صالحہ کو اولیت حاصل ہے

رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ ﷺ کے صعود کے بعد دور اولیٰ کے خدانما اور مخلوق خدا کے مخلص خدمت گذار صحابہ کرام میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ یعنی حقیقی جمہوریت کا قیام عمل میں آیا اس باخدا مسلم قوم نے روح اسلام کو سمجھا کہ مسلم قوم کے اتحاد، اتفاق، بقا، مفاد، قومی یکجہتی، قومی اجتماعیت، قومی طمانیت ملی شیرازہ بندی اور قومی عالمگیر بھائی چارے کا واحد ذریعہ صرف خلافت ہی ہے انہوں نے بذریعہ انتخاب سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اعظم کو خلیفہ چن لیا سو حضرت ابوبکر سورہ نور آیت ۵۶ کے پہلے مظہر تھے۔

ا۔ پوری امت بیضا ایک فرقہ ایک عقیدہ پر قائم تھی

۲۔ خیر امت کا ایک امام ایک قرآن ایک کعبہ ایک ہی اللہ معبود واحد تھا

۳۔ امت واحدہ کا ایک ہی نظام بیت المال ایک ہی نظام قضا ایک ہی واجب الاحترام خلیفہ و امام تھا اور ایک ہی نظام عدلیہ تھا

خلافت حقہ اسلامیہ کی برکت سے اسلام کا جاری کردہ پیغام امن و شانتی مساوات رواداری خدمت خلق حقوق و فرائض حاکم و محکوم و معاشرہ اس سرعت سے پھیلتا چلا گیا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا کے بیشتر حصوں پر ابر رحمت بن کر چھا گیا۔ پورے عرب ایران افغانستان ترکی مالدیپا و ایشیا، یونان بلقان نے نور اسلام کو اپنا لیا دریائے ڈینیوب (قلب یورپ تک) کے علاقوں نے مساوات اور توحید کے امن دہندہ مذہب کو قبول کر لیا ہندوستان جاپان انڈونیشیا ملیشیا وینیشپا جاوا سماٹرا بورینیو مالی روس کے بیشتر علاقے اور چین کے اکثر حصے اسلامی نور سے چمک اٹھے اس طرح اس وقت کی معمورہ دنیا کے تین چوتھائی حصہ پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا اور اس طرح صدیوں تک دنیا امن و شانتی کا گہوارہ بنی رہی۔

## دور ادبار

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

اسلام پر پہلی تین صدیاں نہایت شوکت کے ساتھ خلافت کے روشن سنہرے انتظام میں بخیر و خوبی گذر گئیں بعدہ خلافت حقہ اسلامیہ ملوکیت شہنشاہیت اور پھر طوائف الملوکی کا شکار ہو گئی قوم و حکومتیں ملاں جی کے زیر اثر آ گئے

اس دور منحوس میں مسلمانوں نے خدا اور قرآن کو بھلا دیا تو خدا نے بھی مسلم قوم کو بھلا دیا آنحضرت محمد ﷺ کی روحانی آنکھ نے جو دیکھا تھا وہ ظہور میں آ گیا مسلمان قوم کی ساری شان و شوکت عزت حشمت جاہ و جلال جبروت و دبدبہ سلطانی شہنشاہیت جہانبانی و جہاں گیری سب کچھ نابود ہو گیا۔ مسلمان سیاسی تمدنی علمی معاشی ہر میدان میں تحت الثریٰ میں گرتے چلے گئے ملاں جی کے بنائے ہوئے خدائے بخشندہ و برتر امیر المومنین امیر المسلمین خلیفۃ المومنین اور ظل سبحانی غیر مسلموں کے باجگذار، فرمانبردار، غلامانہ ذہنیت کے کردار بن کر رہ گئے۔ دنیا کے قریبًا سارے اسلامی ممالک یکے بعد دیگرے مسلم شاہان کے ہاتھوں سے نکل گئے اور بعض مسلم علاقے غیر مسلم آقاؤں کی کالونیاں بن گئے ملاحظہ ہو تاریخ ہند و یورپ مصنفہ پنڈت ایشور پرشاد پی ایچ ڈی الہ بادیوپی

ملت بیضاء نقیہ کے ناخلف جانشین ایک قوم نہ رہ کر پہلے بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور ہوتے ہوتے آج ان فرقہ درفرقہ بٹے ہوئے نام نہاد مسلمانوں کے فرقوں کی تعداد ہزاروں سے زیادہ ہے جو ایک دوسرے کے دشمن خون کے پیاسے اور دلی بدخواہ ہیں

واعظ ما چشم پر بتخانہ دوخت ، مفتیء دین متیں فتویٰ فروش (اسرار خودی ص ۷۹ از علامہ اقبال)

یعنی بت خانہ کی داسی دوشزگان پر ہمارے مسلمان واعظین نے نظریں جما رکھی ہیں اور دین متین اسلام کے مفتی نے کفر کے فتوے فروخت کرنے کا دھندا اپنا رکھا ہے ان ملاؤں کے فتویٰ کے مطابق دنیا بھر میں ایک بھی حقیقی مومن مسلمان نہیں بلکہ سبھی مسلمان زندیق کافر دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہیں۔

افسوس خلافت حقہ اسلامیہ کا سرسبز ثمر دار چمن ایسا اجڑا کہ

جل کر ہوئی خاکستر وہ خاک باغ یکسر
پھر نہ بہار آئی اجڑے ہوئے چمن میں

## دور حاضرہ اور مسلمانوں کا تشخص

بیسویں صدی عیسوی کے دور انحطاط میں مایوس، بے سکت، پژمردہ، منتشر، متشقق، مسلمانوں میں اپنے پرشوکت درخشاں اور پرجلال دور خلافت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے وقتًا فوقتًا ولولے انگڑائیاں لینے لگے اس مقصد عظیم کے لئے انسانی تدابیر پر مبنی کوششیں بھی شروع کی جاتی رہیں حالاں کہ خلافت نبوت کا تتمہ ہے اور نبوت کی سچی اتباع کا نتیجہ:

☆......چودھویں صدی کے مسلمانوں کا تشخص مسلمانان اولیٰ کے تشخص سے بالکل میل نہیں کھاتا قرون اولیٰ کے مسلمان صحابہ وہ روشن ستارے تھے جو ’’پورواشاڈا‘‘ اور ’’اتراشاڈا‘‘ بن کر دنیا کے شرق و غرب کے لوگوں کو راہ حق دکھاتے رہے

(اتھروویدباب ۲۰ فصل ۷ ۱۲ آیت ۳)

لیکن چودھویں صدی کے مسلمان بقول علامہ اقبال

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

(جواب شکوہ بانگ درا ص ۲۴۶)

☆......ایسا ہی بیسویں صدی کے بغیر اعلانیہ مجدد سمجھے جانے والے مولوی مودودی جی نے مسلمانوں کے تشخص کی ایک تصویر بنائی ہے کہ ’’بازاروں میں جائیے مسلمان رنڈیاں (کنچنیاں) کوٹھوں (چکلوں) پر......مسلمان زانی گشت لگاتے ملیں گے جیل خانوں میں...... مسلمان چوروں، مسلمان ڈاکوؤں، مسلمان بدمعاشوں سے آپ کا تعارف ہوگا ......دفتروں اور عدالتوں میں رشوت خوری، جھوٹی شہادت، جعل و فریب، ظلم اور ہر قسم کے اخلاقی جرائم کے ساتھ مسلمان کا جوڑ لگا ہوا پائیں گے ......سوسائٹی میں مسلمان شرابیوں، مسلمان قمار بازوں، مسلمان بھانڈوں، گویّوں، مسلمان سازندوں سے آپ دوچار ہونگے...... (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوئم ص ۳۱، ۳۵، ۳۹، زیر عنوان تحریک سیاسی کا تنزل مصنفہ مولوی ابوالاعلیٰ مودودی)

سونے پر سہاگہ یہ کہ آجکل دنیا بھر میں جہاں کہیں تخریب کاری بم دھماکے قتل و غارت لوٹ کھسوٹ، اغوا، آتش زنی، اور تختہ پلٹ کاروائیاں ہوتی ہیں ان کے پیچھے مسلم دہشت گرد جنگ بازوں کا ہاتھ بتایا جاتا ہے۔

زمانہ کی ستم ظریفی، کہ علما اور انہیں مسلمانوں میں سے ہر ایک اپنے سینہ میں ایک تڑپ لئے ہوئے بیقرار ہے کہ اسے مصلح آخر زمان امام مہدی دوران، خلیفۃ المسلمین، امیر المومنین دنیا بھر کے دائرہ اسلام سے خارج ننگ انسانیت مسلمان تسلیم و قبول کر لیں تا کہ منتشر، ایک دوسرے کے جانی دشمن مسلمان ملت واحدہ کا روپ اختیار کر لیں اور تا کہ خلافت علیٰ منہاج نبوۃ پھر سے پروان چڑھنے لگے

## خلافت کی ضرورت اور اہمیت

☆(خلافت کے بغیر نہ تو دین غالب آ سکتا ہے نہ عدل و انصاف کا قیام عمل میں آ سکتا ہے نہ نماز کا ......نہ زکوٰۃ کا پورا نظام نافذ ہو سکتا ہے نہ اللہ کے رسول کی اطاعت ہو سکتی ہے نہ نیکی فروغ پا سکتی ہے نہ برائی ختم ہو سکتی ہے نہ جمعہ و عیدین کا انتظام ہو سکتا ہے۔ نہ مسلمانوں کی حالت درست ہو سکتی ہے خلافت کے بغیر زندگی گذارنا جاہلیت ہے بلکہ جینا درست نہیں خلافت کے بغیر اسلام لولا واپاہج ہے‘‘

(ہفت روزہ نئی دنیا دہلی ۱۶ مارچ ۱۹۹۷ بحوالہ اخبار بدر قادیان ۲۱، ۲۸ جون ۲۰۰۷ء ایڈیٹر صدیقی بدر صاحب فلاحی)

☆......اخبار المنبر لائلپور (حال فیصل آباد) پاکستان لکھتا ہے:

’’ہم مسلمانوں کی سب سے بڑی بدقسمتی محرومی اور مصیبت یہ ہے کہ ہم نے اپنا نظریہ حیات اپنا نظام (خلافت - ناقل) اسلام کا بخشا ہوا دل و دماغ ایمان و تقویٰ والی زندگی اطاعت الٰہی کا مخلصانہ جذبہ اپنی مرکزیت و اجتماعیت ایثار و قربانی کی روح اور اقوام عالم میں اپنی امتیازی شان کھو دی ہے......کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ خلافت راشدہ کی جگہ ملوکیت و ملائیت کو لانے، اپنی مرکزیت کو توڑنے اور اسلام کی راہ راست (خلافت) سے ہٹنے کی سزا مل رہی ہے‘‘

(المنیر لائلپور یکم ستمبر ۱۹۶۷ء)

☆......رسالہ جدوجہد لاہور لکھتا ہے:

’’خلافت ہی ایک ایسا منصب ہے جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے ایک مرکز پر جمع رکھتا ہے اور ایک نصب العین مقرر کر کے ان کی تنظیمی قوت کو قائم رکھتا ہے لیکن افسوس ہے کی ان اعلیٰ روایات کے ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں نے خلافت کی قبا کو چاک کر کے جابر سلطانی کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور امت کا شیرازہ اپنے ہاتھوں سے بکھیر دیا......جس سے فرقہ بندی کا سلسلہ شروع ہوا اور اسلام کی صورت مسخ ہو گئی آج کل ......جماعت احمدیہ ایسے فرقے ہیں جو خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے اصولوں پر چل رہے ہیں ......کیا باقی مسلمان جو اکثریت میں ہیں اور تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ایک خلافت اسلامیہ قائم نہیں کر سکتے......؟ (رسالہ جدوجہد لاہور ص ۶ دسمبر ۱۹۶۰ء)

## پاکستان میں خلافت اسلامیہ

’’ہم مدت سے یاد دہانی کراتے آ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ اور رسول اللہ ﷺ کے ایک وقت پر برپا کردہ نظام خلافت کو پھر سے بحال کیا

جائے اس لئے کہ امتی سطح پر مسلمانان عالم کا متحد ہونا اس کے بغیر ممکن نہیں......خلافت کے بغیر تو آج کے مسلمان جزوی طور پر بلکہ بے دینی سے سمجھوتہ کئے ہوئے ہیں کیا قرآن میں کہیں ہے کہ کوئی دین اسلام ایسا بھی ہے جس میں نہ خلیفۃ المسلمین ہو نہ اولوالامر ہوں نہ شوریٰ ہو نہ امت واحدہ مسلمہ جو اقوام میں بٹ گئی ہو......نظام خلافت کے بغیر تو ہم قرآن مجید کے بیشتر احکام پر عمل کرنے کے قابل ہی نہیں رہے'' (بریلوی رسالہ ماہانہ عرفات جامعہ نعیمیہ ستمبر ۲۰۰۶ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۸ جولائی ۲۰۰۸ء ماخوذ از بدر قادیان ۴ دسمبر ۲۰۰۸ء)

**چند فتاویٰ** : کل یگ کے مسلمان ملت واحدہ نہ ہو کر ایک دوسرے سے دست وگریبان ہیں بایں ہمہ خلافت حقہ اسلامیہ کے متمنی و امیدوار ہیں اس مسلمان قوم کے ایک دوسرے پر لگائے گئے فتاویٰ میں چند ایک ملاحظہ ہوں۔

فرمان محمد مصطفیٰ ﷺ ترجمہ میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ......امت کے لوگ اپنے علماء کے پاس راہنمائی کے لئے جائیں گے پس وہ اچانک ان علما کو بندروں اور سوروں کی طرح پائیں گے''
(کنز العمال جلد ۷ ص ۱۰۰)

''لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ...... میری امت بہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی......ان کے علماء آسمان کی کھال کے نیچے بسنے والی ساری مخلوق سے بد ترین ہونگے'' (بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ کتاب العلم الفصل الثالث ص ۳۸)

**حق پرست علماء**: ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اصلی دجال سے پہلے تیس دجال امت میں اور پیدا ہونگے......میری سمجھ میں ان تیس دجالوں میں سے ایک مودودی ہیں'' (حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب ص ۱۹۷ از محمد صادق صاحب مہتمم مدرسہ مظہر العلوم محلّہ کھڈہ کراچی)

''مولوی مودودی کافر اور خارج از اسلام ہے''
(فتویٰ مفتی محمود صاحب بحوالہ ہفت روزہ ''زندگی'' ۱۰ نومبر ۱۹۶۶ء)

**شیعہ سنی فتوے**: ''رافضیوں اور تبرائیوں کے باب میں حکم اجماعی یہ ہے وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں......اور جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین کافر و بیدین ہے'' (فتویٰ مولوی شاہ مصطفیٰ رضا خان بحوالہ رسالہ رد الرفضہ ص ۲۳ شائع کردہ نوری کتب خانہ بازار داتا گنج صاحب لاہور مطبوعہ گلزار پریس بیرون بھاٹی گیٹ لاہور ۱۳۲۳ ہجری)

**شیعہ حضرات کا فتویٰ**: ''جو مسلمان کہ غیر اثنا عشری عقیدہ رکھتا ہو شیعوں کے نزدیک وہ مومن نہیں مسلمان ہے......(مسئلہ نکاح سنی وشیعہ کا مدلل فیصلہ موسومہ بہ المنظر ص ۲ مصنفہ سید محمد رضی الرضوی القمی ابن علامہ الائری مطبوعہ سٹیم پریس لاہور)

## قیام خلافت کے لئے

**کوششیں** : پھوٹ وافتراق کا شکار باہم متضاد نظریات وعقائد افکار وعزائم رکھنے والے مسلمانوں نے احیائے خلافت کے لئے سرتوڑ کوششیں کیں انہوں نے اپنے زعم باطل میں خلافت عثمانیہ ترکیہ کو احیائے اسلام کا ایک سہارا سمجھا اور ہندوستان میں چل رہی سیاسی تحریک ترک موالات اور تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا حالانکہ خلافت عثمانیہ ترکیہ زندگی کے آخری سانس لے کر ختم ہو رہی تھی سلطنت عثمانیہ ترکیہ کی تقسیم کے لئے روس نے ۱۸۵۳ء میں انگلینڈ کے سامنے جو تجویز رکھی اس میں خلیفۃ المسلمین غازی عبدالحمید خان شہنشاہ دولت ترکی کے لئے مرد بیمار کے الفاظ استعمال کئے تھے۔ (اس دردناک المیہ کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مرقع جنگ ترکی و یونان حصہ اول مصنفہ منشی عبدالقادر تائب مالک آرمی پریس شملہ مطبوعہ ۱۹۰۴ء ۱۳۲۱ھ اور تاریخ انقلابات یورپ و ایشیا از پنڈت ایشور پرشاد الہ آباد یو پی بھارت)

## تحریک ترک موالات اور تحریک خلافت

یہ دونوں تحریکیں شروع میں اپنے اپنے دائرہ میں چلتی رہیں لیکن بعد میں دونوں آپس میں مدغم ہو گئیں یہ دونوں تحریکات سراسر سیاسی تھیں یو پی پنجاب کیا سارے ہندوستان میں تحریک خلافت سے حکومت برطانیہ کی مخالفت سمجھا جاتا تھا مسلمانوں کے مولوی مذہبی پیشوا گدی وسجادہ نشین پیر اس جنگ میں شامل ہو گئے ہندو قوم اور خاص کر مہاتما گاندھی جی کا تحریک خلافت پر بڑا زبردست اثر تھا عوام کے لئے تحریک خلافت احیائے مذہب (اسلام) کا موجب بن گئی (میری کہانی جلد ۱ ص ۲۳۷، ۲۳۸ مصنفہ پنڈت جواہر لعل نہرو)

**شرمناک انجام** : تحریک خلافت کو کامیاب بنانے کے لئے غیر مسلمانوں اور خود مسلمانوں کی کوششیں رائگاں چلی گئیں یہ انبوہ عظیم بباطن اپنے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے جداگانہ پالیسیوں پر گامزن تھا

اس تحریک کے بارے میں مولانا عبد الحمید سالک لکھتے ہیں کہ ''اس تحریک کا جو محض جذبات پر مبنی تھی نہایت شرمناک انجام ہوا'' (سرگزشت ص ۱۱۰ تا ۱۱۶ مصنفہ مولانا عبدالحمید سالک لاہور)

''کیا دنیا بھر کے تین سو تیرہ مسلمان فرقے کسی متعہ کے دلدادہ تبرائی غالی شیعہ کو امت مسلمہ کا خلیفہ امیر المومنین تسلیم کر کے سچے دل سے اس کی بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں اسی طرح کسی بھی مسلم فرقہ کے فرد کو اپنا خلیفہ امیر المومنین تسلیم کر کے دل و جان سے اس کی سچی اطاعت کرنے اور بیعت کرنے کو راضی ہیں؟ واقعی وہ دن اسلام کے لئے مسرت وخوشی کا دن ہوگا جب مولوی ابوالاعلیٰ مودودی کے پیش کردہ مسلم معاشرہ چڑیا گھر میں سے کسی ایک ''زانی چور ڈاکو بدمعاش رشوت خور دہشت گرد جنگجو ظالم شرابی بھانڈ قمار باز مسلمان کو دنیا بھر کے سبھی مسلمان اپنا خلیفہ امیر المومنین اور واجب اطاعت امام کو خلوص دل سے قبول کر کے اس کی بیعت کر لیں گے؟ اور کوٹھوں و چکلوں پر بیٹھنے والی پیشہ ور کنجری ورانڈ فاحشہ کو اپنی ''ام المومنین'' کو دل سے تسلیم کر لیں گے۔'' (استفادہ مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش از مولوی ابوالاعلیٰ مودودی حصہ سوئم ص ۱۳۱ تا ۳۹)

## خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ:

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادی ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل ونہار
تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سر زمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار
(الامام المہدی)

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے بعد مسلمانوں میں جاری ہونے والے نظام کے پانچ دور بتائے ہیں ۱۔دور نبوت ۲۔خلافت علیٰ منہاج نبوت ۳۔دور بادشاہت ۴۔دور بادشاہت جبری ۵۔خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ
(بحوالہ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر ص ۴۶۱ مسند احمد)

یہ حدیث شریف درج کرنے کے بعد مرقوم ہے کہ ''یہ بات ظاہر ہے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوۃ سے حضرت عیسیٰ مسیح اور امام مہدی کے دور کی خلافت مراد ہے'' (مشکوٰۃ ص ۴۶۱-اصح المطابع کراچی)

خلافت احمدیہ پر ایک نظر سرتاج انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئی چودہ سو سال میں اس طرح پوری ہوئی کہ امت بیضا پر پہلے چار دور گزر گئے مسلمانوں میں خلافت نام کی کوئی تنظیم باقی نہ رہی۔ کیونکہ

''رہا دین باقی نہ اسلام باقی''

پانچواں دور خلافت علیٰ منہاج نبوت کا ہے اس روحانی خلافت کا دامن رحمت قیامت تک پھیلا ہوا ہے خداوند کریم نے فارسی الاصل مرزا غلام احمد علیہ السلام کو ۱۸۸۹ء کو مسیح موعود و مہدی مسعود کی اعلیٰ ترین خلعت سے معزز و مفتخر فرمایا جو امتی نبی اور آنحضرت ﷺ کے مثیل بروز و روحانی فرزند ہیں
(اتھروید باب ۲۰ فصل ۱۱۵ آیت ۱)

عاشق ومجذوب رسول ﷺ کلکی اوتار احمد علیہ السلام خداتعالیٰ کی مجسم قدرت نے اپنا دور کمال کامیابی سے پورا کیا اور ۱۹۰۸ء میں صعود کر کے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے۔ آپؑ کے وصال کے بعد خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا اور امت محمدیہ کے آخرین منہم'' (سورۃ جمعہ آیت ۳۔۴) کے حصہٴ انصار مہدی نے اپنے خدارسیدہ سلف صالحین کے نقش قدم پر چل کر نظام خلافت کو من وعن اپنا لیا خداوند برتر و اعلیٰ نے قوم میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم فرمادی۔ مئی ۱۹۰۸ء سے لے کر قدرت ثانیہ کے چار مظاہر خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کو مضبوط کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کو پیارے ہو چکے ہیں اور قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کا تاج پہنے دن رات قوم کی رہنمائی اور مخلوق خدا کی بھلائی کے لئے دل و جان سے مصروف عمل ہیں خلافت اسلامیہ احمدیہ آج ۱۹۳ ممالک کو اسلامی نور سے منور کر چکی ہے۔

## خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی خصوصیات

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے دین فطرت کلام اللہ کے پیش کردہ نظام خلافت (سورۃ النور آیت ۵۶) کو اسلام اور قوم کی بقا کی روح سمجھا تھا۔ اُسی طریق پر جماعت احمدیہ میں خلافت اسلامیہ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔ خلافت احمدیہ اپنے نبی مطبوع صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے خدا نما اسلاف کی ایک کامل و سچی تصویر ہے۔ جس کا قرآن مجید کی روشنی میں ایک امام، ایک نظام قضا، ایک نظام عدل، ایک نظام بیت المال ہے اور خلافت کے زیر سایہ جماعت احمدیہ تبلیغی جہاد اکبر میں تن من دھن اور لگن سے رات دن مصروف ہے۔ خلافت کی برکات سے آج دنیا کے ۱۹۳ ممالک میں زندہ اسلام، زندہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم لہرا چکی ہے۔ اپنا تشخص "Love For All Hatred For None" محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ کے رنگ میں کرا چکی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کی اس قدر کوششیں کی گئی ہیں اور کی جارہی ہیں۔ اس قدر شدید مخالفت قرون اولیٰ کے علاوہ کسی مذہبی جماعت کی نہیں ہوئی۔

## جماعت احمدیہ دوسروں کی نظر میں

**رسالہ جدو جہد**: ''.........آج کل......جماعت احمدیہ ایسے فرقے ہیں جو خلافت علیٰ منہاج نبوت کے اصولوں پر چل رہے ہیں۔''
(رسالہ جدوجہد لاہور صفحہ ۶ دسمبر ۱۹۶۰ء)

**علامہ نیاز فتحپوری**: اس وقت احمدیوں سے زیادہ عمل اور منظّم جماعت کوئی دوسری نہیں اور جب تک ان میں تنظیم (خلافت-ناقل) قائم ہے۔ مَیں ان کو بہتر مسلمان کہتا رہوں گا۔''
(رسالہ نگار لکھنؤ ماہ نومبر ۱۹۶۲ء)

**ایڈیٹر رسالہ میثاق لاہور**:
''.........اس کے برعکس جس گروہ (جماعت احمدیہ) کی ضلالت وگمراہی پر پوری امت کا اجتماع ہے اور جس کے خلاف منطق اور استدلال کا پورا زور صرف کرنے کے علاوہ ایک عظیم سیاسی یورش تک ہو چکی ہے۔ اس کا عالَم یہ ہے کہ اس کی صفوں میں عام انتشار تو کیا ہوتا ویسی علیحدگی

باقی صفحہ نمبر 24 پر ملاحظہ فرمائیں

# خلافت احمدیہ کے خلاف غیر مبائعین کی خوفناک سازشیں

## تاریخ احمدیت کا ایک عبرت ناک باب

(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلوقات میں نبی کا مقام سب سے بلند ہے۔ اور نبی کے بعد خلیفہ کا مقام ہے خلیفہ سے مراد اللہ تعالیٰ کے کلام کے مطابق آیت استخلاف کے تحت ہونے والے خلفاء کرام ہیں۔ نہ کہ مختلف حیلوں اور اٹکلوں سے (بالفاظ دیگر غیر اللہ کے ذریعہ) بنائے گئے خلفاء۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بار خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”خدام کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سال میں ایک دن خلافت ڈے (یوم خلافت ناقل) کے طور پر منایا کریں اس ماہ میں وہ خلافت کے قیام پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں اور اپنی پُرانی تاریخ کو دہرایا کریں.....اگر سال میں ایک دفعہ خلافت ڈے منالیا جایا کرے تو ہر سال چھوٹی عمر کے بچوں کو پُرانے واقعات یاد ہو جایا کریں گے پھر تم یہ جلسہ قیامت تک کرتے چلے جاؤ گے جماعت میں خلافت کا ادب اور اُس کی اہمیت قائم رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت اُنیس سو سال سے برابر قائم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو درجہ میں اُن سے بڑے ہیں۔ خدا کرے کہ اُن کی خلافت دس ہزار سال تک قائم رہے مگر یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ تم سال میں ایک دن اس غرض کے لئے خاص طور سے منانے کی کوشش کرو۔“

(خطاب فرمودہ ۲۱/اکتوبر ۱۹۵۶ء الفضل یکم مئی ۱۹۵۷ء۔ بحوالہ مشعل راہ صفحہ ۷۸۳-۷۸۴ مطبوعہ قادیان ۲۰۰۴ء)

چنانچہ خلافتِ احمدیہ کے سایہ تلے پنپنے اور پھلنے پھولنے والی واحد جماعت، جماعت احمدیہ ہر سال ۲۷/ مئی کو یوم خلافت دنیا بھر میں مناتی ہے۔ اور اس میں خلافت کی اہمیت کے تعلق سے نئے اور پرانے احباب کو سبق دیئے جاتے ہیں تاکہ اس کی برکت کو وہ اور ان کی آئندہ نسلیں حاصل کرتی رہیں۔

تاریخی واقعات میں ایک ایسے گروہ کا ذکر بھی آتا ہے۔ جس میں خلافت سے روگردانی کرنے والوں، خلیفہ بننے اور بنانے والوں کے احوال اور ان کے عبرتناک انجام ظاہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی مخصوص گروہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

”احمدیت کی تاریخ میں پیغامی تحریک کا مرکزی دھارے سے کٹ کر الگ ہو جانا ایک دلچسپ مگر عبرت آموز مطالعہ کا سامان فراہم کرتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اتنی جلد ایسے شدید اختلافات کا اغاز کیوں ہوا۔ جنہوں نے بظاہر جماعت کو دونیم کر دیا اور اس کے موجبات کیا تھے؟ یہ ایک اہم سوال ہے جسے آئندہ مؤرخین مختلف پہلوؤں سے اُلٹ پھیر کر پرکھے گیں اور مبائع اور غیر مبائع گروہ کے پیش کردہ واقعات اور ان کی توجیہات کا گہری ناقدانہ نظر سے جائزہ لیں گے۔“

(ماہنامہ الفرقان ربوہ بابت مئی/جون ۱۹۶۵ء صفحہ ۴۹)

یہ پیغامی اور غیر مبائعین وہ لوگ ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر مجموعی طور پر تمام دعووں پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنے آپ کو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے طور پر یا لاہوری احمدی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جن کا ذکر لاہور (پاکستان) میں ۱۹۱۴ء سے ہے اس انجمن کے بانی لیڈران میں سے بعض کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں Accounts وغیرہ کھاتے اور حسابات کے رجسٹر Maintain کرنے کے لئے ممبر نامزد فرمایا تھا۔ دانستہ یا نادانستہ یا خوش فہمی کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد بلکہ خلافت اولیٰ کے دَور میں ہی بیعت خلافت شخصی کا جُوا گردن میں رکھنے کے باوجود انہوں نے یہ خیال پالا کہ جو کچھ بھی ہے انجمن ہے۔ اختیارات ہیں تو انجمن کے ہیں۔ اس کے بالمقابل خلافت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ سیدھے تو نہیں کہہ سکتے تھے کہ ہم بعض مخصوص ممبران ہر طرح بالا دستی چاہتے ہیں بلکہ بلواسطہ ضرور یہی چاہتے تھے اور انجمن کو ہر قسم کے اختیارات دے رہے تھے یہاں تک انہوں نے بڑا بول دے دیا کہ:

”ہمارے نزدیک انجمن حضرت مسیح موعود کی حقیقی جانشین ہے اور وہ امیر یا خلیفہ کو مقرر بھی کر سکتی ہے اور اُسے معزول بھی کر سکتی ہے.....انجمن کا اختیار ہے۔ کسی کو ایک سال کے لئے مقرر کر دے یا دس سال کے لئے یا ساری عمر کے لئے۔“

(اخبار پیغام صلح ۱۲ مئی ۱۹۴۲ء بیان مولوی محمد علی صاحب بانی لاہوری فریق)

(بحوالہ الفرقان مئی/جون ۱۹۴۷ء صفحہ ۵۸)

اور یوں وہ سمجھانا چاہتے تھے کہ انجمن نہ صرف خلیفہ سے بالا ہے بلکہ یہ تو خلیفہ سازی کا اختیار بھی رکھتی ہے۔ گویا ان کی انجمن ”انجمن خلیفہ ساز“ بھی ہے۔

دوسرا فریق وہ تھا جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ انجمن کے نامزد ممبر بھی تھے یہ موقف رکھتے تھے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اپنے اپنے زمانہ میں واحد خلیفہ راشد تھے۔ اب بھی نبی اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ ہوگا۔ ہر خلیفہ، خلیفہ راشد ہوگا اور اپنے زمانہ کا واحد خلیفہ ہوگا اور اس کے اختیارات میں یہ بھی شامل ہے کہ اُس کے اشاروں پر انجمنیں بنتی ہوں گی۔ گویا اس طرح یہ خلیفہ خلیفہ انجمن ساز بھی ہوگا۔ جو بالکل پیغامیوں کے عقیدہ کے متضاد عقیدہ تھا اس تقابلی مسئلہ میں خلیفہ وقت (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ) کا فرمان تھا کہ:

”مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ مَیں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ مَیں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رِدا کو مجھ سے چھین لے۔“ (بدر ۴/جولائی ۱۹۱۲ء)

پھر انجمن کو فوقیت دینے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ اُٹھا نہیں سکتے نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ مَیں جب مروں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اُسے آپ کھڑا کرے گا.....مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ معزول کرے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مُرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔“

(بدر ۴/جولائی ۱۹۱۲ء فرمودہ ۱۶-۱۷/جون ۱۹۱۲ء)

اب جہاں تک انجمن کا تعلق ہے اس کی حقیقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یوں بیان فرمائی:

”تبلیغ کرنا، کافروں کو مومن کرنا۔ مومنوں کو شریعت پر قائم کرنا پھر باریک در باریک راہوں کا بتانا پھر تذکیہ نفس کرنا یہی کام خلیفہ کے ہوتے ہیں....انجمن کے سیکرٹری کے لئے یہ شرط کہاں ہے کہ وپاک بھی ہو ممکن ہے ضرورتاً عیسائی رکھا جائے یا ہندو ہو جو دفاتر کے کام عمدگی سے کر سکے....انجمنیں محض اس غرض کے لئے ہوتی ہیں کہ وہ بہی کھاتے رکھیں اور خلیفہ کے احکام کے نفاذ کے لئے کوشش کریں۔“

(منصب خلافت صفحہ ۹-۱۱ طبع اوّل)

بہر حال منصبِ خلافت کے تعلق سے یہ عقیدہ صاف تھا کہ

”خلیفہ اللہ ہی بناتا ہے میرے (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ) بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔“

(پیغام صلح ۲۴/فروری ۱۹۱۱ء بحوالہ الفرقان مئی جون ۱۹۵۴ء)

اور یہ کہ

”خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور اُسی کی طاقت ہے کہ معزول کرے کسی انسان میں نہ خلیفہ بنانے کی طاقت ہے نہ معزول کرنے کی۔“

(آئینہ صداقت صفحہ ۱۰۶-۱۰۷ طبع اوّل)

اب انجمن کو سب کچھ ماننے والوں کی قلابازیاں ملاحظہ ہوں۔ کہیں تو خود کسی کو آگے بڑھا رہے ہیں کہ خلیفہ بنو۔ کبھی اپنے مجوّزہ خلیفہ کے موہوم دشمن کو دھمکی دے رہے ہیں۔ اور کہیں خود کو پیش کرتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ جب بیمار ہوئے تو حضور کی وفات کا بے تابی سے انتظار ہونے لگا تاکہ یہ خلیفہ ساز انجمن والے اپنی پسند کا خلیفہ بنائیں یا اپنی ناپسند کے آدمی کو خلیفہ نہ ہونے دیں۔ اگر ایسا بھی نہ ہو سکے تو خلافت کے مسئلہ کو مٹانے کی کوشش کی جائے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری یا اگر کچھ نہ ہو سکے تو انگور کو کھٹا ثابت کر دیا جائے۔ بہر حال چند تاریخی واقعات ملاحظہ ہوں۔

(اوّل) واضح ہو کہ مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ اور مولوی صدرالدین صاحب وغیرہ انجمن والوں میں سے تھے جو خلیفہ بنانے یا نہ بنانے کے منصوبے بناتے رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے زمانہ میں جب انہوں نے خلافت پر انجمن کی بالادستی کا سبق پڑھانا شروع کیا تو خدا کے بنائے خلیفہ نے انہیں خالد بن ولید کے ذریعہ مُرتدوں کی طرح سزا دینے کی Warning دی۔ مگر پھر موقع اصلاح و توبہ کا دیا۔ دوبارہ بیعت کے ساتھ۔ اس واقعہ پر مولوی محمدی علی صاحب کو سخت ذلّت ہوئی تو کیا ردعمل ہوا وہ بھی ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے الفاظ ہیں:

”مولوی محمد علی صاحب نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ میری اس قدر ہتک کی گئی ہے کہ اب مَیں قادیان میں نہیں رہ سکتا۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم ان دنوں مولوی محمد علی صاحب سے بہت تعلق رکھا کرتے تھے۔ ایک دن وہ سخت گھبراہٹ کی حالت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے پاس پہنچے۔ مَیں بھی اتفاقاً وہیں موجود تھا اور آتے ہی کہا حضور غضب ہو گیا۔ آپ جلدی کوئی انتظام کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا کیا ہوا۔ انہوں نے کہا۔ مولوی محمد علی صاحب کہہ رہے ہیں کہ میری یہاں سخت ہتک ہوئی ہے اور مَیں اب قادیان میں کسی صورت میں نہیں رہ سکتا۔ آپ جلدی کریں اور کسی طرح مولوی محمد علی صاحب کو منانے کی کوشش کریں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ چلے جائیں۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا ڈاکٹر صاحب مولوی صاحب سے جا کر کہہ دیجئے کہ کل کے آنے میں تو ابھی دیر ہے آپ جانا چاہتے ہیں تو آج ہی قادیان سے چلے جائیں۔

(خلافت راشدہ صفحہ ۹۵ طبع اوّل ۱۹۶۱ء ربوہ)

(دوئم) خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کی وفات اور آئندہ کے خلیفہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے ایک منصوبہ جو کیا گیا اُس کی تفصیل حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں یہ ہے:

”۱۹۱۰ء کے آخری مہینوں میں حضرت خلیفہ اوّل کی حالت جب خطرناک ہوگئی تو دوپہر کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب میرے پاس آئے کہ ایک مشورہ کرنا ہے ذرا مولوی محمد علی صاحب کے مکان پر تشریف لے چلیں۔ میرے نانا صاحب جناب میر ناصر نواب صاحب کو بھی وہاں بلوایا گیا تھا۔ جب مَیں وہاں پہنچا تو مولوی محمد علی صاحب خواجہ صاحب مولوی صدر الدین صاحب اور ایک یا دو آدمی وہاں پہلے سے موجود تھے۔ خواجہ صاحب نے ذکر شروع کیا کہ آپ کو اس لئے بلوایا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کی طبیعت بہت بیمار اور کمزور ہے۔ ہم لوگ یہاں ٹھہر تو سکتے نہیں لاہور واپس جانا ہمارے لئے ضروری ہے۔ پس اس وقت دوپہر کو جو آپ کو تکلیف دی ہے تو اس سے ہماری غرض یہ ہے کہ

کوئی ایسی بات طے ہو جاوے کہ فتنہ نہ ہو اور ہم لوگ آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم میں سے کسی کو خلافت کی خواہش نہیں ہے کم سے کم مَیں اپنی ذات کی نسبت تو کہہ سکتا ہوں کہ مجھے خلافت کی خواہش نہیں ہے اور مولوی محمد علی صاحب بھی آپ کو یہی یقین دلاتے ہیں اس پر مولوی محمد علی صاحب بولے کہ مجھے بھی ہرگز خواہش نہیں اس کے بعد خواجہ صاحب نے کہا کہ ہم بھی آپ کے سوا خلافت کے قابل کسی کو نہیں دیکھتے۔ اور ہم نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن آپ ایک بات کریں کہ خلافت کا فیصلہ اس وقت تک نہ ہونے دیں جب تک ہم لاہور سے نہ آجائیں ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص جلد بازی کرے پیچھے فساد ہو ہمارا انتظار ضرور کر لیا جاوے مَیں نے ان کو یہ جواب دیا کہ ایک خلیفہ کی زندگی میں اس کے جانشین کے متعلق تعین کر دینی اور فیصلہ کر دینا کہ اس کے بعد فلاں شخص خلیفہ ہو گناہ ہے۔ مَیں تو اس امر میں کلام کرنے کو ہی گناہ سمجھتا ہوں۔''

(آئینہ صداقت صفحہ ۱۴۶-۱۴۷ طبع ربوہ)

(**سوئم**) خلیفہ بننے اور بنانے کے منصوبے کے تعلق میں خواجہ کمال الدین صاحب کے متعلق حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ایک واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

''خواجہ صاحب بعض دفعہ خلافت کا تذکرہ بھی چھیڑ دیتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ خواجہ صاحب نے فرمایا ''خلافت کا بھی مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولانا نورالدینؓ فاضل) کے بعد تنازعہ ہی ہوگا۔ آخر اس منصب کے اہل کون؟ محمود ہے لیکن وہ بچہ ہے محمد علی ہے وہ بہت حساس ہے ذرا ذرا سے بات پر رو پڑتا ہے اور مَیں ہوں لیکن مجھ میں بھی نقص ہے کہ مَیں سچی بات منہ پر کہہ دیتا ہوں جس سے لوگ مجھ سے خفا ہو جاتے ہیں۔'' (ماہنامہ فرقان قادیان سالانہ نمبر بابت نومبر دسمبر ۱۹۴۴ء صفحہ ۴۴)

کئی ضرب المثل رائج ہیں۔ مثلاً بلّی کو چھیچھڑے کا خواب یا مثلاً یہ منہ اور مسور کی دال۔ معلوم نہیں کہ خلیفہ ساز انجمن والوں پر کونسا ضرب المثل زیادہ مناسب لگتا ہے۔ واللہ اعلم

(**چھارم**): خلافت اولیٰ کے زمانہ ہی کی بات ہے ایک طرف لندن میں خواجہ صاحب کو منصب خلافت کے لئے درد کھائے جارہا تھا اور وہ کچھ خواب دیکھ رہے تھے دوسری طرف ان کے ہمنوا مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے مابین یہ گفتگو ہو رہی تھی۔ ملاحظہ ہو:

''ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب (مولوی محمد علی صاحب کو کہا) کہ آپ خلافت کے لئے تیار رہیں۔

مولوی محمد علی صاحب: مَیں اس بوجھ کو نہیں اُٹھا سکتا۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب: آپ گھبرائیں نہیں ہم سب بندوبست کر دیں گے۔

...اگر آپ اس بوجھ کو اُٹھانے کے لئے تیار نہیں تو مجھے کھڑا کر دیں۔

(آئینہ صداقت صفحہ ۱۹۵ طبع اوّل)

مندرجہ بالا منصوبہ بند گفتگو سے یہ ضرب المثل یاد آتی ہے:

مَنْ تُرا حاجی بگویم۔ تو مرا حاجی بگو

(**پنجم**) اس دَور میں ان منصوبہ بازوں میں سے ایک شخص نے حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمدؓ کو مخاطب کرتے ہوئے ایک کھلا خط لکھا: ''تمنا خلافت چھوڑ دیجئے ابھی آپ طفل مکتب ہیں یہ بار عظیم ہے اس کے اُٹھانے کے آپ ہرگز اہل نہیں ہیں۔ آپ سے ہزار درجہ افضل تو مَیں ہوں۔''

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ ۵۱۵)

میاں مٹھو والی بات شائد اس قسم کے لوگوں کے لئے ہوتی رہتی ہے۔ خیر خلیفہ تو اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اور بات صاف ہے کہ:

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ مَیں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(درّثمین)

حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات ۱۳/ مارچ ۱۹۱۴ء کو ہو جاتی ہے اور ۱۴ مارچ کو حضرت مرزا محمود احمد صاحبؓ کو اللہ تعالیٰ خلیفہ بنا دیتا ہے۔ خلیفہ بنانے کا منصوبہ کرنے والے اور خلیفہ خود بننے کا خواب دیکھنے والے کے مکائد دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ جب تقدیر الٰہی کے اس واقعہ (یعنی خلیفہ محمودؓ) کی خبر پھیلتی ہے تو فرشتہ صفت لوگ ''اُسجدوا'' کی تصویر بن جاتے ہیں مگر بعض جگہ کچھ اور ہی منظر ہوتا ہے۔ مثلاً جب خلافت محمودؓ کی خبر ڈیرہ غازی خاں کی جماعت کو پہنچتی ہے تو اس مژدہ کو سننے کے لئے ایک بے تاب شخص یعنی مولوی محمد علی صاحب کے بھتیجے ڈاکٹر اللہ بخش نے بے اختیار پوچھا ''کیا چچا (مولوی محمد علی) خلیفہ ہو گئے ہیں۔ جواب نفی میں پا کر اُن پر اُداسی چھا گئی۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۱۲۵ طبع اوّل)

انگریزی میں مقولہ ہے The cat is out of the bag" اسی طرح اُردو میں بھی محاورہ ہے بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سُبحان اللہ۔

**ششم**: انتخاب خلافت کا موقع ایک بار مئی ۱۹۰۸ء میں ملا تھا۔ پھر مارچ ۱۹۱۴ء میں بھی۔ مگر جس نے خلیفہ بننا تھا بن گیا۔ خدائی بات پوری ہونی تھی ہوگئی۔ مگر لوگوں کی خواہش پوری نہ ہوئی۔ اُن کا غصہ بڑھ گیا۔ یا خلیفہ سازی طاقت دکھانے کا موقع آگیا۔

چنانچہ تاریخی واقعات کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ خلیفہ ساز انجمن والے کیا۔ کیسا اور کتنے ردّعمل کرتے رہے ہیں۔

(الف) پہلے خود ساختہ خلیفہ بنا کر پیش کرنے کی کوشش کی چنانچہ انجمن والوں میں سے ایک مکرم ماسٹر عبدالحق صاحب کا بیان ہے کہ ان لوگوں نے کوشش کی کہ سید عابد علی شاہ صاحب کی چالیس آدمی سے بیعت کرا کے اِسے خلیفہ بنا دیں۔ مگر اڑھائی ہزار کے مجمع سے اُنہیں چالیس آدمی بھی نہ ملے۔''

(درس القرآن صفحہ ۸۰ طبع اوّل)

(ب) دوسری کوشش یہ کی کہ منشاء خداوندی سے بنائے گئے خلیفہ کو مشروط طور پر ماننے کی پیشکش کی گئی۔ چنانچہ ان انجمن والوں نے اپنی مجلس مشاورت کے فیصلہ میں یہ طے کیا کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کی رُو سے ۴۰ مومنوں کے اتفاق رائے سے بیعت لینے والے بزرگ کا انتخاب ہو سکتا ہے اور ہماری رائے میں یہ ضروری ہے کہ بڑی بڑی جماعتوں میں ایسے بزرگ بیعت لینے کے لئے منتخب کئے جائیں تا کہ سلسلہ ترقی کرے اور آسانی سے لوگ اس میں داخل ہو سکیں۔ ایسے بزرگ احمد کے نام پر یعنی غیر احمدیوں کو احمدی سلسلہ میں داخل کرنے کے لئے لوگوں سے بیعت لینگے۔''

صاحبزادہ صاحب (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کے انتخاب کو اس حد تک ہم سمجھتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں سے احمد کے نام پر بیعت لیں یعنی سلسلہ احمدیہ میں ان کو داخل کریں لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے اس حیثیت سے ہم اُنہیں امیر تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اس کے لئے بیعت کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور نہ ہی امیر اس بات کا مجاز ہوگا کہ جو حقوق و اختیارات صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیئے ہیں اور اس کو اپنا جانشین قرار دیا ہے اس میں کسی قسم کی دست اندازی کرے۔

ایک وفد...صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر مذکورہ بالا ریزولیشنوں کو پیش کرے اور ان ریزولیشنوں سے اتفاق کرنے کی درخواست کرے تا کہ مل کر سلسلہ کی خدمت جاری رہ سکے۔'' (پیغام صلح مارچ ۱۹۱۴ء منقول غلبہ حق صفحہ ۷)

اس کا جو جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے ملا ہے وہ بھی تاریخی ہے ملاحظہ ہو۔ (اُن ہی کے الفاظ میں۔

''جو جواب ہم کو صاحبزادہ صاحبؓ کی طرف سے ملا ہے اس سے یہ ثابت ہے کہ وہ ایک انچ کا ۱۰۰۰/۱ حصہ بھی اپنی جگہ چھوڑنے کو تیار نہیں جو آئندہ کرنا ہے اس کا اسی وقت فیصلہ کر لیں۔'' (پیغام صلح ۳۱/ مارچ ۱۹۱۴ء منقول از الفرقان مئی- جون ۱۹۶۵ء صفحہ ۲۴ ب نیز ماہنامہ فرقان جنوری ۱۹۴۲ء صفحہ ۸)

(ج) تیسری کوشش کے لئے یا تیسری چال کے لئے بہر حال خلیفہ ساز انجمن والوں نے پہلی دو چالوں کو مات کھاتے دیکھ کر یہ بھی کوشش کی کہ براہ راست خلیفہ بنا دیں۔ جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے کہ ان کا موقف یہ ہے کہ ''ہمارے نزدیک انجمن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی جانشین ہے اور وہ امیر یا خلیفہ کو مقرر بھی کر سکتی ہے اور اُسے معزول بھی کر سکتی ہے.... انجمن کا اختیار ہے کہ کسی کو ایک سال کے لئے مقرر کر دے یا دس سال کے لئے یا ساری عمر کے لئے۔''

(پیغام صلح ۱۲/ مئی ۱۹۴۲ء بحوالہ الفرقان مئی- جون ۱۹۶۷ء)

چنانچہ انجمن کی خلیفہ سازی کی قوت پوری جوبَن میں آگئی اور انہوں نے آناً فاناً ایک نہیں دو نہیں بلکہ تین عدد خلیفہ بیک وقت بنا ڈالے چنانچہ اُن کے خلیفہ سازی کا یہ کارنامہ اس طرح تاریخی طور پر محفوظ ہے۔ بموجب الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جناب مولوی غلام حسن خان صاحب کو جو کہ ہمارے سلسلہ کے پاک نفس رُکن ہیں۔ احمد کے نام پر سلسلہ میں داخل کرنے کے لئے غیر احمدیوں سے بیعت لینے کے لئے منتخب کیا گیا۔ سید حامد شاہ صاحب کو جو سلسلہ کے ایک مُلہم پارسا اور متقی بزرگ ہیں وہ بھی نئے لوگوں کو سلسلہ میں شامل کرنے کے لئے اتفاق رائے سے مجاز قرار دیئے گئے۔ ایسا ہی خواجہ صاحب بیعت لینے کے منصب پر مقرر کئے گئے۔

(پیغام صلح ۲۴/ مارچ ۱۹۱۴ء بحوالہ الفضل ۲۸/ دسمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۷۳)

تاریخ کے ماہ و سال اپنی گردشوں میں آگے بڑھتے رہے اور تقدیر الٰہی نے یہ ردّعمل دکھایا۔ انجمن ساختہ تینوں خلفاء کا انجام یوں ہوا۔ (۱) انجمن ساختہ خلیفہ خواجہ کمال الدین مرحوم نے اپنا مشن احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے منقطع کر لیا۔

(پیغام صلح ۲۷/ جنوری ۱۹۳۱ء)

اور اپنی وفات سے کافی پہلے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت بعض حلفیہ دعاوی کی شرط پر پیش کر دی تھی۔

(پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ ۴ بحوالہ ماہنامہ فرقان اپریل ۱۹۴۴ء صفحہ ۳۳)

(۲) انجمن ساختہ دوسرے خلیفہ حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب نے ۱۹۴۰ء میں خود آ کر خلیفہ راشد کی بیعت کر لی۔

(۳) اور انجمن ساختہ خلیفہ حضرت سید حامد شاہ صاحبؓ تو فوراً ہی حضرت خلیفہ راشد کی بیعت کر لی تھی۔

خلیفہ ساز انجمن والوں کو جونہی تقدیر الٰہی نے اُن کے انجمن ساختہ خلفاء کا حال معلوم کروا دیا تو آئندہ کے لئے شائد انہوں نے توبہ کر لی اور خلیفہ سازی کی مشین کو الگ رکھ دیا اور کھسیانی بلی کھمبا نوچے کی طرز پر اور طرح سے چال چلنے کا پلان کیا۔ جسمانی خلفاء کو پکڑنا چاہا۔ اس ضمن میں صرف دو کوششیں پیش کی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب کا بیان ہے کہ لندن سے واپسی کے وقت ریل سفر کے دوران خواجہ کمال الدین مرحوم نے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم سے عرض کیا کہ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشینی اور خلافت کے حقدار تو آپ ہیں آپ ہمارے ساتھ لاہور چلیں اور خلافت کا اعلان فرما دیں اور ہم سب آپ کی بیعت کرینگے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے ہنس کر جواب دیا کہ میں تو ابھی احمدی نہیں۔ میرا خلافت کا کیا حق ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۱۸۰)

واضح ہو کہ حضرت مرزا سلطان احمد نے (جو حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹے تھے۔ خلافت کا آفر ٹھکرا دیا تو انہوں نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کے ایک بیٹے کو آفر کیا۔ چنانچہ مولوی عبدالباقی صاحب بہاری کا بیان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات کے بعد....خلافت کے چند دشمن حضرت مولوی عبدالحئی صاحب کے پاس آئے اور کہا اگر آپ خلیفہ بن جاتے تو ہم آپ کی اطاعت کرتے مولوی عبدالحئی صاحب نے باوجود بچپن کے ان کو جو جواب دیا وہ اس قابل ہے کہ سلسلہ کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے۔ اُنہوں نے فرمایا۔

باقی مضمون صفحہ نمبر 21 پر ملاحظہ فرمائیں

# کیا عالی مرتبہ خلافت کہوں!

# کیا منزلِ قربت کہوں!!

## (حضرت صاحب ایم منڈاسگر-ہبلی کرناٹک)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ارادہ ہوا کہ خلافت حقہ کے تعلق سے میرے اپنے ربوہ اور لاہور (پاکستان) کے سفری حالات اَور کچھ حسب توفیق تبلیغی واقعات پر مشتمل ایک مضمون لکھوں۔

لاہور میں منکرین خلافت پیغامی جماعت کا مرکز ہے جو اُس وقت بھی برائے نام تھا اور آج بھی نہ کے برابر ہوگا۔ خاکسار تعلق پہلے ہُبلی میں اسی جماعت سے تھا۔ ۱۹۵۷ء کے بعد جبکہ میرا لاہور جانا ہوا تھا ان پچاس سالوں میں اور بھی خستہ حالت کا شکار ہوگیا ہوگا۔ واللہ اعلم

لاہور میں پہلے امیر مولوی محمد علی صاحب کے بعد دوسرے اس کے امیر جماعت مولوی صدرالدین صاحب سے احمدیہ بلڈنگ میں ملاقات اور گفتگو کا موقع بھی ملا۔ اور بھی کئی ایک متعلقہ امور ہیں یہ سب درج ذیل مضمون کا حصہ ہیں۔

عمر کا اعتبار کہاں! چاہتا ہوں کہ اپنی صحیح نیت سے یوں اظہار کروں کہ ۸۸ سال چلنے کو ہیں۔ خدا نے اپنے خاص فضل سے مقامی جماعت میں ایک لمبے عرصے تک خدمت سلسلہ کی توفیق سے نوازا اور روحانی برکات سے بھی حسب توفیق فضل بخشا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا اور وصیت کے نظام آسمانی سے منسلک ہونا یہ سب خدائی راہنمائی کا احسان تھا۔ ورنہ یہ عاجز اور گنہگار کہاں اس کا مستحق بنتا تھا۔

پس بغرض دعا خیر کی احباب جماعت میں درخواست کرتے ہوئے مضمون کے لکھنے کی سعی کرتا ہوں۔ تاکہ اس نوعیت سے بھی خدا کرے حقیقت واضح ہوجائے انما الاعمال بالنیات۔ خدا پورا پورا معاف کرے اور ساتھ دے۔ آمین وباللہ التوفیق

اللہ تعالیٰ وہ ہے جو حقیقت میں چھپتی ہوئی نظر رکھتا ہے۔ کون جانتا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب کا مستقبل کا انجام کیسا ہوگا! ایک وقت تھا کہ جن کی قدر و منزلت سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نمایاں تھی اور جماعت میں آپ کا ایک خصوصی مقام بھی تھا۔ جیسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی اور خلافت علیٰ منہاج نبوت پر سب کا اتفاق ہوا اور حضور علیہ السلام کے نہایت ہی قربت رکھنے والے صحابی حاجی الحرمین حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کو بالاتفاق سارے ہی اکابرین سلسلہ جن میں مولوی محمد علی صاحب بھی تھے خلیفہ اور حضورؑ کا جانشین تسلیم کرلیا۔ معًا اس کے چند سال ہی گذرنے نہ پائے تھے ۱۹۱۴ء میں جبکہ حضرت مولانا خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا وصال ہوا۔ مولوی محمد علی صاحب نے اندر ہی اندر حضرت میاں محمود احمد صاحب (خلیفہ ثانی) کی دشمنی میں خلافت کے خلاف پراپیگنڈہ شروع کردیا۔ اور اس کا حوالہ بھی حضور علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف لطیف رسالہ ''الوصیت'' سے ہی توڑ مروڑ کر پیش کرنے اور ثابت کرنے کی ناکام جسارت سے کام لیا۔ حالانکہ ''الوصیت'' میں واضح اور احسن رنگ میں صریح وضاحت موجود ہے جیسے کہ دو قدرتوں کا ظاہر ہونا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حوالہ دیکر فرمادیا گیا ہے کہ خلافت خلافت ہی ہے۔ انجمن نہیں۔ غرض الوصیت ایک جامع فیصلہ کن حضورؑ کی وہ آخری تصنیف ہے جس میں نبوت اور خلافت پر سیر حاصل رشنی ڈالی گئی ہے۔ جب مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء نے اپنی غلط اور حاسدانہ تاویلات سے خلافت کے انکاری اور باغی بن کر کام لینا چاہا اور در پردہ خود کو اپنے عہدہ خلیفہ کی تمنا پوری ہوتے ہوئے نہ دیکھ کر خلافت کا بھی انکار کردیا۔

پس وہی ہوا جو خدا عالم الغیب چاہتا تھا اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو خلیفہ ثانی کے طور پر منتخب کرلیا گیا۔ تب سوائے اس کے مولوی محمد علی صاحب کیا کرتے قادیان چھوڑ کر لاہور چلے گئے۔ جہاں جاکر اپنا الگ مرکز بنالیا اور خلافت حقہ اسلامیہ کے خلاف سرگرم عمل رہے۔ جس کا نتیجہ اور انجام آخرکار جو ہونا تھا وہی ہوا۔

اِدھر خدائی تقدیر سے خلافت ثانیہ کا نہایت بابرکت دور کا آغاز ہوا اور دنیا کے کناروں تک شہرت پاگیا اور آج بفضلہ تعالیٰ مرحلہ وار خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شاندار مبارک دور خلافت بڑے ہی آب و تاب سے چمکتا ہوا نشان بنکر ساری دنیا کو روشن کرتے جارہا ہے اور صد سالہ خلافت جوبلی کا پرچم اڑاتے ہوئے گذر رہا ہے جسے دیکھ کر ایک دنیا متاثر ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ اسی خلافت حقہ کے ذریعہ اسلام و احمدیت چار دانگِ عالم میں صحیح اسلامی تعلیم کو اُجاگر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ساتھ آپ کے آقا و مطاع حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین والمرسلین کا جھنڈا ساری دنیا میں لہرائے جانے کا عزم پورا ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔ خلافت میں ہی اسلام کی جان ہے اور اسی کے ساتھ ترقی مضمر ہے۔

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

اب مضمون کا دوسرا پہلو جو ان واقعات پر مشتمل ہے جو ساٹھ سال عرصہ قبل کے ہیں۔ یعنی ۱۹۵۲ء سے پہلے ہیں۔ خاکسار پیغامی جماعت سے تعلق رکھتا تھا۔ جس کا قیام اس وقت ہبلی میں تھا۔ ان دنوں پیغامی انجمن لاہور کی طرف سے حیدرآباد میں مبلغ انچارج کے طور پر مولوی شیخ محمد انعام الحق صاحب تھے اور مقامی طور پر ایک کنڑی دان مبلغ بھی تھے۔ ہبلی میں مذکورہ پیغامی انجمن کے تیماپوریوں کی بھی ایک انجمن تھی جو محمدیہ انجمن کے نام سے موسوم تھی۔ جس کے بانی مولوی محمد عبداللہ صاحب تیماپور کے رہنے والے تھے، جن کا نام نہاد دعویٰ بھی مہدی آخرالزماں ہونے کا تھا۔ جو خدائی مار کے نتیجہ میں کالعدم ہوگیا۔ اس انجمن کے کوئی مبلغ وغیرہ نہیں تھے البتہ انہوں نے لاہور پیغامی انجمن سے رابطہ رکھ کر جب کبھی ان کا سالانہ جلسہ ہوتا لاہور سے کبھی مولوی عمر الدین صاحب شملوی کو بلاتے تو کبھی عبدالحق صاحب ودیارتھی (فاضل سنسکرت) آتے۔ اِسی طرح بشیر احمد صاحب منٹو بھی آتے تھے۔ جو پیغامی انجمن کے مبلغ تھے۔ جن میں سے عمر الدین صاحب شملوی کو حضرت خلیفہ ثانیؓ نے جماعتی نظام کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں جماعت سے خارج کردیا تھا جو بعد اِس کے انہوں نے اپنا تعلق پیغامیوں سے جوڑ لیا۔ خدا کا فصل دیکھو کہ یہی شملوی صاحب جب ہبلی میں خاکسار سے ملے۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ کے دیباچہ قرآن مجید پر اپنا تاثریوں بیان کئے بغیر نہ رہ سکے کہ واقعی یہ دیباچہ بےنظیر ہے اور ایک معجزہ ہے۔

عرض یہ سلسلہ تو آخر وقتی رہا پھر بند ہوگیا اور مختصر یہ کہ نہ تیماپوری انجمن رہی اور نہ ہی پیغامی جماعت رہی اور نہ ہی دیندار انجمن کے سوامیوں (مبلغ) کا دور رہا۔ جن کا مرکز حیدرآباد ہے اور اس کے بانی محمد صدیق دیندار صاحب، جن کا دعویٰ پیغامیت قوم کے بانی شری چن شویشور سوامی کے اَوتار کے روپ میں ہونے کا تھا۔ غرض تیماپوری ہو یا دیندار ہو کسی نہ کسی رنگ میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے قائل ضرور تھے۔ لیکن خلافت کے انکار کے باعث یہ سب لوگ اپنا وجود کھو بیٹھے۔

۱۹۵۱ء کے غالبًا شروع میں ہی چوہدری مبارک علی صاحب اتفاق سے جن کو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب جو کہ مرکز قادیان کی طرف سے ''الحق بلڈنگ'' ممبئی میں مبلغ انچارج تھے۔ ہبلی آئے تب احمدیت سے متعلق تصویر کا دوسرا رُخ سامنے آیا۔ حسب توفیق خاکسار نے دعا و استخارہ کی روشنی میں استفادہ کیا چونکہ نیت صاف تھی خالی الذہن ہوکر درد دل سے کی دعا رنگ لائی۔ راہنمائی کے بعد ''جماعت احمدیہ قادیان'' سے اپنا تعلق جوڑ لیا اور جماعت لاہور یعنی پیغامیت سے الگ ہوگیا۔ میرے ساتھ تعلق رکھنے والے جو دوست تھے وہ بھی یکے بعد دیگرے جماعت قادیان سے منسلک ہوگئے۔ اس طرح ۱۹۵۲ء میں مکرم چوہدری مبارک علی صاحب کے ذریعہ جماعت احمدیہ ہبلی کا قیام عمل میں آگیا۔ مولوی عمر الدین صاحب شملوی جن سے میرے تعلقات بھی رہے تھے اور بمقام کراڈ مہاراشٹر میں ان دنوں میرے زیر تبلیغ جو احباب تھے شملوی صاحب کو خاکسار نے وہاں جانے کا بھی مشورہ دیا تھا۔ بالآخر یہ سب کچھ ٹوٹ گیا اور ممبئی میں مولوی عمر الدین صاحب شملوی کا انتقال ہوگیا۔

### ہبلی میں جماعت کا قیام

بفضلہ تعالیٰ خاکسار کو پہلا احمدی ہونے کا شرف حاصل رہا۔ الحمدللہ۔ ۱۹۵۲ء سے اب تک باقاعدہ جماعت میں مبلغین کا تقرر سلسلہ وار چلتے آرہا ہے۔ اس عرصہ میں دیرینہ صدارت و دیگر عہدیداری کی صورت میں پھیلے ہوئے کارگزاریاں یہ سب خدا کا احسان رہا کہ توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ اس مختصر وضاحت کے بعد پیغامیوں سے متعلق کچھ ضروری واقعات پر مبنی امور عرض کرنے کی سعی کرنا چاہوں گا۔

چونکہ خاکسار کو ۱۹۵۷ء میں ربوہ کے علاوہ لاہور میں بھی جانے کا موقع ملا تھا جہاں پر جن جن سے ملنا ہوا اس کی مختصر تفصیل ہدیہ قارئین ہے۔

امرتسر سے لاہور جانے کے لئے اُس وقت ریلوے کا سفر تھا۔ اتفاق سے ٹرین میں حبیب بنک پاکستان کے ایک منیجر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو خاکسار نے پوچھا کہ کیا لاہور میں احمدیوں کا جلسہ ہوتا ہے۔ موصوف نے جواب میں کہا کہ نہیں البتہ ربوہ میں ہوتا ہے۔ لاہور ریلوے اسٹیشن پر پاسپورٹ کی ضروری کاروائی سے فارغ ہوکر ربوہ جانا تھا۔ اُن دنوں جو غیر احمدیوں کی بسیں جاتی تھیں وہ ربوہ نہیں ٹھہرا کرتی تھیں بلکہ ربوہ کے آگے ہو یا پیچھے ہو مسافروں کو اُترنا ہوتا تھا اس کی وجہ مخالفت تھی جو شدت کی تھی یہاں تک کہ اس سال ربوہ کا جلسہ بھی حکومت پاکستان نے روک دیا تھا۔ جیسے بھی ہو آخر الحمدللہ ربوہ پہنچنا ہوگیا۔ یہ دیکھ کر احمدیوں نے اپنی الگ بسیں چلانی شروع کردیں۔ یہ ابھی دریاء چناب کے قریب ایک تاریخی شہر بن گیا ہے۔ جہاں پر جماعتی ادارہ جات، مساجد، تعلیمی مراکز کے علاوہ ہسپتال غرض ہر قسم کی ضروری سہولیات میسر ہیں۔ یہ ایک معجزانہ دینی برکتوں سے معمولی غیر آباد جگہ ایک عالمی شہرت یافتہ شہر بن گیا ہے جس پر آج دنیا کی نظر ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ پیارے حضور حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کا دیدار نصیب ہوا۔ باری باری سب کو ملنے اور دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور ربوہ جانے کا اصل مقصد اور برکات سے حصہ ملا۔ علاوہ اس کے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ قمر الانبیاء کے لقب سے نوازے جانے والے مقدس وجود سے آپ کی کوٹھی پر ملاقات اور گفتگو کا نادر موقع ملا۔ علاوہ اس کے جید علماء سلسلہ سے ملاقات ہوئی۔ ان میں حضرت خالد بن ولید کا انعام یافتہ خطاب پانے والے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری خاص ہیں۔ محترم قاضی محمد نذیر

صاحب لائلپوری کے علاوہ محترم روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر روزنامہ الفضل سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سے ملاقات کے دوران آپ کو احمدیہ بلڈنگس لاہور جانے کے میرے اِرادے کا اظہار کیا گیا۔تب آپ نے فرمایا کہ میری طرف سے وہاں یہ پیغام دو کہ ''نبوت اور خلافت'' کے بابت آخری تصفیہ یا فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف ''الوصیت'' ہی کا حصہ ہے اگر وہ چاہیں تو آمادہ ہوں۔

خاکسار نے احمدیہ بلڈنگس لاہور میں پیغامی جماعت کے دوسرے امیر مولوی صدرالدین صاحب سے ملاقات کر کے صاحبزادہ صاحب کا پیغام محبت پیش کیا۔ نیز وروحانی رنگ میں صداقت خلافت کے طور پر میرا پیغامیت سے احمدیت قبول کرنے کی خدائی راہنمائی کا بھی حوالہ دیا گیا تو موصوف مولوی صاحب نے پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے جلالی طور پر کہا کہ یہ راہنمائی آپ کے لئے ہے نہ کہ دوسروں کے لئے محبت ہے۔اور جب مینیجر صاحب حبیب بنک کا حوالہ دیا گیا کہ لاہور میں احمدیوں کا کوئی جلسہ نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے تو البتہ ربوہ میں ہوتا ہے۔ یہ بات مولوی صاحب کے سینہ پر جالگی۔اسی پر بس نہ ہوا جب بتایا گیا کہ ہبلی میں جو آپ کی جماعت سے تعلق رکھنے والے تھے وہ سبھی جماعت قادیان سے منسلک ہوگئے اور وہاں اب آپ کی جماعت کا وجود بھی نہ رہا۔تب ان باتوں سے موصوف بوکھلا گئے پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے ماننے والے دوفریق میں سے خدا کس کے ساتھ ہے۔ اس طرح واقعاتی رنگ کی گفتگو الحمدللہ غالب رہی۔

پیغامیوں کا ایک اخبار پیغام صلح نکلتا تھا جس کے ایڈیٹر دوست محمد صاحب تھے، ان سے ملاقات ہوئی۔ وہاں منافق اللہ دتا بھی تھا جن کو اخراج از جماعت کیا گیا تھا۔ دیکھا گیا غرض مسجد کیا ایسے ہی چند لوگوں کی ایک ڈیڑھ صف تھی جبکہ ان کے مرکزی مسجد کا یہ حال تھا۔ دعویٰ تو ان کا صداقت کا تھا مگر حال ایسا ظاہر تھا۔

مزید یہ بھی کہا گیا کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان میں جو تقاریر ہوئیں کہ سکھ احباب پر بھی یہ تاثر پیدا ہوا کہ آخر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے الہامات کی روشنی میں کوئی وقت دوبارہ قادیان کو ہجرت ہوگی اوراحمدیت کا غلبہ ہوجائے گا۔

ان جملہ واقعات سے متاثر ہو کر مولوی صدر الدین صاحب امیر پیغامی کو اب پیغام کہاں! دنیا کی فکر لاحق ہوگئی جو کہ واقعاتی رنگ میں صداقت کی ایک مار تھی۔

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
ایک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

ہبلی کے قریب گوا میں چند ایک پیغامی تھے۔ تقسیم ملک کے بعد مرکز احمدیت قادیان سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مرحوم جو ان دنوں ممبئی میں مبلغ تھے اور حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت وتبلیغ تھے۔موصوف کی اجازت سے مولانا امینی صاحب کو گوا لے جایا گیا جہاں موصوف نے کئی ایک افراد سے ملاقات کی اور دو تین جگہ جیسے پنجم بھی ہے تقاریر کا پروگرام بھی تھا۔ اسی طرح دوسرے ایک مقامی مبلغ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کو بھی دورہ پر لے جایا گیا اور تقریر کا موقعہ بھی ملا۔محترم امینی صاحب کی تقاریر سے لوگ کافی متاثر بھی ہوئے اور احمدیت سے مانوس بھی۔ خدا یہ سب کاروائیاں بابرکت کرے آج بھی بفضلہٖ تعالیٰ رابطے کو جاری رکھا گیا ہے۔

مضمون کے آخر میں عرض ہے کہ دہلی میں ان دنوں باسی کڑی میں اُبال کے مترادف پیغامیوں کا ایک رسالہ ''چودھویں صدی'' ماہواری نکلتا ہے جو برائے نام ایک پروپیگنڈا کے سوا کچھ حقیقت نہیں ہے۔اس رسالہ کی کاپیاں میرے پاس موجود ہیں جن میں وہی سابقہ مضامین کو شائع کرتے رہتے ہیں۔

مذکورہ رسالہ کے ایڈیٹر کا دہلی کو خاکسار نے جو تبلیغی چٹھی تحریر کی ہے اس کی نقل درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہبلی: ۳/جولائی ۲۰۰۸ء

کیا عالی مرتبہ خلافت کہوں
کیا منزل قربت کہوں

محترم مولانا مفتی ممتاز احمد صاحب ایڈیٹر ''چودھویں صدی'' دہلی
(احمدیہ انجمن اشاعت اسلام انڈیا کا ترجمان)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ آپ بخیرو عافیت ہونگے۔

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کی خوشی میں آنمکرم کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد قبول ہو۔

چونکہ اس مبارک موقعہ پر آپ کی یاد پر جہاں یہ چٹھی تحریر کرنی پڑی وہاں حسب توفیق ایک تڑپ جو رہتی ہے دعا بھی کی گئی۔خدا کرے قبول ہو۔آمین۔

چونکہ آپ ایک عالم فاضل وجود ہیں کچھ بعید نہیں بآسانی دعا و استخارہ سے بھی استفادہ فرماتے ہوئے حق وصداقت کو جان جائیں اگر نفس کا دخل مانع نہ ہو۔

خاکسار کی تو آپ سے یہی خواہش ہے اور تڑپ بھی کہ خدا حقیقی معنوں میں خلافت احمدیہ کے تعلق سے خالی الذہن ہو کر نہ صرف مستفیض ہوں بلکہ فضل بھی پا جائیں۔ خدا کرے آپ کے تعلق سے بھی خصوصًا خاکسار کی یہ دعا قبول ہو۔

عمر کا اعتبار کہاں! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ''الوصیت'' میں واضح ہدایت وصریح وضاحت کے باوجود بھی تاویلات سے کام لینا ایک نفس کا دھوکہ ہے اور جان کر بھی نہ جانے جیسا گمراہ رہنا آخر بتاؤ سہی کیا فائدہ اور کونسی کامیابی کا حصول ہو رہا ہے۔

خدا نے دل ودماغ اور روشن آنکھیں دی ہیں۔ انسانی حقیقی ضمیر کی پکار بھی یہی ہے کہ ''نبوت ہو اور خلافت ہو'' (الوصیت کی روشنی میں بھی)

پس کوئی وجہ نہیں اور حقیقی ایمان کا تقاضہ بھی یہی پکار کر کہہ رہا ہے کہ خوش قسمت نبو اور ایچا پیچی چھوڑ کر صدق دل سے جہاں کچھ قبول کیا ہے وہاں پورا پورا قبول کر کے (یعنی خلافت اور نبوت) اپنے پیدا کرنے والے مہربان آقا ومولا کو راضی کرو۔ اسی میں انجام بالخیر ہے۔

خاکسار تو سچ مانو ایک آپ سے اُنس کی وجہ سے اپنی ایک تڑپ کا اظہار کر رہا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔آمین

والسلام

نوٹ: براہِ کرم بواپسی ڈاک جواب دیکر خوش کریں۔جزاکم اللہ

مذکورہ چٹھی کا جواب تاحال موصول نہیں ہوا! سمجھا یہی گیا کہ وہ جواب کیا دینگے جو کچھ ان کے پاس صداقت ہی نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

## بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 28

امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اگرچہ یہ عام تو نہیں لیکن اس کی آوازیں کہیں کہیں سے اٹھنی شروع ہوگئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یتامیٰ کی خبرگیری کرنے کا حکم دیا ہے اسی طرح اگر کوئی ان کے مال کا محافظ ہو تو ان کے مال کی پوری حفاظت کرنے اور ان کی امانت کو ان کو واپس کرنے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَلَاتَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَانُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْكَانَ ذَاقُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔

(سورۃ الانعام: ۱۵۳)

ترجمہ: اور سوائے ایسے طریق کے جو بہت اچھا ہو یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے اور ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورے کیا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتے اور جب بھی تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو خواہ کوئی قربی ہی (کیوں نہ) ہو۔ اور اللہ کے (ساتھ کئے گئے) عہد کو پورا کرو۔ یہ وہ امر ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔

فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یتامیٰ کے تعلق سے خصوصی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یتیم کا مال جس کے پاس ہو وہ اس کا امین ہے۔ ایسے مال اپنی ذات پر خرچ کرنے سے اموال اور جائیدادوں میں وسعت نہیں آتی۔ ایسے لوگ اس انذار کے نیچے ہیں کہ انما یاکلون فی بطونھم نارًا کہ وہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ پس یہ بہت خوف کا مقام ہے۔ اسی طرح اللہ نے ماپ اور تول میں انصاف کو قائم کرنے کی نصیحت فرمائی ہے وہ قومیں تباہ وبرباد ہوجاتی ہیں اور ہلاکت کے گڑھے میں گرتی ہیں جو اس طرح کے دھوکے کرتی ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ خدا کے آگے سجدہ شکر بجالاتے رہیں۔ جس نے ہم پر ہماری محدود وسعت کے مطابق بوجھ ڈالا ہے اور ساتھ ہی اپنی رحمت کی وسعت سے اپنی بخشش کی چادر میں لپیٹنے کی خوشخبری ہمیں دی ہے۔

☆☆☆☆☆

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد شہروز مسرور
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

# خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے تحت

# ہندوستان میں عظیم الشان تقریبات

(............ صغیر احمد طاہر قادیان............)

جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے خلافت احمدیہ کے سوسال پورے ہونے پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے ساتھ خوشیوں سے معمور سال ۲۰۰۸ء نہایت ہی اہم بابرکت اور تاریخی سال تھا۔ پوری دنیا میں جماعت احمدیہ عالمگیر نے اس سال کو خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے رنگ میں منایا۔

ہندوستان جو مسیح مہدی کا پایہ تخت ہے اور جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز قادیان میں ہونے کی وجہ سے پورا سال خلافت جوبلی کے تحت مختلف تقریبات منعقد ہوئیں۔ ان تقریبات پر صدر جمہوریہ ہند کے علاوہ نامور سیاسی و مذہبی جماعتوں کے سربراہان کے پیغامات موصول ہوئے۔ بفضلہٖ تعالیٰ جہاں ایک طرف جماعت کی ترقی سے بوکھلائے ملّاں نے بعض مقامات پر جوبلی تقریبات کو روکنے کی کوشش کی وہاں پر دوسرے مقامات پر خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائیدات کے ساتھ جماعت کی تقریبات منعقد ہوئیں اور ان کی تشہیر میں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا نے نمایاں کوریج کی۔ الحمدللہ علی ذٰلک۔

ہندوستان بھر میں خدمت خلق کے حوالے سے فری میڈیکل کیمپ مثالی وقارعمل کے علاوہ جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلسہ ہائے یوم مسیح موعود، یوم مصلح موعود کے علاوہ جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب صوبائی صدسالہ جوبلی کانفرنسز کے علاوہ جلسہ ہائے یوم خلافت شایان شان رنگ میں منائے گئے۔ ہندوستان بھر میں پرانی جماعتوں کے ساتھ ساتھ نئی جماعتوں میں بھی پورے سال روحانیت سے لبریز پروگراموں سے بفضلہٖ تعالیٰ ایک نمایاں تبدیلی احباب جماعت میں پیدا ہوئی ہے۔

۲۷رمئی کے تاریخی دن مرکز احمدیت قادیان کو خوبصورت آرائشی گیٹوں اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ تمام جماعتوں، گھروں اور مرکزی دفاتر کو رنگین قمقموں سے سجایا گیا۔ کچھ ایسا ہی نظارہ ہندوستان بھر میں تمام جماعتی اداروں، مشن ہاؤسز اور مساجد کے ساتھ ساتھ افراد جماعت کے گھروں اور محلوں کا رہا۔ نماز تہجد باجماعت سے ہر جگہ افراد جماعت نے دن کا آغاز کیا۔ اجتماعی دُعاؤں اور صدقات کے ساتھ جشن تشکر منایا گیا۔ ان سب پروگراموں میں مرکزی حیثیت کا ایک عظیم تاریخی پروگرام چشم فلک نے ۲۷رمئی ۲۰۰۸ء کو اس وقت مشاہدہ کیا جب مرکزی تقریب برطانیہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ سارے ہندوستان کی جماعتوں نے اس تقریب کے لئے اجتماعی و انفرادی انتظامات کئے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر جہاں غیر احمدی وغیر مسلم افراد مدعو تھے وہاں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا نے اس کو نہ صرف ریکارڈ کیا بلکہ بعض جگہ کیبل اور چینل پر متعدد مرتبہ دکھایا اور اخبارات نے نمایاں سُرخیوں کے ساتھ بعض نے حضور کی تصویر اور مکمل متن کے ساتھ پیغام کو شائع کیا۔

مرکزی پروگرام جس کو MTA نے دنیا بھر کے ۱۹۳ ممالک کے احمدیوں کو ایک ساتھ تقریب میں نہ صرف جمع کیا بلکہ ربوہ لندن اور قادیان مراکز احمدیت کو ایک ساتھ جوڑ کر نعرہ تکبیر کے فلک بوس نعروں سے عجیب روحانی سماں باندھ دیا۔ احمدیت کو مٹانے کے خواب دیکھنے والے اور احمدیت کو اسلام سے الگ بتا کر اپنا پیٹ پالنے والے ملّاں انگشت بدنداں تھے۔ جب اس بابرکت تاریخی موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مقدس عہد کو دہرایا تو کروڑوں احمدیوں نے بیک وقت کھڑے ہو کر حضور کی اتباع میں یہ عہد دہرایا۔

"آج خلافت کے سوسال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین۔ اللھم آمین۔ اللھم آمین۔

MTA نے عالمگیر جماعت احمدیہ کو خلافت سے جوڑ کر احمدیت کو جس وحدت کی کڑی سے جوڑا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر کیا جائے کم ہے حضور انور کے خطبات جمعہ سے دو اقتباس درج کرتے ہوئے دعا ہے کہ اس الٰہی انعام کی جس نے ہر احمدی کو براہ راست خلافت سے مربوط کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۱رمئی ۲۰۰۸ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے ایک بڑا انعام احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن بھی ہے...اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ایم ٹی اے کو روحانی خزائن اور خلافت کی برکات پہنچانے کا بڑا ذریعہ بنایا ہے یہ اپنوں کے لئے تربیت اور غیروں کے لئے تبلیغ کا ایک بڑا ذریعہ ہے احمدیوں کو توجہ کرنی چاہئے کہ ایم ٹی اے چینل کو باقاعدگی سے دیکھیں اور یہ بات بھی آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بندہ بنانے والی ہوگی۔"

۲۷رجون ۲۰۰۸ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین نے فرمایا:

"ایم ٹی اے نے ہر احمدی کو جو ایم ٹی اے دیکھتا ہے دنیا میں منعقد ہونے والے جلسوں کے نظارے دکھا کر ایک ایسا وحدت میں پرو دیا ہے جس نے مختلف قوموں کے احمدیوں کے مزاج اور روایات بھی ایک کر دیئے ہیں۔"

خلافت جوبلی کے پروگرام کے تحت ظہور قدرت ثانیہ کے مقام پر تعمیر ہونے والی یادگار کی تقریب سنگ بنیاد ۲رجنوری ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوئی اس تقریب کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ نے کی جبکہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی نے یادگار کے متعلق تعارف کروایا۔ یادگار کا ڈیزائن محترم شیخ عبدالرزاق صاحب آرکیٹیکٹ یوکے کا ڈیزائن حضور نے منظور فرمایا۔ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس کے چیئرمین محمد احمدی صاحب کے سپرد یہ کام ہوا۔ جس کے لئے شیخ عبدالرزاق صاحب، شیخ محبوب الرحمٰن صاحب اور چوہدری اعجاز الحق صاحب سول انجینئر نے معاونت کی۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس یادگاری مقام پر ۲۷رمئی ۲۰۰۸ء کو صدسالہ خلافت احمدیہ کی عظیم الشان تاریخی تقریب منعقد ہوئی۔

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے لئے ایک یادگاری گیٹ کا سنگ بنیاد مورخہ ۲۷رجنوری ۲۰۰۸ء کو نزد چار منزلہ بلڈنگ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے رکھا۔ بعدہٗ درویشان قادیان، ناظر صاحبان انجمن تحریک جدید کے وکیل الاعلیٰ اور ناظم وقف جدید و ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید و صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے بھی سنگ بنیاد رکھنے کی سعادت پائی۔ اس موقعہ پر بھی شہر کے غیر مسلم معززین کے علاوہ ایس ایچ او اور ڈی ایس پی قادیان نے بھی شرکت کی۔

**مقابلہ تحقیقی انعامی مقالہ نویسی:**

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے حوالے سے تحقیقی انعامی مقالہ نویسی کے مقابلہ جات رکھے گئے تھے جس کے لئے انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال وناصرات نیز مبلغین و معلمین کے چھ طبقات کے لئے چھ عنوان مقرر کئے گئے تھے۔ جس کے تحت پورے ہندوستان سے کل ۱۱۵ مقالے موصول ہوئے۔

انصاراللہ کے مقالے کا عنوان انعام خلافت کا تصور تھا جس کے ۱۲ مقالے موصول ہوئے۔

اوّل مکرم ریاض احمد خان صاحب ساندھن، دوئم دلشاد صاحب ننگلہ گھنوا اور سوئم محترم فیروزالدین صاحب انور کلکتہ قرار پائے۔ خدام کے لئے برکات خلافت دین کے استحکام کے لحاظ سے کا عنوان مقرر کیا تھا جس کے تحت ۱۴ مقالے موصول ہوئے۔ اوّل مکرم شمیم احمد صاحب غوری ابن مکرم محمد شفیع غوری صاحب قادیان، دوئم محمد مصور ابن مکرم منور احمد حیدرآباد اور سوئم سید نعیم احمد کاشف ابن سید وسیم احمد صاحب قادیان رہے۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ کے لئے "برکات خلافت خوف کو امن میں بدلنے کے لحاظ سے" کا عنوان مقرر تھا۔ جس کے تحت ۳۰ مقالے موصول ہوئے۔ اس میں اوّل محترمہ رؤوف رومی بنت عبدالرحیم صاحب وی کے کوڈالی، دوئم صباحت پروین صاحبہ بنت محمود احمد گلبرگی یادگیر سوئم صبیحہ وسیم صاحبہ بنت سید وسیم احمد صاحب قادیان آئیں۔ اطفال وناصرات کے لئے تنظیموں کے لحاظ سے "خلافت ثانیہ کی برکات" عنوان مقرر تھا جس کے لئے ناصرات کے ۲۵ مقالے موصول ہوئے۔ اوّل عزیزہ فریحہ سعدی بنت مکرم محمد مصلح الدین سعدی مبلغ سلسلہ، دوئم خان آمنہ کنول بنت مجیب اللہ صاحب عثمان آباد، اور سوئم خان صادقہ عنبر بنت محیب اللہ خان صاحب عثمان آباد رہیں۔

اطفال کے ۲۱ مقالے موصول ہوئے لیکن شرائط پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے مقابلہ میں شمار نہیں ہوئے۔

مبلغین کے لئے عنوان "خلافت اور قیام توحید" مقرر کیا گیا تھا جس کے تحت سات مقالہ جات موصول ہوئے ان میں اوّل مکرم مولوی میر عبدالحفیظ صاحب، دوئم مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب، سوئم مکرم سید کلیم احمد صاحب عجب شیر قادیان رہے۔ معلمین کے لئے


M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

خلافت علی منہاج نبوت کی بشارات اور خلافت احمدیہ کا قیام عنوان مقرر تھا۔ کل ۲۷ مقالے موصول ہوئے ان میں اوّل مکرم عبدالمتین عالم صاحب، دوئم مرزا انعام الکبیر اور سوئم غلام حسن دین صاحب رہے۔

**امتحان دینی کتب** : خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت ہر سہ ماہی کو دینی امتحان درج ذیل کتاب کا ہوا۔ جس میں احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

منصب خلافت، آئینہ صداقت، نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر، خلافت حقہ اسلامیہ۔

**دوران سال وسیع پیمانے پر مختلف تقاریب کا انعقاد** :

جماعتی اجلاسات کو جوبلی سال میں یوں تقسیم کیا گیا تھا جلسہ یوم مصلح موعودؓ پورے ہندوستان میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام اور جلسہ یوم مسیح موعود مجلس انصاراللہ کے زیر انتظام۔ بفضلہٖ تعالیٰ جہاں مرکزی طور پر قادیان میں خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام جلسہ یوم مصلح موعود شایان شان رنگ میں منایا گیا۔ اسی طرح ایک عظیم الشان نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔ وہاں ہندوستان بھر میں اطلاعات کے مطابق کل ۱۱۸۲ پرانی اور نئی جماعتوں میں جلسہ مسیح موعود منایا گیا۔ قادیان میں مجلس انصاراللہ کے زیر انتظام ۲۳ مارچ کو ہی سرائے طاہر میں جلسہ پیشوایان مذاہب منایا گیا۔

**نظام وصیت میں شمولیت**: صد سالہ خلافت جوبلی کے پروگراموں میں سے ایک اہم پروگرام چندہ دہندگان کا 50% نظام وصیت میں شامل ہونا تھا جس کے تحت نومبائعین کے لئے 5% کا ٹارگیٹ مقرر تھا۔ مقررہ ٹارگیٹ کے مطابق ۷۰۳۷ چندہ دہندگان کو نظام وصیت میں شامل ہونا تھا۔ الحمدللہ کہ مرکزی وفود کے دورے اور تربیتی اجلاسات کے ذریعہ نہ صرف احباب جماعت ہندوستان کو ٹارگیٹ پورا کرنے کی توفیق ملی بلکہ ٹارگیٹ سے بڑھ کر ۷۲۱۶ افراد کو نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

**صد سالہ جوبلی صوبائی جلسے** : بفضلہٖ تعالیٰ پنجاب، ہماچل، کرناٹک، کشمیر، بنگال و اسام، بہار، جھارکھنڈ، کیرلہ، تامل ناڈو، ہریانہ، اترانچل، راجستھان، مدھیہ پردیش، اڑیسہ، یوپی دہلی، مہاراشٹرا اور گجرات، پورٹ بلیر انڈیمان وغیرہ۔ قریباً ۲۱ مقامات پر کامیاب صوبائی سطح پر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی جلسے و کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ تمام صوبائی جلسوں میں مرکزی وفود نے شرکت کی۔

**خدمت خلق کے تحت مختلف طبی کیمپ**: خدمت خلق کے تحت ہندوستان بھر میں مجلس انصاراللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام ۱۴ میڈیکل کیمپ کے علاوہ ۳۷ مقامات پر چھوٹے چھوٹے میڈیکل کیمپ لگائے گئے۔ جس کے ذریعہ ۶۶۵۰ سے زائد مریضوں کا چیک اَپ کروایا گیا۔ ۳۰۷۸۴ مریضوں کے علاج کے لئے ساڑھے تین لاکھ سے زائد رقم خرچ کی گئی۔ اسی طرح غرباء میں اناج تقسیم کیا گیا۔ ہسپتال میں مریضوں کو پھل دیئے گئے۔ ۳ مقامات پر رفاہ عام کے لئے پانی کا انتظام کیا گیا۔ ۴۰۰ وقار عمل کے ذریعہ ایک ہزار سے زائد پودے لگائے گئے۔ عطیہ خون کے ۱۲ کیمپ لگائے گئے جس میں ۲۱۹ انصار و خدام نے خون کا عطیہ دیا۔ ان کیمپ میں بفضلہٖ تعالیٰ سیاسی و سماجی شخصیات نے حصہ لیا۔

ہریانہ میں بلڈ کیمپ میں ۳۵ نومبائعین نوجوانوں نے خون کا عطیہ دیا۔ جس کا اخبارات اور ٹی وی پر کافی چرچا رہا اور جماعت کے نوجوانوں کے جذبہ خدمت خلق کی تعریف کی گئی۔ ایسا ہی ایک کیمپ دہری رلیوٹ راجوری میں لگایا گیا۔ لب سڑک جماعتی اکیڈمی میں اس کا انتظام تھا جس کے لئے ضلع سے طبی عملہ نے شرکت کی۔ تقریب کے دوران ہی سابقہ وزیر اعلیٰ کشمیر ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا گذر ہوا اور سیدھا کیمپ آئے اور جماعت کی خدمات کی سراہنا کے ساتھ ہی بتایا کہ میرے والد شیخ عبداللہ ایک مرتبہ قادیان گئے۔ واپس آنے پر دہلی کے ایک مولانا ندوی نے وضاحت چاہی کہ آپ اپنا عقیدہ ظاہر کریں۔ مجھے آپ کے عقیدے پر شک ہے۔ شیخ صاحب نے جواب دیا۔ الحمدللہ میرا عقیدہ ہے مسلمان ہوں اور آپ کو یہ پوچھنے کا حق حاصل نہیں یہ معاملہ میرے اور خدا کے درمیان ہے۔

کلکتہ میں بلڈ ڈونیشن کیمپ میں پریس اور میڈیا والوں کی موجودگی میں انصار اور خدام نے خون کا عطیہ دیا جبکہ ۱۶ لجنہ نے بھی اس میں حصہ لیا جس کا انتظامیہ نے برملا اظہار کیا کہ یہ پہلا موقعہ ہے جہاں جذبہ خدمت خلق کے تحت عورتیں آگے آئی ہیں۔ جماعت احمدیہ کی یہ خدمت قابل تحسین ہے جس نے ایسی اچھی تعلیم دے کر معاشرہ کی اصلاح کی ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ مجلس انصاراللہ کے تحت ۸ مستقل ہومیو ڈسپنسری چل رہی ہیں۔ جس کا اپنوں اور غیروں کو کافی فائدہ ہو رہا ہے۔

**خصوصی اشاعتیں**: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام صد سالہ خلافت جوبلی ہندوستان کی تیرہ زبانوں میں ۱۹۰۰۰۰ تعداد میں شائع ہوا۔

خلافت جوبلی Logo کے ۲۵ نمونے مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام تیار کر کے معززین میں تحفۃً اور جماعتوں میں قیمتاً دیئے گئے۔ درجن سے زائد مستقل تاریخی و معلوماتی نمائشوں کے علاوہ بک فیئر میں جماعتی اسٹال لگائے گئے۔

مرکزی اخبار ہفت روزہ بدر نے تین صد سے زائد صفحات پر مشتمل رنگین تصاویر کے ساتھ خصوصی نمبر شائع کیا۔ اسی طرح رسالہ انصاراللہ مشکوٰۃ راہ ایمان و دیگر جماعتی رسالہ جات نے بھی خصوصی نمبر شائع کئے۔

**پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ نمایاں کوریج**: بفضلہٖ تعالیٰ ۱۳۶ اخبارات میں حضور کی تصویر کے ساتھ حضور انور کے پیغام کا متن اور مکمل پیغام کی اشاعت کے ساتھ ساتھ مضامین کی اشاعت ہوئی۔

ہندوستان میں ۲۰ سے زائد پریس کانفرنسوں کے ذریعہ ڈیڑھ صد سے زائد نیشنل اور صوبائی اخبارات میں جماعتی تقاریب کی فوٹو انٹرویو نیز تعارفی مضامین شائع کئے گئے۔

۱۲ ٹی وی چینلوں پر ہندوستان بھر میں جماعتی تقاریب کی جھلکیاں و انٹرویو دکھائے گئے۔ بعض مقامات پر کیبل کے ذریعہ حضور انور کے پیغام اور تقریب کی جھلکیاں دکھائی گئیں۔

**جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام تقاریب کی ایک جھلک**: ۳۰/جنوری تا ۶/فروری طلباء جامعہ احمدیہ کا صد سالہ خلافت جوبلی کے تحت سفر دہلی ہوا۔

۱۸/و ۱۹ فروری ۲۰۰۸ء کو لدھیانہ و ہوشیارپور کے تاریخی مقامات دکھانے کا پروگرام رکھا گیا۔ ۱۲/مئی کو خلافت احمدیہ جوبلی کے تحت پہلا خلافت سیمینار منعقد کیا گیا۔ جس کا عنوان خلافت راشدہ رکھا گیا۔ ۱۹/مئی کو قدرت ثانیہ حقہ اسلامیہ کے عنوان پر دوسرا سیمینار ہوا۔ ۲۵/مئی کو پیغام صلح پر سیمینار سرائے طاہر میں منعقد ہوا۔ اسی طرح ۲۵/مئی تا ۳۱/مئی ۲۰۰۸ء خلافت احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے متعلق حضور انور کے ارشاد پر تاریخی معلوماتی دیدہ زیب نمائش کا اہتمام کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو خلافت احمدیہ کی نئی صدی میں پہلے سے بڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت کے زیر سایہ اسلام احمدیت کو فتح و کامرانی نصیب ہو۔ ہر احمدی کو خلافت سے والہانہ محبت عطا ہو۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆☆

بقیہ مضمون از صفحہ نمبر 16

"یا تو آپ کے نفس آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں یا آپ جھوٹ بول رہے ہیں مَیں سچ کہتا ہوں کہ اگر میں خلیفہ بنتا تب بھی آپ میری اطاعت نہ کرتے اطاعت کرنا آسان کام نہیں۔ میں اب تم کو حکم دوں تو تم ہرگز نہ مانو اس پر ان میں سے ایک نے کہا کہ آپ ہمیں حکم دیں پھر دیکھیں کہ ہم آپ کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا نہیں۔ مولوی صاحب نے کہا اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جاؤ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کرلو' یہ بات سُن کر وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو نہیں ہوسکتا۔"

(نظام آسمانی کی مخالفت اور اُس کا پس منظر صفحہ ۳۲-۳۳)

خلیفہ ساز انجمن والوں کی خلیفہ سازی کا حشر تو سامنے آتا رہا تو خلیفہ کو معزول کرنے کی ناکام کوشش بھی آزمانا شروع کر دی چنانچہ ان کو خلافت راشدہ سے وابستہ لوگوں میں سے چند لوگ اپنے ہاتھ آگئے جو خلیفہ کو معزول کرنے کا موقف رکھتے تھے چنانچہ ۱۹۱۶ء میں مولوی محمد احسن امروہی کے ذریعہ اور ۱۹۳۷ء میں شیخ عبدالرحمٰن مصری کے ذریعہ اور پھر ۱۹۵۶ء میں عبدالمنان عمر وغیرہ کے ذریعہ معزولی کا حربہ بھی استعمال کر کے دیکھ لیا گیا۔ ان سب کی تاریخ طویل ہے فی الوقت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا ارشاد ہی سبق کے لئے کافی ہے کہ

"خلیفہ اللہ ہی بناتا ہے میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔" (پیغام صلح ۲۴/فروری ۱۹۱۴ء)

"مَیں اس قدر کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور اُسی کی طاقت ہے کہ معزول کرے۔ کسی انسان میں نہ خلیفہ بنانے کی طاقت ہے نہ معزول کرنے کی۔" (آئینہ صداقت صفحہ ۱۶-۱۷)

اب تک جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو تاریخ نے محفوظ کیا ہے وہ یہی ہے کہ خلیفہ ساز انجمن کی بنائی کوئی خلافت نہیں چل سکتی اور انجمن ساز خلفاء کو معزول کروانے کی کوشش بھی رائیگاں گئی۔

البتہ تاریخ یہ گواہی دے رہی ہے کہ....

۱-حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ (۱۹۰۸-۱۹۱۴ء)

۲-حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ (۱۹۱۴ء-۱۹۶۵ء)

۳-حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ (۱۹۶۵-۱۹۸۲ء)

۴-حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ (۱۹۸۲-۲۰۰۳ء)

اور اب

۵-حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوئے ہیں۔

(اللّٰھُمَّ اید امامَنا بروح القدس)

☆☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!
الفضل جیولرز
پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان
طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ ہند ۲۰۰۸ء اور اس کے شیریں ثمرات

(گیانی مبشر احمد خادم استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت سے ممالک کا دورہ فرمایا اس طرح ۲۱ نومبر ۲۰۰۸ء کے خطبہ جمعہ میں آپ نے اپنے دورہ ہند کے متعلق فرمایا:

''قادیان کے جلسہ کے لئے دعا کریں کہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہو اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر احمدی کو محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ تمام جانے والوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ مستقل دعائیں کرتے رہیں اور جو قادیان میں رہنے والے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ ہندوستان ایک بڑا وسیع ملک ہے اور غریب لوگ ہیں اس لئے نہیں آسکتے تو بعض دوسرے شہروں میں بھی جانے کا پروگرام ہے اللہ تعالیٰ ان جگہوں کے پروگرام بھی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور میرا یہ دورہ بے شمار برکات کا حامل ہو اور ان کو سمیٹنے والا ہو اور ہم جماعت کی ترقی ہمیشہ دیکھتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری پردہ پوشی فرمائے اور کبھی ہم اس کے فضلوں اور رحمتوں سے محروم نہ رہیں۔''

(بدر یکم جنوری ۲۰۰۹ء صفحہ ۱)

۲۳ نومبر بروز اتوار ہندوستان کے مقامی وقت کے مطابق چار بج کر پچاس منٹ پر حضور انور کا طیارہ دہلی (ہندوستان) کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اترا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ہندوستان کی سرزمین پر پڑے۔

افراد جماعت احمدیہ ہندوستان نے دہلی ایئر پورٹ پر سیدنا حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ جہاز کے دروازہ پر حکومت ہند کی طرف سے وزارت خارجہ کے پروٹوکول آفیسر دہلی کے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ان کے اسسٹنٹ پروٹوکول آفیسر، جائنٹ کمشنر کسٹمز، اسسٹنٹ کمشنر کسٹمز دہلی پولیس کے سیکیورٹی افسران امیگریشن کے افسران ائر پورٹ اتھارٹی کے نمائندگان اور برٹش ائرویز سٹاف کے دو ممبران نے حضور کا استقبال کیا اور انڈیا آمد پر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی احمدیہ مسجد دہلی تشریف آوری ہوئی جہاں احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُر جوش اور والہانہ استقبال کیا۔ مسجد بیت الہادی اور دہلی مشن ہاؤس کو رنگ برنگی جھنڈیوں بینرز اور بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی میں تشریف لاکر نماز ظہر عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

## دورۂ ہند اور فیملی ملاقاتیں

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت سے بہت محبت ہے اس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ کی انتہائی مصروفیات ہونے کے باوجود آپ اپنا قیمتی وقت احباب جماعت سے ملاقات کے لئے نکالتے ہیں اور ان کی دلداری فرماتے ہیں۔ دورۂ ہند کے دوران آپ نے تقریباً ۵۰۰۰ افراد سے فیملی و انفرادی ملاقاتیں کیں اور ان کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ بچوں میں چاکلیٹس تقسیم کیں اور دیگر تبرکات تقسیم فرمائے۔ احباب جماعت کے احوال دریافت کئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بعد افراد جماعت کے اندر خلافت احمدیہ سے محبت اور استحکام خلافت کے جذبات میں انتہائی اعلیٰ درجہ کا اضافہ ہوا۔ تقویٰ اور طہارت میں ترقی ہوئی تمام افراد جماعت جن میں اکثریت غرباء کی تھی اور بہت دور کا سفر طے کر کے بھی آئے تھے۔ اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے انتہائی خوشی اور سرور کے جذبات سے پُر ہو جاتے۔

## دورۂ ہند اور مساجد کا افتتاح

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ ہند انتہائی برکات کا موجب بنا۔ اللہ تعالیٰ کے افضال حضور انور کی برکت سے آسمان سے موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوئے۔ سیدنا حضور انور نے صوبہ تامل ناڈو کے شہر چنئی کے ایک مقام Saint Thoms Mount میں نئی تعمیر ہونے والی احمدیہ مسجد ''مسجد ہادی'' کا افتتاح فرمایا۔ سیدنا حضور انور نے مسجد ہادی میں نماز ظہر عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ جس کے ساتھ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ ہندوستان کی سرزمین میں یہ پہلی ایسی مسجد ہے جس کا افتتاح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ پھر ۱۹۴۷ء کے بعد ہندوستان کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی یہ پہلی ایسی مسجد ہے جس کا افتتاح خلیفۃ المسیح کے مبارک ہاتھوں سے ہوا۔

یہ مبارک دن جماعت احمدیہ چنئی کے لئے خوشیوں مسرتوں سے معمور ایک عید کا دن تھا۔ ایک بڑی تعداد نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار کسی خلیفۃ المسیح کو اپنے درمیان اتنا قریب سے دیکھا تھا۔ نمازوں میں خلافت کے یہ عظیم الشان فدائی روتے تھے اور بعض سسکیاں لیتے تھے۔ ان میں سے بہتوں کی زندگی میں یہ پہلی ایسی نماز تھی جو انہوں نے خلیفۃ المسیح کی اقتداء میں پڑھی۔ خلافت کے ان پروانوں کی خوشی ناقابل بیان تھی۔

## صوبہ کیرلہ میں ورود مسعود

مورخہ ۲۵ نومبر ۲۰۰۸ء بروز منگل پونے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احمدیہ مسجد بیت القدوس کالیکٹ کیرلہ تشریف آوری ہوئی جہاں جماعتی عہدیداروں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بچوں نے جو ایک ہی طرح کے خوبصورت لباس میں ملبوس تھے۔ خوش الحانی کے ساتھ کورس کی شکل میں دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ اس کے علاوہ سیدنا حضور انور نے مسجد عمر ارناکولم کیرلہ کا افتتاح فرمایا نیز ارناکلم کی مسجد عمر اور اس علاقہ میں تعمیر ہونے والی دیگر چار مساجد مسجد بیت العافیت، مسجد ناصر، مسجد محمود اور مسجد بیت الہدیٰ کے افتتاح کے لئے ایک تقریب میں حضور انور نے شرکت فرمائی۔

## واقفین و واقفات نو سے ملاقات

اس دورہ میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین و واقفات نو کو بھی شرف ملاقات سے نوازا۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واقفین و واقفات کی کلاسوں میں بھی شریک ہوئے۔ مورخہ ۳۰ نومبر ۲۰۰۸ء بروز اتوار کو مسجد عمر ارناکولم میں پہلے واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس ہوئی اس کے بعد واقفات نو بچیوں کی کلاس ہوئی۔ واقفین نو بچوں اور بچیوں نے تلاوت اور نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین اور واقفات کو پُر معارف نصائح فرمائیں اور ان کے درمیان تبرکات تقسیم فرمائے۔ سیدنا حضور انور نے واقفین نو بچوں اور اسی طرح بچیوں سے سوالات بھی کئے۔ واقفین نو بچیوں کی کلاس میں حضور انور نے پندرہ سال اور اس سے بڑی عمر کی بچیوں سے دریافت کیا کہ کتنی بچیاں ہیں جنہوں نے باقاعدہ اپنا وقف فارم پر کر دیا ہوا ہے۔ اس پر کافی بچیوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے اس پر حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر دو بچیوں نے پروفیشنل کورسز اور باقی زیادہ تر بچیوں نے ٹیچنگ لائن میں جانے کا اظہار کیا۔ جب یہ ذکر ہوا کہ یہاں اکثر اسکول Co-Education ہیں تو حضور انور نے بچیوں کو باپردہ رہنے اور اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھنے کی تلقین فرمائی۔ سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ بچیوں کی دوستیاں بچیوں سے ہی ہونی چاہئیں اور واقفات نو بچیوں کو معاشرے میں اپنا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہئے۔

اللہ کے فضل سے یہ کلاس خلیفۂ وقت کی برکت سے نہایت کامیاب و کامران رہیں۔

## میڈیا کوریج

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ہند ۲۰۰۸ء کو میڈیا نے بہترین طریقے کے ساتھ کوریج دی اس میں اخبارات نیوز ایجنسیاں اور ٹی وی چینلس شامل تھے۔ اس ذریعہ سے کروڑوں لوگوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا۔ اخبارات اور ٹی وی چینلس میں سے چند ایک کا نام ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اخبارات: Mathru Bhumi ملیالم زبان کا اخبار، Malayala Manorma اس اخبار کی ڈیڑھ ملین سرکولیشن ہے۔

Madhyaman ملیالم اخبار۔

The Hindu ملک کا نیشنل اخبار۔

Rashtra Deepika نے اپنی ۲۵ نومبر ۲۰۰۸ء کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد بیت القدوس میں آمد کی تصویر شائع کرتے ہوئے خبر دی کہ ''احمدیہ مسلمانوں کے عالمی روحانی لیڈر خلیفۃ المسیح الخامس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد کو آج صبح کالیکٹ کے احمدیہ مسلم جماعت میں دیئے گئے استقبالیہ کا منظر''

مورخہ ۲۶ نومبر ۲۰۰۸ء بروز بدھ کو ملیالم زبان کے اخبار روزنامہ Mathrabhumi کے ایڈیٹر نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ سیدنا حضور انور نے ایڈیٹر صاحب کے تمام سوالوں کے انتہائی تسلی بخش اور پُر مغز جوابات دیئے۔ جن پر عمل کرنے سے دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ ہندوستان کے صوبہ کیرلہ کے مشہور اخباروں نے جلی حروف میں انتہائی شاندار عنوانات کے ساتھ خبریں شائع کیں۔

''احمدیہ خلیفہ کو پُر خلوص خوش آمدید''

''احمدیہ خلیفہ کو بھرپور انداز میں پُر جوش خوش آمدید'' ''احمدیہ خلیفہ صاحب کو شاندار خوش آمدید''

ہر قیمت پر امن۔ جماعت احمدیہ کے روحانی لیڈر نے کہا'' ''عورتیں اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔ مرزا مسرور احمد صاحب''۔ ''انتہا پسندی کی سبب مذہب نہیں۔ مرزا مسرور احمد صاحب''۔ ''مطلب پرستوں کی غلط کاریاں امن و امان کو نقصان پہنچا رہی ہیں''۔

''احمدیہ خلیفہ کوچین تشریف فرما ہوئے''۔

Indian Express نے ۲۹ نومبر ۲۰۰۸ء کی اشاعت میں لکھا:

جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو جمعہ کی شام کوچی ائر پورٹ پر شاندار طریق پر Recieve کیا گیا۔

نیوز ایجنسیاں جنہوں نے سیدنا حضور انور کے دورۂ ہند کو کوریج دی۔ ان میں سے چند ایک نام اس طرح ہیں۔ Press Trust of India

**ٹی وی چینل:** جنہوں نے حضور انور کے دورۂ ہند کو کوریج دی میں سے بعض کے نام اس طرح ہیں:

Indiavision - ACV News - C-Net، Amrith Tv۔

اس کے علاوہ ہندوستان کے بعض مشہور اخبارات نے حضور انور کا انٹرویو لیا جن میں سے Indian Express نیشنل اخبار The Hindu، Mathrubhumi اور جنم بھومی شامل ہیں۔

## حکومت کے عہدیداران کی سیدنا حضور انور کے ساتھ ملاقات

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ ہند ۲۰۰۸ء کے موقعہ پر حکومت ہند کے بہت سے اعلیٰ عہدیداران نے سیدنا حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ان میں سے چند ایک کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

آنریبل Oscar Farnandies مرکزی وزیر ہندوستان برائے محنت وافرادی قوت

مورخہ ۳۰ رنومبر ۲۰۰۸ء کی شام کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں کیرلہ کی جماعتوں کی طرف سے تاج ہوٹل میں ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں علاقہ کی معزز شخصیات شامل ہوئیں شامل ہونے والے مہمانوں میں ممبر پارلیمنٹ نیشنل اسمبلی کے ممبر دیگر سرکردہ احباب اور پروفیسرز ڈاکٹرز شامل تھے۔

ممبر پارلیمنٹ Hon Sebstain Paul نے کہا کہ ''مجھے امید ہے کہ حضور انور کا دورہ ہمارے معاشرہ میں ایک نئی روح پھونک دے گا جس کے ذریعے ہم مختلف مذاہب ایک دوسرے کے لئے برداشت سے کام لیں گے مجھے امید ہے کہ آپ کا پیغام دنیا کی بہبودی کے لئے ایک مشعل راہ ثابت ہوگا۔''

سیدنا حضور انور نے اس عشائیہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''بھارت ایک بہت بڑا ملک ہے اور اس میں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں قوموں کو اور مذاہب کو Survive کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھیں۔''

آنے والے مہمانوں میں سے ایک بی آر نارن صاحب تھے موصوف ہندو مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور Amrata ٹی وی پر ان کے پروگرام آتے ہیں انہوں نے استقبالیہ تقریب میں سیدنا حضور انور سے ملاقات کرنے کے بعد کہا:

''آج کا دن میری زندگی میں ایک عظیم دن ہے کہ میں ایک عظیم روحانی رہنما سے مل رہا ہوں۔ اتنے بڑے عظیم روحانی رہنما سے میری کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ آپ کا خلیفہ پوپ سے بھی بڑھ کر ہے آج دنیا میں جس قدر بھی لوگ زندہ ہیں ان سب میں سب سے بڑے مرتبے والا یہ انسان ہے۔ انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے میرا ہاتھ اپنے خلیفہ کے ہاتھ میں دے کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور آپ کی جماعت UNO سے بھی بڑھ کر ہے۔''

(ہفت روزہ بدر قادیان ۱۹ر مارچ ۲۰۰۹ء صفحہ ۱۲)

جماعت احمدیہ کالیکٹ نے بھی سیدنا حضور انور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا تھا اس استقبالیہ تقریب میں اڑھائی صد کے قریب مہمان شامل ہوئے تھے جن میں کالیکٹ شہر کے میئر BJP کے لیڈر (سابق مرکزی وزیر) سری گوپال کرشن چیف ایڈیٹر اخبار Mathrabhumi، ادیب حضرات، پروفیسرز، ڈاکٹرز، مختلف اخبارات کے ایڈیٹرز، جرنلسٹ، سیاسی و سماجی لیڈرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان حضرات شامل تھے۔

اسی طرح منسٹر آف سٹیٹ فارہوم افیئرز حکومت ہند Shri Parkash Jaiswal نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ وزارت داخلہ کے ایک افسر S.K.Negi صاحب نے بھی سیدنا حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اسی طرح سماج وادی پارٹی کے معروف لیڈر Mr. Amar Singh جو نیشنل اسمبلی کے ممبر پارلیمنٹ بھی ہیں نے بھی سیدنا حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ سیدنا حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی ان لیڈروں نے سیدنا حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے اعلیٰ عہدیداران تھے جنہوں نے سیدنا حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

## MTA کے ذریعہ ہندوستان سے پوری دنیا میں خطبات جمعہ کی براہ راست نشریات

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورۂ ہند ۲۰۰۸ء کے دوران ہندوستان میں دو جمعے پڑھائے جو کہ اللہ کے فضل سے MTA پر براہ راست نشر کئے گئے۔ پہلا خطبہ جمعہ مورخہ ۲۸ر نومبر ۲۰۰۸ء کو بمقام مسجد بیت القدوس کالیکٹ کیرلہ بھارت سے نشر ہوا۔ جس میں سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ

''دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری کردہ نظام خلافت سے محبت و وفا کے جذبے کو روک سکے....اس علاقہ کیرلہ کے جتنے لوگوں سے ملا ہوں ان کو اخلاص و وفا سے پُر پایا ہے۔''

قادیان دارالامان کے بعد بھارت کے کسی مقام پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا۔

دوسرا خطبہ ۵ر دسمبر ۲۰۰۸ء بروز جمعۃ المبارک کو سیدنا حضور انور نے مسجد بیت الہادی دہلی سے ارشاد فرمایا۔ ہندوستان کی دارالحکومت دہلی سے پہلی مرتبہ سیدنا حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ MTA کے ذریعہ پوری دنیا میں سنا گیا۔

قارئین کرام! سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ ہند ۲۰۰۸ء بیشمار برکات کا حامل تھا جس میں اللہ تعالیٰ کے افضال بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوئے ان تمام افضال و برکات کا ذکر ان چند صفحوں میں کرنا نہایت مشکل امر ہے۔

آخر میں خاکسار سیدنا حضور انور کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ مورخہ ۲۸ر نومبر ۲۰۰۸ء (بمقام مسجد بیت القدوس کالیکٹ کیرلہ بھارت) کے ایک ایمان افروز اور جلیل القدر اقتباس کے ساتھ اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ نظام خلافت سے محبت و وفا کے جذبے کو ختم کر سکے۔ اسے میں نے دیکھا ہے۔ یہ سب کچھ حیرت میں ڈال دیتا ہے کہ کیا ان جذبات کے اظہار کے بعد بھی دوسرے مسلمانوں کو شک ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور بھیجے ہوئے نہیں۔ آتے جاتے لوگ احمدیوں کی گرم جوشی اور خوشی کو دیکھ رہے ہیں۔ خلافت سے محبت کا اظہار ہو رہا ہے جو صرف اس لئے ہے کہ یہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے وہ رسّی ہے جس کو پکڑ کر ہم نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے اور اپنی منزل مقصود تک پہنچنا ہے اور ہماری منزل مقصود اللہ کی رضا کا حصول ہے۔ مرتے دم تک وہ کام کئے جانا ہے جو اللہ کی رضا کے حصول کو آسان بنانے والے ہوں۔ وہ کام کرتے چلے جانا ہے جو اللہ کے رسول کی کامل اطاعت کا حامل بنانے والے ہیں۔ وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ پس جس جذبے کا اظہار میں نے دیکھا ہے کہ کس طرح یہاں کے احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کی وجہ سے آپ کے نظام خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے ہیں اس کو قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔''

(ہفت روزہ بدر ۶ر دسمبر ۲۰۰۸ء صفحہ ۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆

بقیہ مضمون از صفحہ نمبر 14

بھی کبھی نہیں ہوئی۔ جیسی کہ جماعت اسلامی میں بار بار ہو چکی ہے اور ان کی نبوت ہی نہیں ایک خلافت بھی بغیر کسی قابل ذکر اختلاف وانتشار کے گذر گئی۔''

(رسالہ میثاق لاہور ستمبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۷، ۸)

**خلافت احمدیہ احرار کی نظر میں:** ''ایک ہم ہیں ہماری کوئی تنظیم نہیں۔ ایک وہ ہیں جن کی تنظیم در تنظیم کی تنظیمیں ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ آوارہ منتشر اور پریشان ہیں۔ ایک وہ ہیں کہ حلقہ در حلقہ محدود و محصور اور مضبوط اور منظّم ہیں۔ ایک حلقہ احمدیت ہے۔ ان میں سے چھوٹا بڑا زن و مرد بچہ بوڑھا ہر احمدی مرکز نبوت پر مرکوز و مجتمع ہے.....اس وسیع حلقہ کے اندر متعدد چھوٹے چھوٹے حلقے ہیں....عورتوں کی مستقل جماعت لجنہ اماء اللہ ہے۔ اس کا مستقل نظام ہے....خدام الاحمدیہ نوجوانوں کا جدا نظام ہے۔ چالیس سال سے اوپر والوں کا ایک مستقل اور حلقہ ہے......حریف نے عورتوں تک کو میدان جہاد میں لا کھڑا کیا ہے.....میرے نزدیک ہماری ذلت و رسوائی اور میدان کشاکش میں شکست و پسپائی کا ایک بہت بڑا سبب یہی غلط معیار شرافت ہے۔

(احراری اخبار زمزم ۲۳ر جنوری ۱۹۴۵ء الفضل قادیان ۲۱ر دسمبر ۱۹۴۴ء اور ۱۸ر اپریل ۱۹۴۵ء صفحہ ۴ کالم ۳-۴ ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۴۷۴)

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ مصلح آخر زمان کلکی اوتار احمد علیہ السلام کے جمالی روپ میں نمودار ہوئی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے سنہرے دَور والی خلافت راشدہ کے نقشِ قدم پر خلافت احمدیہ گامزن ہے۔ جو دین فطرت اسلام کے سرتاج انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الانام کے ذریعہ نازل کامل ضابطہ حیات قرآن کی اشاعت و ترویج کے لئے رات دن تن من دھن اور پوری لگن سے مصروف عمل ہے۔ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی حقیقت سے آشنا ہونے کے بعد شاعر مشرق علامہ اقبال نے فرمایا ہے کہ:

''میری رائے میں قومی (اسلامی) سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے ڈالا ہے.....اسلامی سیرت کا وہ نمونہ ہے اور ہماری تعلیم کا مقصد ہونا چاہئے کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے اور مسلمان ہر وقت اسے پیش نظر رکھیں۔ ایسی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔''

(ملّت بیضا پر عمرانی نظر مصنفہ علامہ اقبال)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہماری نسل در نسل کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہتے ہوئے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

## خلفائے احمدیت کی جانب سے ایک روحانی چیلنج

# عالم اسلام کے لئے ایک لمحہ فکریہ

(صدیق اشرف علی-موگرال، کیرلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ میں خلافت کو قائم ہوئے سن ۲۰۰۸ء میں سو سال پورے ہو چکے ہیں۔ عالم اسلام میں آج صرف احمدیہ جماعت میں خلافت موجود ہے اور یہ جماعت احمدیہ کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہے۔ اور یہ خلافت قرآن کریم کے واضح ارشاد کی روشنی میں جو سورہ نور کی آیت استخلاف (۵۶) میں بیان کی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ میں امام مہدی کی وفات کے بعد قائم ہوئی ہے۔ ایسا ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیشگوئی فرمائی تھی کہ آپؐ کی وفات کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ (خلافت راشدہ) قائم ہوگی اور جب تک اللہ چاہے گا وہ اس کو جاری رکھے گا پھر ملوکیت کا دور دورہ ہوگا اور آخری زمانہ میں دوبارہ مسلمانوں میں خلافت علیٰ منہاج نبوۃ قائم ہوگی۔ سورہ بقرہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے خلافت کا اپنی جانب سے ہونے کا یقین دلایا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ یعنی زمین میں مَیں ہی خلیفہ بنانے والا ہوں یا بناتا ہوں۔ لہٰذا یہ خلافت جو آج احمدیہ جماعت میں قائم ہے وہ خدا کی جانب سے مقرر کردہ خلافت ہے۔ اور یہ ممکن نہیں کہ کوئی اور خلافت اس خلافت کے مقابل پر قائم ہو سکے۔

قارئین کرام! اس موقعہ پر خلفاء احمدیت کی جانب سے عالم اسلام کے سامنے پیش فرمودہ ایک روحانی چیلنج کو یہاں یکجائی طور پر بیان کیا جارہا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی خاص منشاء کے تحت مختلف موقعوں پر پیش کیا گیا۔

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور کوئی شخص نہیں جو میرا مقابلہ کر سکے اور اگر تم میں سے کوئی ماں کا بیٹا ایسا موجود ہے جو میرا مقابلہ کرنے کا شوق اپنے دل میں رکھتا ہو تو وہ اب میرے مقابلہ میں اٹھ کر دیکھ لے۔ خدا اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا بلکہ اُسے ہی نہیں اگر دنیا جہان کی تمام طاقتیں مل کر بھی میری خلافت کو نابود کرنا چاہیں گی تو خدا ان کو مچھر کی طرح مسل دے گا۔ اور ہر ایک جو میرے مقابلہ میں اُٹھے گا گرایا جائے گا۔ جو میرے خلاف بولے گا خاموش کرایا جائے گا اور جو مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا وہ خود ذلیل و رُسوا ہوگا۔"

"پس اے مومنوں کی جماعت اور اے عمل صالح کرنے والو! میں تم سے کہتا ہوں کہ خلافت خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو۔"

پھر فرمایا: "پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مشغول رہو اور اس امر کو اچھی طرح یاد رکھو جب تک تم میں خلافت رہے گی دنیا کی کوئی قوم تم پر غالب نہیں آسکے گی اور ہر میدان میں تم مظفر و منصور رہو گے۔" (تاریخ احمدیت جلد ۷ صفحہ ۶۰۸-۶۰۹)

(بحوالہ ہفت روزہ بدر ۷-۱۴ر فروری ۲۰۰۸ء صفحہ ۲)

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"سارا عالم مل کر زور لگالے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتے کیونکہ خلافت کا تعلق خدا تعالیٰ کی پسند سے ہے اور خدا کی پسند اُسی شخص پر خود انگلی رکھتی ہے جسے وہ صاحب تقویٰ سمجھتا ہے اور اس کے بعد پھر وہ متقیوں کا ایک گروہ اپنے گرد پیدا کرتا ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ر اپریل ۱۹۹۳ء)

آپؒ فرماتے ہیں:

"یاد رکھیں آپ کی وحدت خلافت سے وابستہ ہے۔ امتِ واحدہ بنانے کا کام خلافت احمدیہ کے سپرد ہے اور کسی کے نصیب میں نہیں ہو سکتا۔ میں خدا کی قسم کھا کر اس مسجد میں اعلان کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کے غلاموں کو امتِ واحدہ بنانے کا کام خدا تعالیٰ نے اس دور میں خلافت احمدیہ کے سپرد کیا ہے۔ جو اس سے تعلق کاٹ لے گا اس کی کوئی کوشش خواہ نیکی کے نام پر ہی ہو کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ر جولائی ۱۹۹۳ء)

(۳) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر ۲۷ر مئی ۲۰۰۸ء کو اپنے تاریخی خطاب میں فرماتے ہیں:

"اے دشمنانِ احمدیت! میں تمہیں دوٹوک الفاظ میں کہتا ہوں اگر تم خلافت کے قیام میں نیک نیت ہو تو آؤ اور مسیح محمدی کی غلامی قبول کرتے ہوئے اس کی خلافت کے جاری و دائمی نظام کا حصہ بن جاؤ ورنہ تم کوششیں کرتے کرتے مر جاؤ گے اور خلافت قائم نہیں کر سکو گے۔ تمہاری نسلیں بھی اگر تمہاری ڈگر پر چلتی رہیں تو وہ بھی کسی خلافت کو قائم نہیں کر سکیں گی۔ قیامت تک تمہاری نسل در نسل یہ کوشش جاری رکھے تب بھی کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ خدا کا خوف کرو اور خدا سے ٹکر نہ لو اور اپنی اور اپنی نسلوں کی بقا کے سامان کرنے کی کوشش کرو۔"

آپ فرماتے ہیں:

"یہ دور جس میں خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے......... میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس دور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور کوئی نہیں جو اس دور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رکنے والی ہے۔ خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتا رہے گا۔"

(الفضل انٹرنیشنل خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نمبر ۲۵ر جولائی تا ۷ر اگست ۲۰۰۸ء صفحہ ۱۲)

جماعت احمدیہ کے خلفائے کرام نے عالم اسلام کے سامنے یہ جو روحانی چیلنج پیش کیا ہے وہ مسلمان بھائیوں کے لئے قابل فکر ہے۔ دنیا میں اتنی ساری مسلمان حکومتوں کے ہوتے ہوئے اور باوجود اتنے سارے مسلم فرقے ہونے کے اور عددی برتری ہونے کے وہ کیوں خلافت قائم کرنے میں ناکام ہوئے ہیں۔ اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ احمدیہ جماعت خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ جماعت ہے اور وہ جماعت ہے جس کو مسلمانوں کے ۷۳ فرقوں میں سے خدا کے رسولؐ نے ناجی فرقہ قرار دیا ہے اور آج اسی میں خلافت حقہ قائم ہے۔

☆☆☆☆☆

# خلافت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں

(سید آفتاب عالم ایم بی اے- جمشید پور)

انسانی تاریخ کی داستان بہت طویل ہے۔ اس داستان میں خون کے چھینٹے بھی ہیں۔ المناک واقعات بھی ہیں۔ موسم خزاں کی کرب بھی ہے تو دوسری طرف چند ایسے واقعات بھی ہیں جو طویل اندھیری رات کو امیدوں کے قندیل سے روشن کرتی ہیں اور پیدائش انسانی کے غرض کو صحیح ثابت کرتی ہیں۔ انہیں چند واقعات میں ۲۷ر مئی ۲۰۰۸ء کا وہ حسین دن بھی ہے جس دن خلافت احمدیہ نے سفر کا سو سال پورا کیا۔ گو بہت سی دیگر مذہبی و غیر مذہبی تنظیمیں بھی اپنا اپنا صد سالہ مناتی رہی ہیں لیکن ان کے سو سالہ سفر کا تحقیقی مطالعہ خلافت احمدیہ سے الگ حقیقت پیش کرتا ہے۔ انہوں نے اپنے سفر میں نہ جانے کتنی شکلیں بدلیں۔ کتنے Compromise کئے اور وقت کی رفتار کے ساتھ کتنی بار ڈھلے اس کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف خلافت احمدیہ کے سو سالہ سفر کا جتنا بھی تنقیدی مطالعہ کیا جائے، کسی بھی زاویہ سے دیکھا جائے، ایک بات تو روز روشن کی طرح صاف ہے کہ ۲۷ر مئی ۲۰۰۸ء میں احمدیت وہی ہے جو ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چھوڑ کر گئے تھے۔ وہی ادائیں وہی رنگ و روپ، وہی جوش و ولولہ۔ ہر خلیفہ وقت کی محفل میں ہمیں یہ ہی احساس ہوتا رہا کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین کے مضبوط ہاتھوں میں محفوظ ہیں۔ ہر خلیفہ کے وجود میں ہم نے وہ ہی راحت و سکون محسوس کیا جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے وجود میں کیا تھا۔ زبان تو خلیفہ وقت کی تھی لیکن ہم نے تو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الفاظ سنے اور آپؑ کے بلند ارادوں کو حقیقت کی زمین پر اترتے دیکھا۔ خلافت احمدیہ کی اس امتیازی شان کو ہمارے بزرگان نے آیت استخلاف کے آئینہ میں نہ صرف سمجھا بلکہ اس کو اپنے وجود کا لازمی حصہ بنالیا۔ تاریخ کا مطالعہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ انہوں نے دو ازلی و ابدی حقیقت سے اپنے وجود کو روشن کیا۔ پہلا کہ قومی و انفرادی بقا چاہے وہ محبت الٰہی سے سرشار ہونا ہو چاہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا ہونا ہو چاہے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے وجود سے اپنے وجود کو روشن کرنا ہو، چاہے ترقیات کے اعلیٰ سے اعلیٰ منازل طے کرنے ہوں چاہے زمانے کے حوادث سے بچانا ہو وغیرہ۔ خلافت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ خلافت کی عدم موجودگی میں قومیں خدا سے کتنا دور ہو جاتی ہیں اور خدا کی رحمتوں و برکتوں کی بارش سے محروم ہو جاتی ہیں، اس کی مثالیں تو اطراف میں نظر دوڑانے سے ہی مل جاتی ہیں۔ دیگر مذاہب والوں کی بات چھوڑیئے۔ امت مسلمہ کی حالت کا جائزہ اس حقیقت کا اظہار کر رہا ہے کہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی کچھ نہیں ہے۔ قرآن شریف بھی ہے احادیث بھی ہیں، اولیاء اللہ کی نصیحتیں بھی موجود ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی نصرت کی ایک جھلک بھی نہیں دکھائی دیتی ہے۔ امّت کا انتشار ہے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ بے بسی کا یہ عالم ہے کہ کسی کو بھی مسیحا بنانے کو تیار بیٹھے ہیں (مگر سچے مسیح سے اعراض ہے) بہت ممکن ہے کہ بھٹو، جمال عبدالناصر، گاندھی، صدّام حسین وغیرہ کے ساتھ صدر جارج بش پر جوتا پھینکنے والے صحافی کا نام بھی جڑ جائے کہ آپ ہی تو امّت کے مسیحا ہیں۔ امت کو بچالیجئے!!

دوسرے ہمارے بزرگان نے آیت استخلاف کے مغز کو سمجھا۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے منشاء کو سمجھا کہ خدا تعالیٰ نے خلافت کی برکت کو اعمال صالحہ سے کیوں منسلک کیا ہے! انہوں نے اس ابدی حقیقت کو شدّت سے محسوس کیا کہ خلافت ایک یا دو نیکیوں سے قائم و دائم نہیں رہنے والی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ اپنی دوسری نعمتوں کے ساتھ کرتا ہے بلکہ اگر خلافت کی برکت سے اپنے وجود کو روشن کرنا ہے تو "اعمال صالحہ" کی روح کو سمجھنا ہوگا۔ جماعت کی تاریخ کا مطالعہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہمارے بزرگان نے مندرجہ ذیل چار جُز کو اپنے وجود کا اٹوٹ حصہ بنایا۔

پہلا جُز خدا تعالیٰ سے محبت کا تعلق پیدا کرنا۔ اس کے لئے ہمارے بزرگان نے اپنی عبادتوں کو انتہاء تک پہنچانے نیز ان سارے اخلاقی اقدار سے اپنے وجود کو سنوارنے کے لئے پوری کوششیں کیں جو قرآن شریف نے بتائی ہیں۔

☆......دوسرا جُز قربانی کا ہے چاہے جان کی ہو چاہے مال کی ہو چاہے عزت کی ہو، ہماری تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ ہمارے بزرگان کا قدم قربانی کے ہر میدان میں آگے ہی بڑھا ہے۔ آج جب ہم خلافت کے سو سالہ دور کے اوراق الٹتے ہیں تو عقل حیران رہ جاتی ہے کہ کیسے لوگ تھے!! یہ فیصلہ کرنا یقیناً ایک مورخ کے لئے مشکل امر ہوگا کہ مردوں کو اوّل نمبر دے یا مستورات کو؟ قربانی کی یہ اعلیٰ روح نہ کسی خاص نسل سے مخصوص ہے اور نہ ہی کسی خطہ سے۔ یہاں خلافت احمدیہ کی جانب سے قربانی مانگی جاتی ہے وہاں دوسری طرف افراد جماعت کے قدم دوڑ پڑتے ہیں۔ افراد جماعت نے عظیم قربانیاں دی ہیں جس کی مثال یقیناً قرون اولیٰ کے علاوہ دوسری جگہ نہیں ملے گی۔ درویشان کرام کی قربانیاں لازمًا اتنی اعلیٰ و ارفع ہیں کہ احمدی نسل در نسل ان کی ممنون و احسان مند رہے گی۔ ہمارے آباء و اجداد نے نہ صرف خود اپنے قربانی کے معیار کو بڑھایا بلکہ دوسرے قربانی کرنے والے افراد سے ہی نہیں بلکہ ان کے بچوں کے ساتھ بھی ممنونیت، پیار اور محبت کا سلوک کیا اور ان پر فخر کیا کہ آپ ان کی نسل میں سے ہیں جنہوں نے ہم سے بازی مار لی اور فتح یاب ہو گئے۔

☆......تیسرا جُز اطاعت کا ہے۔ ہمارے آباء و اجداد نے اس حقیقت کو پوری شدّت سے عملی جامہ پہنایا کہ خلافت کی اطاعت کا مطلب نظامِ جماعت کی اطاعت ہے۔ نسل در نسل اس حقیقت کو میخ کی طرح افراد جماعت کے دلوں میں گاڑ دیا کہ نظام جماعت کی اطاعت کا مطلب یہی ہے کہ نظام جماعت کی سب سے چھوٹی اکائی کی اطاعت بھی اتنی ہی زیادہ اہم ہے جتنی بڑی اکائی صدر جماعت کی نافرمانی کرنا اور خلیفہ وقت سے اطاعت کا دعوہ کرنا صرف دعویٰ ہی ہو سکتا ہے حقیقت سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

چوتھا جُز "واقفین سلسلہ" سے محبت اور احترام کا رشتہ استوار کرنا ہے اور کائنات کی اس سچائی کا اعتراف کرنا ہے کہ خدا اور خدا کے دین کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرنے والوں کا۔ "غیر واقف زندگی" سے مقابلہ کیا ہی نہیں جا سکتا چاہے "غیر واقف زندگی" کتنی بھی بڑی ہستی کیوں نہ ہو؟ ہمارے آباء اجداد نے مبلغین و معلمین کے ساتھ محبت اور احترام کا ایک نہ مٹنے والا رشتہ بنایا۔

خلافت احمدیہ کا سو سالہ دور ہمیں افراد جماعت کی اس سوچ کا پتہ دے رہا ہے چاہے وہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ہوں چاہے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ہوں چاہے کوئی اور مخلص احمدی ہو۔ غرض کسی بھی احمدی بزرگ کی زندگی کا جائزہ اسی نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور کرتا ہے کہ اس نے دنیاوی وجاہت، مقام و فراہمی رزق کو "واقفین زندگی" سے محبت و احترام کے رشتے سے منسلک کیا ہے۔

خلافت کی دوسری صدی ہمیں یہ پیغام دے رہی ہے کہ ہمیں بھی اپنے بزرگان، اپنے باپ دادا کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اعمال صالحہ بجا لانے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کیونکہ ہم اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں کہ ہماری بقاء خلافت کے پُرشفقت سایہ میں ہی ہے۔

☆☆☆☆☆

# حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ ہند کے متعلق

# صوبہ کیرلہ سے موصولہ چند ایمان افروز تأثرات

**تبلیغی میدان میں بھی حضور انور کے دورے نے جان ڈال دی**

### تاثرات محترم پروفیسر عبدالکریم صاحب زونل امیر پالگھاٹ کیرلہ

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے کیرلہ میں تشریف آوری کیرلہ کے احمدیوں کے دلوں میں ناقابل فراموش شیریں خواب کے طور پر ہمیشہ یاد رہے گی۔ کالیکٹ اور ایرناکلم کا مبارک دورہ ملاقات، وقف نو کا اجلاس اور خطابات وغیرہ اس زون میں ایک خوشنما تبدیلی اور روحانی ہلچل کا موجب بنے۔ اس دورے کے نتیجہ میں پیدا شدہ قابل قدر بات ہر علاقہ کی جماعتوں میں پیدا شدہ بیداری ہے۔ جماعتوں کی مجالس عاملہ کے اجلاسات میں نہایت سنجیدگی کے ساتھ مختلف منصوبے تیار کر کے سالانہ پروگرام مرتب کیا گیا۔ اس زون میں Ahmadiyya Students Association قائم کی گئی۔ یہ ایسوسی ایشن اس علاقہ کے طلبا اور طالبات کے اندر تعلیم کے سلسلہ میں جوش و خروش پیدا کرنے کا موجب بن گئی۔

ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ حضور انور کے بابرکت دورے کے نتیجہ میں ذیلی تنظیموں کے اندر بھی جان آگئی۔ خاص کر حضور انور نے لجنہ کے کارناموں پر جو خوشنودگی کا اظہار فرمایا تھا وہ ان کاموں کو مزید بڑھانے میں ممد و معاون ثابت ہوا۔ نیز جو خواتین پردے میں غافل اور سست تھیں ان میں باپردہ رہنے کا رجحان پیدا ہوا۔

نیز تبلیغی میدان میں بھی حضور انور کے دورے نے جان ڈال دی اور جمود ٹوٹ گیا۔ اس علاقہ کے مختلف علاقہ میں منعقدہ L.C.D Programme نمائش اور سلسلہ وار تبلیغی جلسے وغیرہ غیر احمدیوں کے درمیان میں بھی خلافت ایک عظیم الشان نظام ہونے کا تصور اور حضور انور سے دلچسپی پیدا کرنے کا موجب بنے۔

حضور انور کے دورے کو کیرلہ کے سرکردہ اور کثیر الاشاعت اخباروں نے بہت اہمیت دے کر نمایاں طور پر خبریں اور تصویریں شائع کیں۔

حضور انور کے دورے کے بعد احمدیوں کے اندر بھی ایک روحانی انقلاب پیدا ہوا بہت سارے لوگوں نے حضور کو خواب میں دیکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات کے نتیجہ میں ہر احمدی کے دل میں جو روحانی لہر دوڑ گئی وہ ناقابل بیان ہے۔ بہت سارے لوگوں کو حضور اقدس کے دیدار پہلی دفعہ نصیب ہوئے تھے۔ وہ حضور کو MTA میں دیکھتے رہے تھے۔ اب براہ راست دیکھنے کے نتیجہ میں جو روحانی سرور و کیف حاصل ہوا وہ ناقابل بیان اور ناقابل تحریر ہے۔

☆☆☆

**تاریخ اسلام میں سرزمین کیرلہ میں ایک خلیفہ کی تشریف آوری پہلی دفعہ ہوئی ہے**

### تأثرات این کنجی احمد صاحب زونل امیر کنور زون کیرلہ

۶ نومبر ۲۰۰۸ء کیرلہ میں ہی نہیں تاریخ اسلام میں بھی سنہرے حروف سے لکھے جانے والا مبارک مہینہ ہے۔ یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک قدم پڑ کر سرزمین کیرلہ برکت سے معمور ہوگئی ہے۔

۲۰۰۵ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیرلہ سے آئے ہوئے احباب و مستورات کے نظم و ضبط کو دیکھ کر اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ میں ضرور کیرلہ آؤں گا۔ ہمیں اُمید نہیں تھی کہ حضور انور کے یہ مبارک الفاظ اتنی جلدی رنگ لائیں گے۔ وما تشاء ون الا ان یشاء اللہ رب العالمین۔

ماہ نومبر بتاریخ ۲۵ بروز منگلوار کالیکٹ کی بیت القدوس مسجد میں کیرلہ کے تمام احباب و مستورات اور بچگان نے نہایت والہانہ انداز میں اور پُر خلوص گرم جوشی کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ دوسرے دن کیرلہ لجنہ اماء اللہ کے اجلاس کو مخاطب کر کے۔ روح پرور خطاب فرمایا۔ اُسی دن کے شام کے اخبار Rashtra Deepika نے اور ۲۶ نومبر کے ماتروبھومی اخبار میں نہایت خوبصورت رنگین تصویروں کے ساتھ حضور انور کی آمد کی رپورٹیں شائع ہوئیں۔ اس نمایاں شائع ہوئی خبر نے احمدیوں کے علاوہ غیر احمدیوں کو بھی تعجب میں ڈال دیا۔ حضور اقدس کا یہ فرمان کہ میں یہاں پبلک جلسوں میں تقریر کرنے کے لئے نہیں آیا ہوں بلکہ اپنے عقیدت منداحباب سے ملاقات میرا مقصد ہے۔ اپنوں اور غیروں کے لئے بہت اہمیت کا حامل بیان ہے۔

جب احباب کو علم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا ۲۴ نومبر کو کالیکٹ تشریف فرما رہے ہیں اس دن سے کئی دن قبل حضور انور کے عقیدت مند ہزاروں افراد و مستورات کالیکٹ آنے کی تیاری میں مصروف تھے اور اپنے دیگر تمام کاموں کو پس پشت ڈالتے رہے۔

تاریخ اسلام میں سرزمین کیرلہ میں ایک خلیفہ کی تشریف آوری پہلی دفعہ ہوئی ہے۔ اس وجہ سے ہر مرد و زن ہر جوان و بچہ اپنے درمیان خلیفہ وقت کو پا کر پھولے نہ سما رہا تھا ہر ایک پُر کیف روحانی مسرت سے سرشار تھا۔ یہ پُر کیف حالت ناقابل بیان ہے۔ ہر احمدی یہ محسوس کرتا تھا حلقۂ خلافت کی چار دیواری کے اندر ہم بالکل محفوظ ہیں۔

حضور انور کی آمد کے بعد کیرلہ کی طول و عرض کی ذیلی تنظیموں میں ناقابل بیان بیداری نظر آرہی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کے کیمپ انصار و خدام اور اطفال کی تربیتی کلاسیں جگہ جگہ منعقد ہو رہی ہیں۔

لا اسلام الا بالجماعۃ ولا جماعۃ الا بالامارۃ ولا امارۃ الا بالطاعۃ کا ہر احمدی مجسم وجود نظر آرہا ہے۔ جماعت کے مخالفوں اور دشمنوں کو بھی اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر کوئی چارہ نہیں جاء الحق وزھق الباطل کا نظارہ آج جماعت احمدیہ میں ہی نظر آرہا ہے۔ سچ ہے الفضل ما شھدت بہ الاعداء۔

---

**اس پُر آشوب زمانہ میں نہایت وسعت نظری سے انسانیت کی خدمت کرنے والی جماعت احمدیہ کے قابل صد احترام خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا قادر مطلق خدا ہر آن و مکان حافظ و ناصر ہو۔**

صوبہ کیرلہ کے بھارتیہ جنتا کسان مورچہ کے صدر شری واسودیون ماسٹر صاحب سیدنا حضور اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کیرلہ دورے پر اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''مورخہ ۲۷ نومبر ۲۰۰۹ء بروز جمعرات میری زندگی میں کبھی نہ فراموش کئے جانے والا دن ہے۔ اس دن شام کو Calicut Taj Residency کے وسیع و عریض ہال میں حضرت مرزا مسرور احمد جو ہندوستان کی طرف سے عطا فرمودہ سنہری چراغوں میں سے ایک روشن چراغ ہیں کا براہ راست دیدار نصیب ہوا اور آپ کے بابرکت اور زرین خیالات سننے کی توفیق ملی۔

مذہبی عقائد سے انسان رہنمائی حاصل کرنے کی بجائے مذہب کے نام پر بنائے جانے والے اس پُر آشوب زمانہ میں نہایت وسعت نظری سے انسانیت کی خدمت کرنے والی جماعت احمدیہ کے قابل صد احترام خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا قادر مطلق خدا ہر آن و مکان حافظ و ناصر ہو۔ اس دعا کے ساتھ

خاکسار

واسودیون ماسٹر

معرفت بی جے پی آفس ترونتہ پورم: ۲۱/ اپریل ۲۰۰۹ء

---

## صدفی صد وصولی چندہ تحریک جدید

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ وعدہ جات چندہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر ۳۱ اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔ اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک ہی سے یہ طریق رائج ہے کہ مخلصین جماعت حتی المقدور ہر سال اپنے وعدہ چندہ تحریک جدید کی ۱۵ ماہ رمضان المبارک تک مکمل ادائیگی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ امسال چونکہ رمضان کا مقدس مہینہ ۲۳ راگست کو شروع ہو رہا ہے اس لئے سال رواں کے وعدہ جات کی صدفی صد ادائیگی کے لئے اب صرف ساڑھے چار ماہ کا مختصر سا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ ہر زون کی جماعتوں کے مجموعی وعدوں کے بالمقابل ۳۰ راپریل تک ہونے والی وصولی کی تفصیل بذریعہ ڈاک بھجوائی جارہی ہے۔ جملہ صوبائی و زونل امراء کرام، امراء و صدر صاحبان جماعت اور زونل و مقامی سیکرٹریان تحریک اور زونل و مقامی سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ مرسلہ پوزیشن کو مدنظر رکھ کر مخلصین جماعت سے ان کے وعدوں کی صدفی صد وصولی کے سلسلہ میں ابھی سے پُر زور اور مؤثر کوششیں شروع کر دیں تا ان کی جماعتوں کا نام بھی صدفی صد ادائیگی کرنے والی خوش نصیب جماعتوں کی فہرست میں شامل ہو کر پیارے آقا کی مقبول بارگاہ الٰہی دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کر سکے۔ وباللہ التوفیق۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو بارآور کرے اور تمام مخلصین جماعت کو اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

# قادیان کی بستی اور صد سالہ خلافت جوبلی جلسہ

(عبدالرشید آرکیٹیکٹ-لندن)

۱۹۳۷ء میں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ دنیا میں عام رواج ہے کہ سلور اور گولڈن جوبلیاں منائی جاتی ہیں۔ جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ اسے خلافت جیسی نعمت عظمیٰ عطا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خلافت پر ۲۵ سال پورے ہورہے ہیں۔ اس موقعہ کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ کے شکر کی ادائیگی میں کیوں نہ جماعت احمدیہ خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی منائے۔ چوہدری صاحبؓ نے جب یہ تجویز حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں پیش کی تو حضرت مصلح موعودؓ نے اس تجویز کو منظور فرمایا۔ اس طرح جماعت احمدیہ کی تاریخ میں جوبلی منانے کا طریق ۱۹۳۹ء میں شروع ہوا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عہد میں آپ کی خلافت کی سلور جوبلی منائی گئی۔ (روزنامہ الفضل قادیان ۲۷ر دسمبر ۱۹۳۷ء)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور میں لندن میں ۱۹۸۹ء میں جماعت احمدیہ کے قیام کا صد سالہ جشن منایا گیا۔ ۱۹۹۱ء میں قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی موجودگی میں جماعت احمدیہ کا صد سالہ جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اب ۲۰۰۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں پوری دنیائے احمدیت میں جماعت احمدیہ کی صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات منائی جارہی ہیں۔ خلافت احمدیہ کو سو سال پورے ہونے کے حوالہ سے مرکز احمدیت قادیان میں ہونے والے صد سالہ جوبلی کی تقریبات کے اختتام پر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرکت فرمانی تھی۔ اسلام احمدیت کا امن پسند پیغام دنیا کو دیتے ہوئے حضور انور نے لندن سے اپنے عالمی دورہ کا آغاز فرمایا تھا۔ افریقہ، امریکہ، یورپ اور ایشیاء وغیرہ ممالک کا دورہ کرنے کے بعد آپ نے دسمبر ۲۰۰۸ء کے آخر میں جلسہ سالانہ بھارت میں اختتامی خطاب فرمانا تھا۔

حضور انور نے اس سال تقریباً اڑھائی ماہ ہندوستان میں قیام کرنا تھا۔ قادیان میں صد سالہ خلافت جوبلی کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک سے پہلے کی نسبت بہت زیادہ مہمانوں کی توقع تھی اور یہ اندازہ تھا کہ حاضری ایک لاکھ سے بھی بڑھ جائے گی۔ اس غیر معمولی تعداد کے پیش نظر مہمانوں کی سہولت کے لئے بہت سارے تعمیراتی کام شروع کئے گئے تھے۔ عام طور پر جماعتی کاموں کے لئے خاکسار ہر سال نومبر کے شروع میں قادیان جاتا ہے۔ لیکن زیادہ کاموں کی وجہ سے حضور انور کے ارشاد پر اس سال اگست ۲۰۰۸ء کے تیسرے ہفتے میں قادیان آ گیا تا کہ حضور انور کے قادیان پہنچنے سے قبل وہ کام جو خاکسار کے ذمہ تھے مکمل کروالئے جائیں۔ اس سال سارے کام بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ مستری اور مزدور رات کے بارہ بارہ بجے تک کام کرتے۔ کاموں کی زیادتی اور وقت کی کمی کی وجہ سے جو مستری عام طور پر ۲۰۰ روپئے روزانہ لیتا تھا۔ اب Over Time کے ساتھ 500 روپئے روزانہ کے کما رہا تھا۔

غیر مسلم کاروباری احباب اس خاص جلسہ کی غیر معمولی حاضری کی بناء پر اپنی فروخت کرنے والی اشیاء بھاری تعداد میں جمع کررہے تھے۔ بہت خوش نظر آتے تھے۔ اور حضور انور کی آمد کے متعلق مسلسل دریافت کرتے رہتے تھے۔ حضور انور کی فوٹو اپنی دوکانوں میں پہلے ہی سے سجا رکھی تھیں۔ جب ان کو پتہ چلا کہ حاضری اس دفعہ ایک لاکھ سے بڑھ سکتی ہے تو یہ سن کر ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہتی۔ ان کے کاروبار کے انتظامات ان کی اپنی سوچ سے بھی زیادہ تھا۔ ہمیں ان کے اس کاروبار کے انتظام کا علم اس وقت ہوا۔ جب حضور انور کا دورہ ملتوی ہوگیا۔ ایک ہندو دوکاندار نے بتایا کہ اس نے اس بار ۱۵ لاکھ روپئے کی الیس اللہ کی انگوٹھیاں تیار کر رکھی تھیں۔ دوسرے کپڑے والے دوکاندار نے بتایا کہ حضور انور کے ملتوی ہونے والی تاریخ تک وہ ۲۵ لاکھ روپئے کا کپڑا اکٹھا کر چکا تھا۔ اور بتایا اب آرڈر کینسل کررہا ہے۔

حضور لندن سے نومبر ۲۰۰۸ء کے وسط میں ہندوستان (دہلی) تشریف لائے تھے۔ پہلے آپ نے جنوبی ہندوستان میں کیرلہ کی جماعتوں کا بڑا کامیاب دورہ فرمایا۔ وہاں سے دہلی واپسی کے بعد آپ نے By Air دہلی سے امرتسر ایئر پورٹ پر ۳ر دسمبر ۲۰۰۸ء بروز بدھوار آنا تھا۔ قادیان آنے سے پہلے امرتسر By Pass پر ایک ہوٹل میں آپ کے دوپہر کے کھانے اور نماز ادا کرنے کا انتظام تھا۔ قادیان پہنچنے پر آپ نے سیدھے مزار مبارک پر دعا کے لئے حاضر ہونا تھا۔ اس کے بعد ظہور قدرت ثانیہ کے مقام (بہشتی مقبرہ) تقریب کا انتظام تھا۔ ہر تین مقام کے لئے ایئر پورٹ، مزار مبارک اور مقام ظہور قدرت ثانیہ کے لئے تین مختلف کمیٹیاں تشکیل دے رکھی تھیں۔ جنہوں نے حضور انور کا ہر مقام پر استقبال کرنا تھا۔ موقعہ کے لحاظ سے یہ انتظامات بھی اپنی نوعیت میں خاص اہمیت کے حامل تھے۔

حضور انور کی آمد کی خوشی میں قادیان کے بچوں نوجوانوں اور بوڑھوں نے وقار عمل کے ذریعے احمدیہ محلّہ جات اور سڑکوں کو عمدہ طریق پر صاف کردیا تھا کہ غیر مسلم دیکھ کر حیران ہورہے تھے کہ اس بار یہ کیا ہورہا ہے۔ اسلام احمدیت کی خاطر جان، مال، وقت اور عزت قربان کرنے کا عملی نمونہ دیکھنے میں آیا۔ ہر فرد اپنے اپنے حلقوں میں رات دن صفائی اور سجاوٹ میں مصروف تھا۔ ایسا جوش اور جذبہ پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ مسجد مبارک سے بہشتی مقبرہ، ناصرہ آباد اور احمدیہ کالونی تک اور دوسری طرف احمدیہ چوک سے محلّہ دارالانوار سے ہوتے ہوئے سرائے طاہر تک سب راستوں اور سڑکوں پر رنگدار خوبصورت جھنڈیوں کا ایک جال بچھا دیا گیا۔ بچے اور نوجوان خاص طور پر رات دیر تک ان گلیوں کوچوں اور چوکوں پر کاموں میں مصروف دیکھے گئے۔ اپنے آقا کی آمد کی خوشی میں کام کرتے تھکتے نہیں تھے۔ رات دیر کام کرنے کے باوجود صبح نماز کے بعد پھر کام شروع کردیتے۔

محلّہ احمدیہ، سڑکوں اور چوکوں میں جگہ جگہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام مبارک لکھے ہوئے بینر لگائے گئے۔ نہایت خوبصورت آرائشی گیٹ بعض ذیلی تنظیموں کی طرف سے اور بعض غیر مسلم اداروں کی طرف سے بنوائے گئے۔ رات کو یہ مختلف رنگ کے بلب جب کبھی روشن ہوتے اور کبھی بجھ جاتے تو ایک روح پرور نظارہ پیش کرتے۔ ایسا لگتا تھا کہ یہ سب حضور انور کی آمد کا بے تابی سے انتظار کررہے ہیں۔ قادیان کا محلّہ احمدیہ ایک دلہن کی طرح سجایا ہوا تھا۔

ہر کوئی ہر روز حضور انور کے قادیان آنے کے دن گنتا رہتا۔ لیکن جب اچانک اعلان ہوا کہ حضور انور نے ملکی حالات کے پیش نظر قادیان کا دورہ ملتوی کردیا ہے۔ تو پھر تصویر کا دوسرا رخ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ بچے اور نوجوان جو غیر معمولی انداز میں رات دن وقار عمل کے کاموں میں مصروف تھے۔ جب انہوں نے حضور کے دورہ کے ملتوی ہونے کی خبر سنی تو وہیں کام چھوڑ کر بیٹھ گئے۔ بہت افسردہ نظر آتے تھے۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپس میں باتیں کرنی شروع کیں۔

۱- حضور اگر قادیان آجاتے تو ہم ان کی حفاظت کر سکتے تھے۔

۲- کسی نے کہنا کہ حضور کم از کم ایک دن کے لئے ہی قادیان آجاتے۔

۳- کسی نے کہنا کہ دہلی سے رات رات قادیان آجاتے اور صبح کی نماز پڑھا کر فوراً واپس چلے جاتے۔ کم از کم ہم حضور کا چہرہ مبارک ہی دیکھ لیتے۔

۴- کسی نے کہنا قادیان میں تو ہماری اپنی Security ہے۔ ہم حضور کی مکمل حفاظت کرسکتے تھے۔

ہر احمدی کو خلافت اور خلیفہ وقت کی ذات کے ساتھ جو عشق اور محبت کا تعلق ہے۔ اس کی مثال ساری دنیا میں کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملتی۔ اوپر کے جذبات کا اظہار نوجوانوں کا خلیفہ وقت کے ساتھ محبت ظاہر کرنے کا اپنا اپنا انداز تھا۔

ہر روز صبح کی نماز پر مسجد مبارک میں حضور انور کی مصروفیات اور صحت کے متعلق اعلان ہوتا تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا۔ جیسے ہم بھی حضور کے ساتھ ساتھ سفر کررہے ہیں۔ لیکن جس صبح یہ اعلان ہوا کہ حضور انور دہلی سے ہی واپس لندن جارہے ہیں۔ ہر کوئی جہاں بھی مسجد میں تھا وہیں کھڑا رہا۔ یقین نہیں آتا تھا کہ حضور اتنا نزدیک آنے کے بعد قادیان نہیں آرہے۔ ایک دوسرے کا منہ خاموشی اور غیر یقینی حالت میں دیکھ رہے تھے۔ زبان بالکل بندھی۔ ماحول کو الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے۔ یہ لمحات ہر ایک کے لئے پُرسوز تھے۔ ساروں کی آنکھیں نم تھیں۔ چہرے اداس تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ ایسے حالات کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ اور یہ جذبات خلیفہ وقت کی ذات کے ساتھ محبت اور پیار کے معیار کی عکاسی کررہے تھے۔ جب احباب مسجد مبارک کے باہر آئے۔ تو ہر کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ جو حضور نے جو فیصلہ فرمایا ہے۔ وہی ٹھیک ہے اور اس میں ہی برکت ہے اور اب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضور انور کو لندن کے سفر میں اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ر دسمبر ۲۰۰۸ء کو خطبہ عیدالاضحیٰ آپ نے مسجد بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا۔ واپسی کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا:

''قادیان کے جلسہ میں شرکت کے لئے میں انڈیا گیا تھا۔ انڈیا کے جنوبی حصہ میں تھا۔ کہ واپسی کا بہت مشکل فیصلہ کرنا پڑا۔ مگر جماعت کے مفاد اور خدا کی رضا کو سمیٹنے کے لئے یہ فیصلہ کیا۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کے نتائج کامیابی کے نکالے۔ یہ قادیان والوں اور پاکستان والوں کی بہت بڑی قربانی ہے۔ مَیں آپ کے درد کو پہچانتا ہوں لیکن اپنی آہیں، پکاریں اور تڑپیں خدا کے حضور پیش کریں کہ خدا جماعت کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور قادیان، ربوہ میں بھی جلسے ہوں اور خدا اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل ۳۰ر جنوری ۲۰۰۹ء)

کیونکہ حضور انور کا خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ دنیا کے ہر ملک میں دیکھا اور سنا جاتا ہے۔ اب جیسے ہی حضور نے قادیان کا جلسہ ملتوی کردیا اور غیر ملکی احباب جماعت کو قادیان آنے سے روک دیا۔ حضور کے ارشاد پر جہاں بھی احمدی ویزے لگوا کر قادیان کے لئے ٹکٹیں بھی خرید چکے تھے۔ وہیں کے وہیں ٹھہر گئے اور خلیفہ وقت کے حکم کی تعمیل میں مالی نقصان کی بالکل پروا نہیں کی اور یہ اطاعت کا معیار سوائے جماعت احمدیہ کے کہیں اور آپ کو دیکھنے میں نہیں ملے گا۔

حضور نے اپنے پروگرام کے مطابق جنوری کے آخر تک قادیان میں رہنا تھا۔ اس لئے خاکسار نے بھی اپنی واپسی کی ٹکٹ جنوری کے آخری ہفتے میں Confirm کروا رکھی تھی۔ ایسا موجودہ حالات کی وجہ سے میں نے واپسی لندن کے لئے جنوری کے پہلے ہفتے میں سیٹ لینے کی کوشش کی لیکن کسی صورت میں بھی کامیابی نہ ہوئی۔ اس لئے تین ہفتے گزارنے کے لئے خاکسار پاکستان آ گیا۔ ایک ہفتہ لاہور دارالذکر میں رہائش پذیر رہا۔ دو ہفتے ربوہ قیام کیا۔ جب لاہور میں تھا۔ تو ایک سویڈن سے آئی فیملی سے ملاقات ہوئی۔ جب میں نے وہاں رہنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے پہلی بار بچوں کو لے کر آیا تھا لیکن اب حضور کے ارشاد کی بناء پر قادیان نہیں جاسکتا۔ اس لئے میں زائد دن یہاں لاہور میں گزار کر واپس سویڈن چلا جاؤں گا۔ پھر اسی طرح ربوہ میں دو نوجوان جو لندن سے آئے ہوئے تھے تو انہوں نے بھی بتایا کہ قادیان کا ویزا تو لگا ہوا ہے لیکن حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں بقایا دن ربوہ اور اسلام آباد میں گزار رہے ہیں اور چھٹیاں ختم ہونے پر لندن واپس چلے جائیں گے۔

اسی طرح ہزاروں ایسے دوست جنہوں نے ٹکٹیں خرید رکھی تھیں۔ ویزے بھی ملے ہوئے تھے۔ لیکن حضور انور کے منع کرنے پر اگر ملک نہیں چھوڑا تو سیٹیں وہی کینسل کروادیں۔ اور جو لاہور یا پاکستان تک آچکے تھے۔ آگے قادیان جانے کی کوشش نہیں کی۔ بعض دوستوں کو ہزاروں روپئے کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ لیکن کسی ایک نے بھی شکایت کا ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالا۔ بلکہ یہی کہا کہ حضور نے جو فیصلہ ارشاد فرمایا ہے۔ اس کی اطاعت میں ہی برکت ہے۔

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب لاہور کے ان چند اشعار پر ان حالات کو ختم کرتا ہوں۔

مُرشد نے کہہ دیا کہ جانا نہیں وہاں
قانون کے اگرچہ ہیں رستے کھلے ہوئے
ایک شخص بھی نہ توڑے گا حکم امامِ وقت
گرچہ ہیں پاسپورٹ پر ویزے لگے ہوئے
ہے وہ دھرتی محترم اپنے لئے عزت مآب
ہیں وہاں بے شک عقیدت اور محبت کے گلاب
جو کہا پیارے نے اس کی پیروی میں خیر ہے
پہلے جانے میں تھی برکت، اب نہ جانے میں ثواب

☆☆☆☆☆

# ملکی رپورٹیں

## روڑکی ہیراں پنجاب میں تربیتی کیمپ

مورخہ ۱۵/مارچ کو سرکل پٹیالہ کے عہدیداران کا ایک روزہ تربیتی کیمپ بمقام روڑکی ہیراں میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز ۱۲ بجے دوپہر مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان کی زیر صدارت ہوا۔ عزیزم جمال احمد شاہ نے تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔ نظم مکرم مولانا سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولانا مبشر احمد صاحب عامل، مولانا سفیر احمد صاحب شمیم نے جماعتی تربیت اور اس کے اصول کے مختلف پہلو پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے عہدیداران کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد ایک کوئز پروگرام ہوا جس میں سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور قرآن کریم کے متعلق سوالات کئے گئے۔ اس کے بعد عزیزم روی خان نے نظم پڑھی۔

آخر پر محترم صدر اجلاس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ عہدیداران اور نومبائعین اور افرادِ جماعت کو تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

وقفہ نماز اور طعام کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا جس میں ہر سہ علماء کرام نے نظامِ احمدیت کے حوالہ سے مختلف پہلو بیان کئے اور افرادِ جماعت کو خلافت کی برکات و اہمیت اور خلافت کے زیر سایہ ہونے والی خدمت اسلام و خدمت قرآن سے آگاہ کیا۔ آخر پر مولانا سفیر احمد صاحب شمیم و مولانا مبشر احمد صاحب عامل نے جملہ معلمین کرام کے ساتھ میٹنگ کی اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں تبلیغی و تربیتی مساعی کو تیز کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ سرکل پٹیالہ کی تمام جماعت سے مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق عہدیداران شامل ہوئے:

صدر صاحبان ۱۱، سکرٹری مال صاحبان ۹، سیکرٹری اصلاح وارشاد ۹، سیکرٹری تعلیم القرآن ۱۰، سیکرٹری دعوت الی اللہ ۱۰، زعماء کرام مجلس انصار اللہ ۱۱، قائدین مجالس ۱۲، دیگر افراد جماعت ۵۵ اور مستورات ۴۵۔

اس موقعہ پر نظارت اصلاح وارشاد اور مجلس انصار اللہ بھارت کے تعاون سے ایک طبی کیمپ لگایا گیا جس میں مکرم دلاور خان صاحب مکرم منور احمد ناصر اور مکرم محمد شجاع الدین صاحب نے ۱۳۵ مریضوں میں ادویات تقسیم کیں۔ خدا تعالیٰ اس ایک روزہ تربیتی کیمپ کے مثبت نتائج ظاہر فرمائے اور ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (نذیر احمد مشتاق سرکل انچارج پٹیالہ)

## کھمم سرکل نلگنڈہ (آندھرا) کا تبلیغی و تربیتی دورہ

**پلی پاڈو**: مورخہ ۷/فروری ۲۰۰۹ء کو خاکسار علاقہ کھمم کی ایک جماعت پلی پاڈو پہنچا یہ جماعت قائم ہوئے صرف پانچ ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ بنی بنائی مسجد بھی جماعت احمدیہ کو ملی ہے۔ اس جگہ کچھ دنوں سے شدید مخالفت چل رہی ہے۔ چونکہ یہ جماعت سڑک، اور ضلعی شہر ہیڈ کوارٹر کھمم سے صرف ۱۵ کلومیٹر دوری پر واقع ہے۔ اس لئے مخالفین کی آمدورفت زیادہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومبائعین کو استقامت عطا فرمائے۔

اگلے روز بعد نماز فجر ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں خاکسار اور مقامی مبلغ مکرم محمد اکبر صاحب شاہد نے تربیتی موضوع پر تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں خدام واطفال و ناصرات اور انصار بزرگان کل ستّر افراد شامل ہوئے۔

**کپلہ بندھم**: بعد نماز ظہر وعصر خاکسار جماعت احمدیہ چنور کے لئے روانہ ہوا۔ صدر جماعت مکرم شیخ قاسم صاحب سے ملاقات کرکے مسجد کی جگہ کا جائزہ لیا گیا۔ وہاں سے جماعت احمدیہ کپلہ بندھم کے لئے روانہ ہوائے۔ یہ دونوں جماعتیں قائم ہوکر صرف چھ ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ یہاں پر بھی مخالفین غلط قسم کے پروپگنڈے کرکے نومبائعین کو ورغلانے کی کوشش کررہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کپلہ بندھم میں ایک ’’تربیتی وتبلیغی اجلاس‘‘ خاکسار کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ مقامی معلم مکرم شیخ بابر احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم شیخ ریاض احمد صاحب معلم سلسلہ کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید کریم صاحب معلم سلسلہ، مکرم مولوی عبد السلام صاحب معلم سلسلہ کی تقریر ہوئی۔ آخر میں خاکسار نے تربیتی موضوع پر بزبان تلگو چند باتیں عرض کیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا۔ اجلاس میں ۱۸۰ افراد جماعت شامل ہوئے۔ اس تربیتی اجلاس کے بعد لجنہ و ناصرات کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں لجنہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ لجنہ و ناصرات کو بعض امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔

**وینکٹا گری**: مورخہ ۹/فروری کو نماز فجر کے بعد جماعت احمدیہ وینکٹا گری سے خاکسار کے ہمراہ دو معلمین کرام اور چار داعیان الی اللہ از نومبائعین پر مشتمل ایک وفد نے تبلیغی ٹور کیا جس میں ضلع کھمم کے ایک گاؤں (گوبندرالہ Govindrala) جہاں مسلمانوں کے ۳۰ مکانات ہیں۔ دوسرا گاؤں پنڈتا پورم جس میں ۳۰ مکانات، تیسرا گاؤں پاپٹ پلی جس میں ۴۰ مکانات ہیں۔ چوتھا گاؤں جگناتھ پورم جہاں ۲۵ مکانات پر مشتمل مسلمان موجود ہیں اور نام کے مسلمان ہیں ذمہ دار افراد کو جمع کرکے احمدیت کا پیغام دیا گیا۔

مورخہ ۱۰/فروری کو علاقہ کھمم کی نومبائع جماعتوں کے صدر صاحبان کا مشترکہ تربیتی دورہ ہوا۔ اس دورہ کا مقصد یہ تھا کہ نومبائع جماعتوں میں غیر احمدیوں کی طرف سے پھیلائی جانے والی غلط باتوں کا ازالہ ہوجاوے۔ اور ان کے ایمان میں مضبوطی پیدا ہو۔ اس دورہ کا آغاز صبح ۴ بجے دعا کے ساتھ ہوا۔ جماعت احمدیہ وینکٹا گری، کپلہ بندھم، پلی پاڈو کے صدر صاحبان کے ساتھ سرکل ورنگل کی جماعت نانچاری مڈور، جماعت احمدیہ کاٹرا پلی، کنڈور، پالاکرتی، تمڈ پلی (جی)، تمڈ پلی (آئی)، وینکٹاپور، سیدھا قاضی پیٹ سرکل ہیڈ کوارٹر، نلہ بلی میں احباب جماعت سے ملاقات کی۔ تبلیغی وتربیتی امور پر گفتگو ہوئی۔ آٹھ بجے رات ہمارا واپسی کا سفر کا آغاز ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔ نومبائعین کو استقامت نصیب کرے۔

(شبیر احمد یعقوب مبلغ سلسلہ نلگنڈہ و کھمم)

## خلافت کی صد سالہ جوبلی ہے پیارو

خلافت کی صد سالہ جوبلی ہے پیارو    مبارک! یہ جشنِ تشکر ہو یارو

تقویٰ، خلافت، نظامِ وصیت    یہ ہے احمدیت یہ ہے احمدیت

دعائیں میرے آقا نے ہیں بتائیں    جو ایم ٹی اے نے بھی ہمیں ہیں دکھائیں

خصوصی دعاؤں کی تحریک کی ہے    خلافت سے ہدیۂ تبریک بھی ہے

دعائیں کریں، سجدوں میں سر جھکائیں    تا عرشِ مُعلّٰی یہ پہنچیں صدائیں

خلافت ہے اَنمول نعمت خدا کی    خلافت، خدا نے ہے رحمت عطا کی

خلافت، جماعت کی ہے ڈھال یارو    عدُو کا جو ہے تھامتی وار یارو

خلافت کے سائے کی ٹھنڈی ہوائیں    الٰہی صدا فیض ہم اِس سے پائیں

خلافت کی برکات سے ہی مبشّر
ایم.ٹی.اے. چینل بھی پہنچے ہیں گھر گھر

(مکرم محمود احمد مبشر درویش قادیان)

## دھیری ریلوٹ راجوری کا دوروزہ تربیتی کیمپ

جماعت احمدیہ راجوری زون نے اپنا دوروزہ تربیتی کیمپ ۲۴۔۲۵ اپریل ۲۰۰۹ء کو دھیری ریلوٹ میں منعقد کیا۔ یہ تربیتی کیمپ زیر نگرانی مکرم امیر صاحب راجوری زون منعقد ہوا۔ اس کیمپ کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ چارکوٹ و دھیری ریلوٹ کے خدام نے وقار عملوں کے ذریعہ راستوں کو ہموار کیا اسی طرح دونوں جماعتوں کے قائدین مجلس اور مکرم نثار اختر صاحب نے خاص طور پر دن رات ایک کرکے اس جلسہ کو کامیاب بنایا۔

مرکز سے آئے ہوئے مہمانان کرام ۲۴ اپریل کو دھیری ریلوٹ میں پہنچ گئے جہاں احباب جماعت نے انکا استقبال کیا۔ بعد نماز جمعہ ۲:۳۰ بجے کیمپ کا افتتاحی جلسہ منعقد ہوا جس میں صدارت مکرم غلام نبی نیاز صاحب انچارج مبلغ و رابطہ افسر جموں کشمیر نے کی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم سلطان احمد ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین اور مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے تقریر کی ۵ بجے پہلی نشست اختتام کو پہنچی حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا انتظام مسجد احمدیہ میں کیا گیا تھا۔

دوسرا دن: ۲۵ اپریل صبح سوا چار بجے نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا فجر و درس کے بعد احباب نے اجتماعی طور پر تلاوت قرآن پاک کی۔ ٹھیک ۱۰ بجے دوسرے دن کی کاروائی زیر صدارت مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب شروع ہوئی اس جلسہ میں مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم اور مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز نے تقریر کی جس میں احباب جماعت کو تربیتی امور کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ٹھیک ۱:۳۰ بجے ایک دلچسپ محفل سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں علماء حضرات نے احباب کے سوالات کے مدلل جواب دئے دعا کے ساتھ یہ کیمپ اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ میں راجوری زون سے تقریباً ۱۶۰۰ افراد نے شمولیت کی۔

(الطاف حسین مبلغ سلسلہ دھیری ریلوٹ)

## احمد آباد سرکل (گجرات) میں تقریب آمین

۱۳/مارچ کو احمد آباد مشن میں تقریب آمین کا پروگرام رکھا گیا۔ جس میں قادیان سے مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی تشریف لائے۔ تقریب آمین میں تقریباً ۵۰ بچے شامل ہوئے۔ جن میں مکرم ناظر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ تقریب آمین کے موقعہ پر باہر شاندار پنڈال لگایا گیا۔ مشن کو سجایا گیا۔ تقریباً ڈیڑھ سو افراد تقریب میں شامل ہوئے دوران ماہ احمد آباد میں گرمی کی وجہ سے لوگوں کو پانی کی بہت کمی تھی جو اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کی برکت سے پوری ہورہی ہے۔ پورے احمد آباد میں پانی کی وجہ سے جماعت کا مشن بہت مشہور ہوگیا ہے ہر روز تقریباً ایک ہزار افراد ہمارے مشن سے پانی لیتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی مخالفت زوروں پر ہے ہمارے معلم جہاں پڑھاتے تھے وہاں سے ہٹانے کی ناکام کوشش کی گئی۔ اسی طرح راجپپلا سرکل میں مخالفت ہورہی ہے احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہمیں استقامت عطا فرمائے۔

پالنپور سرکل مشن کا افتتاح: مورخہ ۳۰ مارچ کا سرکل پالنپور کی سروترہ جماعت میں مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی نے مشن کا افتتاح کیا اس موقعہ پر کافی تعداد میں افراد جماعت شامل ہوئے

**تقریب آمین**: ۳۰ مارچ کو ہی پالنپور میں مکرم ناظر صاحب کی زیر صدارت تقریب آمین ہوئی دوران ماہ مکرم عبد الرؤف بنگالی صاحب جو ایک سیاسی لیڈر ہیں احمد آباد مشن میں آئے آپ کو جماعت کی تعلیم سے متعارف کرایا جس سے وہ کافی متاثر ہوئے دوران ماہ مکرم منیر احمد صاحب خادم کے ساتھ گجرات کے تمام معلمین و مبلغین کی احمد آباد مشن میں میٹنگ ہوئی۔ (فضل الرحمٰن بھٹی مبلغ سلسلہ احمد آباد)

**وصایا** :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

**وصیت 18202**:: میں مریم حاسبہ زوجہ مشتاق احمد ٹی کے قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19/1/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات: طلائی نکلس 2 عدد 68.82 گرام، تین عدد کنگن 61.06 گرام، برسلٹ ایک عدد 8 گرام۔ کان کی بالیاں دو عدد 9.45 گرام، چھ عدد انگوٹھی 12.11 گرام۔ کل وزن 159.44 قیمت 166615 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مشتاق احمد ٹی کے — الامۃ مریم حاسبہ — گواہ ٹی کے عبدالحکیم

**وصیت 18203**:: میں ایم کے زلیخہ زوجہ ٹی کے عبدالحکیم قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19/1/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی ہار ایک عدد 12 گرام، کنگن دو عدد 24 گرام، بالیاں ایک سیٹ 4 گرام۔ کل وزن 40 گرام۔ کل قیمت اندازاً 41800 روپئے۔ حق مہر ان زیورات میں شامل ہے۔ قطعہ اراضی 10 سینٹ جس میں ایک پختہ مکان بھی ہے۔ یہ کرولائی تحصیل نلمبور کیرلہ جس کا سروے نمبر 119/210/7PL۔ جس کی قیمت اندازاً 7 لاکھ روپئے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی کے عبدالحکیم — الامۃ ایم کے زلیخہ — گواہ ٹی کے محمود

**وصیت 18204**:: میں ایم رضوانہ زوجہ پی پی مصدّق احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن کاراکنو ڈاکخانہ کاراکنو ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/11/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ قطعہ اراضی 10 سینٹ بمقام الانلور تحصیل منارگھاٹ ضلع پالگھاٹ سروے نمبر 97/2A۔ جس کی کل قیمت اندازاً 100000 روپئے۔ یہ جائیداد میری اور میرے شوہر کی مشترکہ ہے۔ اس کا نصف یعنی پانچ سینٹ جس کی قیمت 50000 روپئے ہے۔ میری ہے۔ اس کے علاوہ زیورات ہیں جس میں میرا حق مہر بھی شامل ہے۔ زیورات طلائی: ہار چار عدد 56 گرام، کنگن دو عدد 16 گرام، برسلیٹ ایک عدد 16 گرام، انگوٹھی ایک عدد 2 گرام، کان کی بالی ایک سیٹ 2 گرام۔ کل قیمت اندازاً 88320 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی پی ہمزہ — الامۃ ایم رضوانہ — گواہ سی کے انور سعادت

**وصیت 18205**:: میں اے الامین ولد اے عبدالمجید قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر 32 سال تاریخ بیعت 12/2/1998 ساکن کلیکاولا ڈاکخانہ Parasala ضلع تریونڈرم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ این ضیاء الحق — العبد اے الامین — گواہ ایس ایم احمد کبیر

**وصیت 18206**:: میں طاہرہ محمد ابراہیم زوجہ کے محمد ابراہیم قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن آئیراپورم ڈاکخانہ ولین چرنگرا ضلع ارناکولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20/1/2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 2000 روپئے بوقت نکاح وصول ہو چکے ہیں۔ طلائی زیورات کنگن 3 عدد 28 گرام۔ قیمت 29400 روپئے۔ ہار ایک عدد 23 گرام قیمت 24150 روپئے۔ کان کی بالی دو عدد 4 گرام قیمت اندازاً 4200 روپئے۔ انگوٹھی ایک عدد 1.5 گرام قیمت 1575 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے محمد ابراہیم — الامۃ طاہرہ محمد ابراہیم — گواہ کے ایم طاہر

**وصیت 18207**:: میں ایم ایم طیبہ محی الدین زوجہ کے اے محی الدین قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن آئراپورم ڈاکخانہ ولین چرنگرا ضلع ارناکولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21/1/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 5000 روپئے وصول شدہ۔ ہار چار عدد 68 گرام موجودہ قیمت اندازاً 70720 روپئے۔ کنگن سات عدد 14 گرام قیمت 14560 روپئے۔ چین ایک عدد 4 گرام قیمت 4160 روپئے۔ انگوٹھی دو عدد 4 گرام قیمت 4160 روپئے۔ کان کی بالی دو عدد 4 گرام قیمت 4160 روپئے۔ گُلس دو عدد 16 گرام قیمت 16640 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے اے محی الدین — الامۃ ایم ایم طیبہ محی الدین — گواہ اے عبدالرحمٰن

**وصیت 18208**:: میں زینت مصطفیٰ زوجہ محمد مصطفیٰ قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن آئراپورم ڈاکخانہ ولین چرنگرا ضلع ایرناکولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21/1/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 500 روپئے وصول شد۔ ہار ایک عدد 16 گرام قیمت 16640 روپئے۔ کان کی بالی دو عدد 4 گرام۔ قیمت 4160 روپئے۔ کنگن ایک عدد 8 گرام قیمت 8320 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے اے محی الدین معلم — الامۃ زینت مصطفیٰ — گواہ کے ایم عثمان معلم

**وصیت 18209**:: میں ایم اے مبشرہ بنت ایم کے عبدالمجید قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن آئیرا پورم ڈاکخانہ ولین چرنگرا ضلع ارناکولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20/1/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ہار ایک عدد 30 گرام قیمت 31500 روپئے۔ ہار نکلس ایک عدد 16 گرام 16800 روپئے۔ کنگن ایک عدد 10 گرام 10500 روپئے۔ کان کی بالی دو عدد 12 گرام 12600 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم کے عبدالمجید — الامۃ ایم اے مبشرہ — گواہ ایم اے طاہر


محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

**خالص سونے کے زیورات کا مرکز**

**الفضل جیولرز** — الیس اللہ بکاف عبدہٗ — **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 21-28th May 2009 | Issue No. 21-22

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

# اگرتم اپنے لئے اللہ کی بخشش اور رحم کے طلبگار ہوتو خود بھی رحم کرو اور اگر اللہ کے وسیع رحم سے حصہ چاہتے ہوتو اپنے رحم کو بھی وسیع کرو

## خدا تعالیٰ کی صفت ’’الواسع‘‘ کے حوالہ سے ازدواجی زندگی اور یتامیٰ کی خبرگیری کے متعلق قرآن مجید کے احکامات کی روشنی میں مفصل خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۵ رمئی ۲۰۰۹ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن - یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گذشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے خدا تعالیٰ کے واسع ہونے کے بارہ میں قرآن مجید کے بعض امور و احکامات کا ذکر کیا تھا۔ آج بھی یہی سلسلہ جاری رہے گا۔ آج بھی اسی تسلسل میں بعض آیات کی روشنی میں بیان ہوگا جن کا تعلق ہماری روز مرّہ کی زندگی سے ہے اور ہمارے اخلاق اور ہماری روحانی حالتوں سے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وسیع علم کی وجہ سے ہمارے ہر امر کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس کے بیان فرمودہ احکامات پر چل کر ہی ہم اس کے وسیع تر فضلوں کو حاصل کر سکتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی صفات کو اپنانے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے اس صفت کے حوالہ سے بھی ہمیں اپنی کوششوں میں وسعت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جو بھی احکام اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں ان کی تعمیل میں ہم جس قدر اپنی استعدادوں میں وسعت پیدا کر سکتے ہوں ہمیں ان میں وسعت پیدا کرنی چاہئے۔ جو استعدادیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں ان کو ابھارنا اور ان کو صیقل کرنا ہمارا کام ہے۔ اللہ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے اسوہ بنایا ہے تو اس انسان کامل کے اسوہ پر چلنے کی نصیحت بھی فرمائی ہے۔ آپؐ کی زندگی کے ہر پہلو میں ایک عظیم معیار ہمیں نظر آتا ہے اور ہمارے لئے اس پر چلنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی اس صفت کے تعلق سے قرآن مجید کی بعض آیات پیش کرنے سے پہلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ کا ذکر کرونگا کہ آپؐ کا آپ کے اہل سے کیسا سلوک تھا اور آپؐ نے اس ضمن میں کیسا اعلیٰ معیار قائم فرمایا۔

آپؐ فرماتے ہیں کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل سے بہترین سلوک کرتا ہے اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل سے حسن سلوک کرنے والا ہوں۔ اسی طرح آپؐ فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں کسی میں بری بات نظر آتی ہے تو اسی میں کئی اچھی باتیں نظر آئیں گی تو ان اچھی باتوں کو سامنے رکھ کر ایثار اور موافقت کو اختیار کیا کرو۔

آپؐ کی تمام بیویاں آپؐ کے حسن سلوک کی گواہ ہیں۔ آپؐ سفر پر جاتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس کا قرعہ نکلتا اس کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ عام طور پر یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ انسان کی کوشش کی حد کیا ہے۔ اس لئے جو چیز میرے اختیار میں ہے اس کا میں مالک ہوں لیکن اے میرے مولیٰ دل پر میرا اختیار نہیں اگر دل کا میلان کسی خوبی کی وجہ سے کسی کی طرف ہو جائے تو تو مجھے معاف فرما دینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ اکثر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور جب میں آپ سے عرض کرتی کہ اللہ نے آپ کو ان سے اچھی بیویاں عطا فرما دی ہیں لیکن آپ اکثر اس بڑھیا کا ذکر فرماتے رہتے ہیں تو آپؐ فرماتے کہ اے عائشہ! خدیجہ نے مجھے اس وقت قبول کیا جب میں اکیلا تھا جب دنیا نے مجھے جھٹلا دیا تھا انہوں نے بے دریغ اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اور ان ہی سے مجھ کو اولاد ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج جو مشرقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہودہ گوئیاں کرتے ہیں کیا انہیں میرے آقا کا یہ اسوۂ حسنہ نظر نہیں آتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیویوں سے حسن سلوک اس وجہ سے تھا کیونکہ خدا کا حکم ہے کہ انصاف کے تقاضے کو پورا کرو۔ قرآن مجید میں اگر خدا تعالیٰ نے ایک سے زائد شادیوں کا حکم دیا ہے تو بعض شرائط کے ساتھ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَاطَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْمَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا۔ (سورۃ نساء:۴)

ترجمہ: اور اگر تم ڈرو کہ تم یتامیٰ کے بارے میں انصاف نہیں کرسکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین اور چار چار۔ لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہیں کرسکو گے تو پھر صرف ایک (کافی ہے) یا وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یہ (طریق) قریب تر ہے کہ تم ناانصافی سے بچو۔

اس آیت میں ایک تو یتیم لڑکیوں کا پورا تحفظ کیا ہے کہ یتیم کے حقوق پورے کر کے شادی کرو اور پھر ان کے جزبات کا خیال رکھو اور فرمایا ہے کہ اگر انصاف نہیں کر سکتے تو ایک سے زائد شادیاں کرنے کی اجازت نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس ضمن میں فرماتے ہیں:

’’یتیم لڑکیاں جن کی تم پرورش کرو۔ ان سے نکاح کرنا مضائقہ نہیں۔ لیکن اگر تم دیکھو کہ چونکہ وہ لاوارث ہیں شائد تمہارا نفس ان پر زیادتی کرے تو ماں باپ اور اقارب والی عورتیں کرو جو تمہاری مؤدب رہیں اور ان کا تمہیں خوف رہے۔ ایک دو تین چار تک کر سکتے ہو۔ بشرطیکہ اعتدال کرو اور اگر اعتدال نہ ہو تو پھر ایک ہی پر کفایت کرو۔ گو ضرورت پیش آوے۔ چار کی حد لگا دی گئی ہے وہ اس مصلحت سے ہے کہ تا تم پرانی عادت کے تقاضے سے افراط نہ کرو۔ یعنی صدہا تک نوبت نہ پہنچاؤ۔ یا یہ کہ حرامکاری کی طرف جھک نہ جاؤ۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۷)

اب دیکھیں زمانے کے حَکم وعَدل نے یہ کہہ کر فیصلہ فرما دیا کہ گو ضرورت پیش آوے لیکن اگر تم انصاف نہیں کر سکتے تو ایک ہی شادی کرو۔ معاشرے کا امن اور سکون اور انصاف اصل چیز ہے۔ فرمایا: آج کل اطلاعات ملتی ہیں کہ اولاد بھی ہے لیکن خاوند شادی کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے اس کے پاس مالی طاقت بھی نہیں ہے پھر بھی شادی کرنا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں انصاف کے تقاضے کس صورت میں پورے ہو سکتے ہیں...؟ اگر آمد نہیں ہے کہ ایک اور گھر بسا سکو تو پھر یہ پہلی بیوی کے حقوق چھیننے والی بات ہوگی۔

فرمایا: مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دُعا کا ذکر کیا تھا جس میں آپؐ فرماتے ہیں کہ میں ظاہری طور پر ہر ایک کے حقوق تو ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن فطرت کے تقاضے کے تحت اگر میں کسی کی طرف مائل ہو جاؤں تو تُو مجھے معاف فرما دے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی اس بارہ میں واضح ارشاد فرمایا ہے:

وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْھَا کَالْمُعَلَّقَةِ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔ (سورۃ نساء:۱۳۰)

ترجمہ: اور تم یہ توفیق نہیں پا سکو گے کہ عورتوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرو خواہ تم کتنا ہی چاہو۔ اس لئے (یہ تو کرو کہ کسی ایک طرف) کلیۃً نہ جھک جاؤ کہ اس (دوسری) کو گویا لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔ اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تو ایسے معاملات جن میں انسان کو اختیار نہ ہو ان میں عدل مکمل نہیں ہوسکتا لیکن جو اختیار میں ہے اس میں انصاف بہرحال ضروری ہے جن میں کھانا پینا اور وقت دینا سب شامل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کی دو بیویاں ہوں اور اس کا جھکاؤ ایک کی طرف زیادہ ہو تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا ایک حصہ کٹا ہوا ہوگا۔

فرمایا: پس مومن کو چاہئے کہ خدا کا خوف کرے بعض دفعہ ایسے واقعات سامنے آجاتے ہیں کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ نہ تمہیں چھوڑوں گا اور نہ بساؤں گا اور بعض حق مہر سے بچنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ یہ سب تقویٰ سے دور لے جانے والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اپنے لئے اللہ کی بخشش اور رحم کے طلبگار ہو تو خود بھی رحم کرو اور اگر اللہ کے وسیع رحم سے حصہ چاہتے ہو تو اپنے رحم کو بھی وسیع کرو لیکن اگر باوجود کوشش کے موافقت نہ ہو تو بجائے معلق رکھنے کے حقوق ادا کر کے چھوڑ دینا بہتر ہے۔ میاں بیوی کا الگ ہونا اگرچہ ناپسندیدہ فعل ہے لیکن اگر تقویٰ پر قائم نہیں رہ سکتے تو پھر مجبوری میں علیحدگی ہی بہتر ہے۔ اس آیت میں یہ اصولی بات بھی بتائی گئی ہے کہ رشتوں کے فیصلے جذبات میں نہیں کرنے چاہئیں بلکہ دعا کر کے ایسے فیصلے لینے چاہئیں۔ تب اللہ وسعتیں پیدا کر دیتا ہے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یتامیٰ کے تعلق سے فرمایا کہ ایک

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں